هو المعز

تفسیر آیت قرآن

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ

مسمیٰ بہ

اسرار الذبح و ترک مردار و خنزیر

علیٰ ثبوت طب و ڈاکٹری

سنہ ۱۹۰[illegible]ء

تصنیف جناب ڈاکٹر قاضی محی الدین صاحب میڈیکل آفیسر شفاخانہ [illegible]

[illegible] باہتمام منشی سید جلال الدین گھایل مدیر اخبار آفتاب

در مطبع عطاء الرحمٰن [illegible] مطبوع گردید

اسرار الذبح
وترک مردار و خنزیر

تفسیر آیت قرآن

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ

ترجمہ: سوائے اس کے حرام کیا اوپر تمہارے مردار اور خون اور گوشت سوٗر کا۔

ہمارے حروف زیب عنوان اہل اسلام کے مقدس آسمانی کتاب کا ایک متبرک و پر حکمت حکم یا آیت ہے جس سے ثابت ہے کہ اہل اسلام پر حرام یا منع کر دیا گیا علاوہ لحم خنزیر کے خصوصاً خون اور مردہ جسام اُن مختلف جانداروں کے جو عموماً کھانا انکا بعد ذبح حلال یا جائز ٹھہرایا گیا ہے۔ ہمارے ناظرین کو باعث تشویش یا حیرت ہوگا کہ جن جانداروں کا گوشت انکی مذبوحہ حالت میں کھانا روا رکھا گیا ہے انہیں کے غیر مذبوحہ اور مردہ اجسام علاوہ ازیں انہی کے خون کو غذائے خورش کے لئے منع کر دیا گیا اور خصوصاً خنزیر خوار اقوام کو اُس جانور ناپاک کے پر چرب گوشت کی مکروہ حلاوت ذاتی زیادہ تر متحیر کریگی کہ کیوں انسان کو اُس پر چرب گوشت حیوان کے خورش سے روکدیا گیا۔

یہہ کتاب اُن مختلف مردار و خنزیر اور غیر مذبوح خوار معترض اصحاب کے سوالات بے پایان کا کامل و اطمینان بخش سئنٹیفک یا علمی جواب یار ہے جو کہتے ہیں کہ اہل اسلام اللہ جل شانہ کے جانب سے موت نازل شدہ

یا قدرتی موت سے مردہ شدہ جانداروں کے گوشت کو حرام سمجھ کر غذائی استعمال نہین کرتے جس رواج غیر لائق فہم وبنا اصل سے مردہ جانداروں کا گوشت رائگان و برباد ہی نہین ہوتا بلکہ اُس خالق القوی و رب العزت کی حرمت کی صریح بیس اندازی ہوتی ہے اور طرفہ یہ کہ اقسام کے مچھلیان جو دراصل مانند حیوانات کے گرم خون والے ہوتے ہین اس عرف مین مقررہ قید مذہب سے بری اور اُن کا مردار گوشت حلال تصور ہو کر بافراط و بفراغت تمام غذائی استعمال کیا جاتا ہے - اور بالقصد اس کے اہل اسلام اپنے ہاتھون سے بطریقہ خاص جاندارون پر موت نازل کر کے - یعنی ذبح کر کے اُن ایسے ذبح یا خود کشتہ جاندارون کے گوشت کو حلال سمجھ کر غذاءً اُس کے خورش کو جائز رکھتے ہین جو ایک نہایت غیر قرین قیاس اور خلاف مصلحت آمیز دستور ہے - علاوہ ازین لحم خنزیر سی پرچربی و بافرہ اور عام پسند خلایق غذائے حیوانی جس کے خورش کو مفید جانکر قریبًا جملہ جہان کے تین چہارم باشندگون کی لوگ دوست تعالیٰ زیادہ اپنے مین رواج دے رکھے ہین - اس بنا بے بنیاد پر حرام و غیر لائق غذا ٹھہرایا گیا ہے کہ خنزیر غلاظت خوار و نجاست پسند ہے حالانکہ بعض جاندار مثلًا گائی . بھینس و مرغان خانگی وغیرہ مانند خنزیر کے غلاظت خوار و نجاست پسند ہین تاہم اہل اسلام کے نزدیک حلال اور اُن کا گوشت غذاءً جائز ہے -

ہم یہ کتاب اُس معزز گروہ حضرات کی خدمات مین پیش کرتے ہین جو خود کو موجودہ زمانہ کے پیرو جدید تہذیب کے مقلد بننے کی کوشش کرتے ہوے ہام اور بیکن (لحم خنزیر) اور غیر مذبوح و مردہ جاندارون کے گوشت کے خورش کو وقعت بھری نظرون سے دیکھ رہے ہون تا کہ اُن پر بعد ملاحظہ ان اوراق کے ثابت ہو کہ مہذب اقوام یوروپ و امریکہ کے مختلف معزز حکما یا ڈاکٹرون کے متعدد و بیش قیمت تجربون اور لائق قدر مشاہدون نے اس دستور خنزیر و مردار و غیر مذبوح خواری کو کس حد تک انسان کے لئے پُر ضرر و پُر خطر اور بجبیر جائز قرار دئے ہین -

یہ امر خصوصًا ہمارے معزز اہل اسلام ناظرین کے لئے نہایت خوشنودی اور اُن کے فخر کا باعث ہو گا جب اُن کا ایک اہم اور مفید عام مسئلہ کا ایک مدت دراز کے بعد خصوصًا طب غیر سے (ڈاکٹری) حل ہو کر

صحت پسند عوام مین اُس کے نفع ونقصانات کی منادی کرتا ہوا نظر آوے۔ ہمارے انصاف پسند ناظرین خیر
ہم قوم پر بعد ملاحظہ اِن اوراق کے ظاہر ہو گا کہ "عجیب و لطائف" کا کافی ہوگا۔ طبی معلومات جو بڑے
دقتون اور اصرافت سے حاصل ہوتے ہین اُن سے غیر واقف عوام کو پورا ذہن نشین کرنا ایک امر محال ہے
تاہم جہانتک ہمارا خیال ہماری رہبری کرے ہم کوئی دقیقہ عوام کے کان اور زود سمجھی کے تحریری عبارت میں انکا
مہیا کرنے کی کوشش کرینگے اکثر اسی قسم کے تصنیفات مین بڑی دقت تو زبان ہی کے وجہ سے ہوتی ہے
اس لئے ہم اکثر جاے انگریزی الفاظ سے بچے رہنے کی کوشش کرینگے تاہم اس مین الفاظ کی بندش
اور عبارت کی چستی کے اعتبار سے جو کچھ کمی پائی جاوے اُس کے لئے مصنف کی بہی معذرت ہے پھر بھی
امید کیجاتی ہے کہ شائقین اپنا مطلب نکال لینے مین قاصر نہ رہینگے اور مضمون مصنف کو سمجھ کر ضرور فائدہ
اُٹھاوینگے اور اُس کے لئے دعاے خیر کرینگے۔

العبد

عاصی قادر محی الدین۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ وَالدَّمَ ۔

سوائے اس کے حرام کیا اوپر تمہارے مردار اور خون ۔

ہمارے جدید یا کل حکما سکنۂ زمین متحرکہ اس امر پر متفق ہین اور ہمارے قدیم حکماؤن کے بیش قیمت و لائق قدر تصانیف گواہ ہین کہ عموماً انسان و حیوانات کے اجسام کے ہر ادنیٰ و اعلیٰ غرض جملہ تغیرات و تبدلات منحصر ہین اُن کے اجسام کی ایک رطوبت خاص پر کہ جسکو زبان عرب مین دم فارسی مین خون اور اردو مین لہو کہتے ہین ۔

رنگ ۔ انسان و حیوانات کے خون کا رنگ دل کے بائین خانہ اور کل جسمی شرائین یا نالیون مین تیز سرخ اور دل کے دائین خانہ اور کل جسمی آوردہ یعنے رگون مین گہرا ارغوانی یا قریب قریب سیاہ ہوتا ہے ۔ اور مزہ اس کا الکلین یعنے غیر تیزابی یا کھارہ اور ثقل ذاتی انسانمین ایکہزار پچپن یعنے پانی سے پچپن حصے سنگین ہوتا ہے اور بو اس مین اُسی حیوان کے تنفس کی بو کے مطابق ہوتی ہے جس کا کہ خون ہو ۔ جسم کے اندر خون کی حرارت انسان مین فارن ہیٹ مقیاس الحرارت کے

مطابق ۹۹ سے ایک سو ایک درجہ تک ہوتی ہے خونکی مقدار انسان مین اُسکے جسم کے کل وزن کا آٹھوان حصہ ہوتی ہے اور بموجب اس حساب کے ایک پورے قد و قامت کے انسان مین جسکا وزن ڈیڑھ سو پونڈ یا پچہتر سیر ہو۔ خونکی مقدار قریب ساڑہے نو سیر کے ہوتی ہے اور مختلف حیوانات مین خونکی مقدار کا کوئی تسلی بخش تجربہ تا ایندم حاصل نہین ہوا تاہم خون حیوانات کے اجسام مین نسبتاً انسان کے تخمینہ مقدار مذکور غالباً کم ہوگا حیوانات کے اجسام کے صحتی اور امراضی غرض کل تغیرات و تبدلات قریب قریب انسان کے جسمی صحتی اور امراضی تغیرات و تبدلات کے مطابق ہوا کرتے ہین یہہ خون گو ہمکو اصالتاً ایک شئی مفرد کے شکل پہ نظر آتا ہے تاہم یہہ ایک ایسا مرکب ہے کہ جسکی ترکیب مین کئی مختلف اجزا پائے جاتے ہین۔ ہم خون مین پائے جانیوالے تمام کے امراضی یا ردی اور مختلف اتفاقی اجزا کو خارج کرکے صرف اُنہین اجزا کو ذیل مین تحریر کرتے ہین جو حیوانات کے تندرست یا صحیح خونکی بناوٹ مین شامل ہوتے ہین یعنی

پانی ——————

آکسیجن —————— ایک ہوائی جز یا ہوا کا ایک پنجم ($\frac{1}{5}$) حصہ۔

کاربانک آسڈ یعنی وہ مضر ہوا جو تنفس سے خارج از جسم ہوتی ہے۔

نیٹروجن ایک ہوائی جز یا ہوا کا چہار پنجم ($\frac{4}{5}$) حصہ۔

سل ممبرن —————— یعنی جسم کے خانہ دار جھلیون کی ساخت۔

ہمائین —————— ایک قسم کا جز جو خون مین پایا جاتا ہے۔

فبرین —————— ایک قسم کا جز جو خون مین پایا جاتا ہے۔

البیومن —————— یعنی پرندون کے انڈون کی سفیدی کے مانند خون کا ایک جز۔

اقسام کے نمک۔ مثلاً فاسفیٹ آف سوڈا۔ لیم یعنی چونہ۔ میگنیشیا۔ ایرن یعنی لوہا۔ سلفیٹ آف پوٹاس یعنی مرکب گندہک اور کھار۔ کلورائیڈ آف سوڈیم یعنی کھانا نمک۔ پوٹاشیم یعنی کھار۔ سلیکا اور اقسام کے دیگر نمک۔ اقسام کے روغن۔ مثلاً مارگارین۔ اولیئین۔ سیرولین۔ کولسٹرین جملہ فاسفیوریٹڈ فیاٹز یعنی فاسفیوریٹڈ قسم کی چربی اور اقسام کے دیگر روغن

اقسام کے رنگین اجزا۔ خصوصًا کریاٹین اور کریاٹینین بہمراہ یوریا۔ یورک آسڈ۔ ہپ یورک آسڈ۔ بلیری کلرنگ میاٹر یعنے صفراوی رنگین مادہ۔ اور دیگر قسم کے صفراوی اجزا اگر مذکورۃ الصدر خون کے جملہ اجزا کو بہ ترکیب کیمیائی جدا کیا جاوے تو ہمکو۔ آکسیجن۔ کاربن یعنے نباتات کا جزاصل۔ ہیڈروجن یعنے ایک آبی جزیا پانی کا ایک نہم حصہ۔ نیٹروجن۔ کیالسیم یعنے چونہ۔ کلورین۔ میاگنیشیم۔ فلورین۔ فاسفرس۔ سلفر یعنے گندہک۔ پوٹاشیم یعنے کھار۔ سوڈیم یعنے نمک۔ ایرن یعنے لوہا۔ اور سلیکا حاصل ہوگا۔ اور یہہ خون باین ہمہ اجزائے مختلفہ بحیثیت ظاہری اگر اسکو خوردبین سے دیکھا جاوے تو ایک شفاف بیرنگ رطوبت جسکو زبان لیاٹن مین لیکوار سیا نگوئنس یا پلازمہ یعنے رطوبت خون کہتے ہین اور دوئم دو ہیں سرخ و سفید اجسام جنکو کارپسکلز یعنے ذرے کہتے ہین مرکب نظر آتا ہے۔ انسان کے سو حصے خون مین قریب چونسٹھ حصے پلازمہ یا رطوبت خون اور چھتیس حصے خون کے ذرے یا ہیں اجسام پائے جاتے ہین خون کے سرخ ذرہ ان ذرون کی کڑوڑہا یا لاانتہا کثرت کی وجہ۔ خون ہمکو سرخ نظر آتا ہے۔ اِن کی تعداد ایک مکعب انچ خون مین قریب پچاس لاکھ کے ہوتی ہے۔ اِن ذرون کی شکل و شباہت اور اُن کا طول و عرض مختلف جانداروں مین مختلف طور پر ہوتا ہے۔ اِن ذرون کا قطر انسان مین ایک انچ کے چار ہزارویں حصہ سے دو ہزار آٹھ سو حصے تک ہوتا ہے۔ انسان و چند جانداروں مین شکل اِن کی آفتابی طور پر یا مدور ٹکیا یا چوانّی کے چپٹے ہر دو جانب کے درمیان جوف دار اور کنارے اُٹھے ہوئے ہوتے ہین۔ یہہ ذرے مع رطوبت خون جسم حیوان مین بوقت گردش اگر خوردبین سے دیکھا جاوے تو الگ الگ نظر آتے ہین اور شرائین کے جوف سے چسپیدہ نہین ہوتے ہین۔ خلاف اِس کے جب خون کو خارج از جسم کرکے دیکھا جاوے تو یہہ ذرے اُس مجموعی صورت مین

ایک دوسرے پر چسپیدہ نظر آتے ہین جو چند سکّون یا بیسون کو ایک دوسرے پر رکھنے
سے ستون سے ہو جاتے ہون ۔ یہہ ذرّے خلاف انسان کے اونٹ پرند اور رینگنے والے
جاندار اور اقسام کے مچھلیون مین بیضوی شکل کے ہوتے ہین اور اُن کے ہر دو جانبی سطح محدب اور
درمیان مین کسی قدر سخت ہوتے ہین یہہ ذرّے سواے ہاتھی کے نسبتاً اور سب چرند حیوانات
کے بڑے ہوتے ہین انہین ذرّون کی وساطت تنفس سے ہوا کا زندگی بخش جز یعنے آکسیجن
بذریعہ گردش خون تمام جسم مین داخل ہوکر بشمولیت غذائی کاربن باعث حرارت غریزی و موجب
حیوانی حرکات کا ہوتا ہے ۔ ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ ٹو ہلت یعنے رہنمائی صحت کے
صفحہ پندرہ مین یون تحریر کرتے ہین کہ ہر ایک ننہین سرخ ذرّہ جسم مین ایک کار منصبی ادا کیا
کرتا ہے اور بعد انصرام اُس کار منصبی کے وہ فنا ہو جاتا ہے ۔ ہم ایک انگشت و یا کسی عضو جسم کو متحرک
نہین کرسکتے یا ہم گفت و شنید و یا سوچ و خیال و یا ہنس نہین سکتے بغیر اِن ہزار ہا ننہین سرخ
ذرّون کو برباد کرنے کے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ یہہ ننہین سرخ ذرّے اندرون جسم انسان فی سکنڈ
یا لمحہ دو کروڑ برباد یا فنا ہوا کرتے ہین ۔ بعد موت ان ذرّون مین بڑا تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے ۔

خون کے سفید ذرّے ۔ یہہ نسبتاً سرخ ذرّون کے بہت ہی کم یعنے بحالت صحت بمقابلہ
چہار یا پانچ سو سرخ ذرّون کے صرف ایک ہوتا ہے مگر بعض امراض کے لاحق ہونے پر خون مین یہہ
سفید ذرّے بکثرت پاے جاتے ہین اور اُنکی تعداد مختلف اوقات مین مثلاً بحالت بھوک کم اور بعد غذا
زیادہ ہو جاتی ہے اور رگون یا آوردہ کے خون مین یہہ سفید ذرّے بہ نسبت شراین کے زیادہ اور خصوصاً جگر
و طحال کے آوردہ مین بہت زیادہ پاے جاتے ہین یہہ انسان و بعض چرند جاندارون کے خون کے سرخ ذرّون سے
کسیقدر بڑے مگر پرند مچھلیان اور رینگنے والے جاندارون کے سرخ ذرّون سے بہت ہی چھوٹے ہوتے ہین شکل اُنکی اکثر قریب
قریب گول یا کسیقدر چپٹے سطح اُنکی ناہموار اور یہہ مطلق بیرنگ یعنے سفید ہوتے ہین اور بعد موت ان ذرّونکی ناہمواری دفع

ہو جانے پر یہہ گول نظر آتے ہیں اِن ذرّوں کا عرض و طول مختلف ہوتا ہے اور اکثر ایک انچ کے تین ہزارویں حصے کے برابر ہوتا ہے **پلازمہ یا لیکوار سیانگوئس یعنے رطوبت خون**۔ یہہ ایک شفاف بیرنگ رطوبت ہے اس سے جسم حیوان کے اقسام کی بناوٹیں مرتب ہوتی ہیں اور اس میں کُل صحتی یا لازمی اور امراضی جسم کے تبدیل شدہ بناوٹیں بھی مدام شامل ہوتی رہتی ہیں یہہ پلازمہ بعد ہو نے جملہ ساختہائے جسم حیوان میں جذب ہو جاتا ہے۔ خون انسان و حیوانات وغیرہ جانداروں کے اجسام کے ہر مفرد ادنیٰ و اعلیٰ مقامات میں بہ آئین ترکیب قدرتاً پُر شدہ ہے کہ اگر برائے مشاہدہ ہم کسی ایک حیوان کے جسم کے کسی جا پر ایک ہمین ترین سوزنِ آہنی سے گزند پہنچاوین تو ہمکو جائے گزند سے خون کا خروج ظاہر ہو کر ہمارے امر مذکور کے کامل اطمینان کا باعث ہوگا۔ قدرت نے جس طرح خون کو حیوانات کے ہر ادنیٰ و اعلیٰ حصۂ جسم میں پُر کر رکھا ہے اُسیطرح اُن کے اجسام کی کُل تبدلات و تغیرات اور قریباً جملہ امراض کا وجود اسی خون پر منحصر رکھا ہے۔

خون میں جسمی تبدلات و تغیرات اور اُس کا وجود مرکز امراض ہونا دراصل اُس کے مسموم ہونے پر دلالت کرتا ہے تو ہم اس مسمومیت کو تفصیلاً بیان سے عام فہم کرنے کے لئے ایک طبعی دوم غیر طبعی جملہ دو حصوں پر منقسم کرتے ہوئے اپنے تعصبات مذہبی سے سبکدوش ہو کر ہمارے معزز اقوام غیر و انصاف و صحت پسند ناظرین پر خون کے غذائے خورش کے نقصانات اور ہمارے ہمقوم ناظرین با قسمت پر اِس کے استعمال نہ کرنے کے فوائد ظاہر کرنے کے ساعی ہونگے۔

حصۂ اوّل خون کا طبعی یا قدرتی طور پر حیوانی اجسام میں مدام مسموم ہونا۔

انسان و حیوانات کے جسم کا خون اُنکی زندگی اور صحت برقرار رکھنے کے لئے مدام اُن کے

اجسام مین کثیف یا مسموم ہوتا رہتا ہے۔

صحت اصطلاح طب مین اُس زندہ حالت حیوانی کو کہتے ہین کہ حیوان مفروضہ کے تمام جسمی عضو و آلات اپنے اپنے معمولی و مقررہ اختیاری و غیر اختیاری غرض کل افعال ضروریہ کی ادائی کی اپنے مین عمدہ قابلیت رکھتے ہون۔ مثلاً آلات ہاضمہ یعنے معدہ جگر و آنتین وغیرہ غذا کی تحلیل و فضلہ کے اخراج کے متعلق افعال پر مستعد ہون دل اور اُس کے ظروف خون اچھی طرح سے خون کو تمام جسم کے جملہ عضو و آلات کے ہر ایک ادنی و اعلی ساختون مین گردش یعنے خون کو وہان پہنچا کر اور پھر اُسی خون کو بعد استعمال جسم کثیف و مسموم ہو جانے پر اپنے مین کھینچ لیکر اُسکو شُش یا پھیپڑہ مین پہنچائے اور شُش سے اِسی خون کے پاک ہو کر واپس آنے پر اُسکو تمام جسم مین بار ثانی گردش کروانے کی قدرت رکھتا ہو تاکہ جسم کی پرورش اور حیوانی حرکات یا زندہ خاصیت جسم قایم رہے۔ اور شُش حسب ضرورت ہوا کو بشکل تنفس اِس لئے اپنے مین داخل اور خارج کرنے کی قابلیت رکھتا ہو کہ دل سے آئے ہوئے غیر لایق جسم یا مضر یا سمی مادون سے پُر شدہ خون کو جسمی صحت و زندگی برقرار رکھنے کے لئے پاک و صاف اور ساتھ ہی ہوا کے زندگی بخش جز یعنے آکسیجن کو اُس مین شامل کر کے بار ثانی اُسکو لایق استعمال جسم کرے۔
دماغ اپنے متعلق افعال یعنے حافظہ۔ باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ و لامسہ اور کل معمولی افعال جسم کو باضابطہ ادا کر سکتا ہو۔ آلات بول یعنے گُردے خون سے مقررہ اقسام کی سمیات وغیرہ کو جذب کر کے پیشاب بنا سکتے ہون۔ مثانہ جو خزانہ بول ہے اچھی طرح پیشاب کو خارج کر سکے اور پوست یعنے جلد جسم مانند گُردون کے خون کے مقررہ مائی مادے و نمکیات اور سمیات وغیرہ کے جذب سے پسینہ پیدا کرتا ہو۔ اور عضو اسفل و زیرین یعنے دونون ہاتھ اور پاؤن اپنے متعلق افعال بغیر کسی وقت کے ادا کر سکتے ہون۔ یہی وہ سب افعال حیوانی ہین کہ جن پر حیوانی زندگی کا پورا پورا مدار ہے اور اِن سب مذکور الصدر افعال کی ادائی کی قابلیت حیوان مفروضہ مین بحیثیت اُسکی غذا اور ہوا سے

خون کے مرتب ہونے اور اِس مرتب شدہ خون کے مذکور مقررہ افعال جسم کے عین وقت اور مستقل ہونے یا گردش کرنے پر حاصل ہوتی ہے۔ یہہ خون عموماً ہڈیان۔ مچھلیان۔ نسین۔ شرائین۔ آوردہ۔ اعصاب۔ غدود۔ غضروف۔ رباط۔ جھلیان۔ پوست۔ ناخن۔ اور بال وغیرہ جملہ حیوانی بناوٹون کا بصورت خاص و بحیثیت سیّال ایک مخلوط و یا مرکب مادّہ ہے جس سے جسم حیوان یا اُس کے کل حیوانی عضو و آلات مرتب ہوئے اور ہوتے جاتے ہین۔ یہی خون ہے کہ جس پر زندہ اجسام کے تمام حیوانی حرکات کا وجود قایم ہے۔ یہی خون ہے کہ جس پر زندہ حرکات و افعال کے لازمی روزینہ رگڑ یا گھس سے برباد شدہ استخوانی حصے و عضو و آلات وغیرہ کے بافتین اور شکستہ ہڈیون و پھٹے ٹوٹے جلد جسم اور زخمون وغیرہ کی مدام مرمت کی تکمیل ہوتی ہے اور اسی خون کی وساطت سے جسم کے لازمی روزینہ افعال کے رگڑ وغیرہ سے برباد و بیکار شدہ جسمی عضو و آلات کے حصے اُن کے مضر جسم ہونے کی جہت پر وسے بشکل خاص مبدل ہو کر بہمراہ بول و پسینہ اور براہ تنفس بیرون جسم خارج کئے جاتے ہین۔ اور اسی خون سے جملہ حیوانی جسم کے کار آمد رطوبات مثلاً تھوک۔ لعابِ معدہ و آنتین۔ صفرہ۔ لعاب لبلبہ۔ آب منی۔ عورتون مین دودہ وغیرہ مرتب ہوتے ہین۔ علاوہ ازین یہی خون ہے کہ جس مین قریب قریب کل امراضی مادّے اور سمیات بذریعہ غذا اور ہوا وغیرہ داخل یا بطور خود اُس مین پیدا ہو کر موجب امراض و باعث ہلاکت ہوتے ہین۔ اسی کی وجہ ہے کہ ہم زندہ ہین اور اسی کی وجہ ہے جو ہم پر موت نازل ہوتی ہے الغرض یہہ خون زندہ اجسام کا ایک روح ظاہری ہے۔

ہم ذیل مین خون سے حیوانی زندگی یا زندہ خاصیت جسم یا کل حیوانی حرکات کی پیدائش کی کیفیت اور اِس خون سے موت کے نازل ہونے کی حقیقت اولاً بیان کر کے مابعد اِس کے طبیعتاً مسموم ہونے کی ماہیت سے آگاہ کر کے ثابت کرینگے کہ یہ انسان کے لیئے

لایق ترک اور ایک مضر غذا ہے - عموماً ایام سرما کے بڑی بڑی سردیون مین کل غیر ذیروح اجسام مثلاً مٹی پتھر وغیرہ اتنے سرد ہوتے ہین کہ ان کے مس سے ایک خاص قسم کی بےچینی پیدا ہوتی ہے تو اس وقت سب ذیروح اجسام کے مس سے ہمکو بجاے سردی کے گرمی یا حرارت محسوس ہوکر موجب ہماری سخت تشویش و تحیر کے ہوگا عموماً وہ سب اجسام جنکو غذا کی ضرورت ہوتی ہے وہ ذیروح کہلاے جاتے ہین اور جنکو ضرورت نہین ہوتی وہ غیر ذیروح - اب اس سے عیان ہے کہ گرمی اُن ہی اجسام مین پائی جاتی ہے کہ جنکو غذا کی ضرورت ہوتی ہے - اگر ہم کسی ایک جسم مثلاً پانی مین حرارت پیدا کرنا چاہین تو ہمکو اُس ماہیت کی ضرورت ہوگی جسکو عوام گرمی کہتے ہین - گرمی ایک ماہیت ہے جو صرف کاربن اور آکسیجن کے ملاپ سے ہی حاصل ہوتی ہے اور نباتات مین کاربن اور ہوا مین آکسیجن موجود ہے تو ہم نباتات یا لکڑیان گھاس و پات وغیرہ کو کھلی ہوا مین بذریعہ آگ جلادین تو ہمکو یہی ماہیت مطلوبہ یعنے گرمی حاصل ہوگی جب گرمی کا وجود بغیر آکسیجن اور کاربن کے ممکن نہو تو ہمکو ہمارے اجسام مین ان دونو اجزا کا اصالتاً بصورت ہوا اور لکڑیان و گھاس و پات وغیرہ کے غیر موجودگی ہمارے رفع تشویش کے لیئے کافی ثبوت کا ذریعہ نہوگا - قبل اُس بیان کے کہ جس سے اس امر مین ہمارے ناظرین کی تشویش کو تشفی حاصل ہوتی ہو - ہم یہان یہی کہتے ہین کہ حیوانی حرارت بھی زندہ اجسام مین کاربن اور آکسیجن کے ایک قدرتی ملاپ سے پیدا ہوکر باعث اُن کے لازمی قوتِ حرکات کے ہوتی ہے جو حرکات اُنکی زندگی کے ظہور کے علامات ہین -

ہمارے یہہ سب اجسام ایک قدرتی معدنِ آتش ہین کہ جن کے ہر رگ و ریشہ مین خفیہ طور پر ہمیشہ آگ جلتی رہتی ہے - یہہ وہ آتشکدہ ہین جو ہمارے وقت مرگ تک برابر جلتے رہینگے - یہہ وہ آتشی محرک انجن ہین کہ جن مین نہ دہوان ہوتا ہے نہ شعلہ اور نہ راکھ پائی جاتی ہے اور ان کے رفتار کی کمی و بیشی اور گھیسے و پیسے یا برباد شدہ پرزون کی لازمی مرمت کے لیئے نہ کسی ڈریور یا کارپرداز

کی ضرورت لاحق ہوتی ہے یہہ اپنے ایسے ضروریات خود ہی ادا کر لینے کی اپنے مین قابلیت قدرتاً سے پاے ہوئے ہین۔ خوش قسمتی سے انکو وہ کاربن اور آکسیجن انہین اجزا سے حاصل ہوتا ہے جو ہمارے مذکورۃ الصدر حرارت آب کے لئے درکار ہوتے ہین یہہ اجزا قدرت نے روے زمین پر اُن کے لئے لاانتہا پیدا کر رکھے ہین۔ ناظرین! آپ ہوا سے آکسیجن بصورت تنفس اسی کام کے لئے اندرون جسم پہنچاتے ہوا اور نباتات کے عمدہ ترین حصے یعنی جمیع غلہ پھل وغیرہ (بخلاف لکڑیون کے کاربن کے) کہ جن حصہ ہاے نباتات مین علاوہ بمقدار زاید کاربن ہونے کے کسیقدر گندھک و فاسفرس اور وہ سب اجزا بھی پاے جاتے ہین جو گھسے و پسے یا برباد شدہ جسمی بناوٹون مثلاً گوشت پوست و ہڈیان وغیرہ کے نعم البدل ہوتے ہین جسم مین داخل کرتے ہو بجاے اُن بدوضع ہیزمی بوجھون کے کاربن کے جو حرارت آب کے لئے درکار ہوتا ہے آپ کے روبرو دو یا سہ وقتہ خوش اسلوبی سے نفیس و عمدہ ظروف مین یہی کاربن وغیرہ حاضر کئے جاتا ہے کہ جنکو آپ نان و خشکہ وغیرہ کہتے ہو یہہ غذائی کاربن اور وہ تنفس کا ہوائی آکسیجن معہ گندھک و فاسفرس اور اُن اجزا کے جو پسے اور گھسے یا برباد شدہ اعضا کی بناوٹ یا مرمت کے لئے درکار ہوتے ہین وہ سب اشتراک آب بصورت خون آپ کے تمام جسم مین بھرے رہتے ہین گندھک و فاسفرس اندرون جسم کاربن اور آکسیجن مین جلن پیدا کرنے کے لئے بجاے آگ یا آتش کے ہین جو مانند دیاسلائی کے انتہا پیچیدہ گندھک و فاسفرس کے جو ذری سی حرکت کی تحریک یا رگڑ سے جل اُٹھکر اُسکی لکڑی کو جو دراصل کاربن ہے جلانے کے باعث ہوتے ہین۔

ناظرین! جب آپ اپنے جسم و یا کسی جسمی عضو کو ضرورتاً نقل و حرکت کرنے و یا کسی سوچ و خیال گویائی و یا بینائی وغیرہ افعال کے جانب قصد کرتے ہین تو بجہت افعال مذکور جسم مین یا مغز و ضہ فعل انسانی کے ادائی کے خاص آلہ مین صدمہ یا رگڑ کے عاید ہونے سے خون مین جذب رہی ہوی گندھک

وفاسفرس کی تحریک سے وہان کے کاربن اور آکسیجن مین جلن سے حرارت پیدا ہوکر اُس وقت تک قایم رہتی ہے کہ جبتک آپ اپنے اُس آلہ خاص کے فعل ضروری کو جاری رکھنے کی خواہش رکھتے ہو خون یا ہمارے جسمی جلن کی ہیزم کا رنگ حالت جلن مین مانند مصنوعی ہیزمون کی جلن کے سرخ رہنا اور بعد جلن کے خون جلے اجزا سا سیاہ ہوجانا اور پھر یہی سیاہ خون شُشش مین مجموع ہوکر اپنا کاربانک آسڈگیاس مصنوعی جلن کے وقت جلن کی حالت اخراج کے مانند حیوانی اجسام سے بذریعہ تنفس ہوا مین خارج ہوتے رہنا ہمارے لئے جسمی جلنِ مذکور کی ثبوتی مین کافی دلیل ہے۔ جب اُن سبب مذکور الصدر افعال وتکاپوئی مین آپ کے ایک وقتہ غذا سے خون کو حاصل شدہ کاربن کے بتدریج بلکہ قریب الاختتام ہوجانے پر پھر وہی جسم کے لازمی حرکات وافعال کے لئے جسم کو کاربن کی ضرورت ہوتی ہے تو شکم یا معدہ مین ایک تکلیف وہ ناقابل برداشت حس پیدا ہوتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ بھوک لگ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محنتی اشخاص مین انکی زیادہ کثرت حرکات کی وجہ جسم کو کافی مقدار کے کاربن کی عدم ضرورت پر شدت کی بھوک بکررواردہوتی ہے اور ایام سرمین سردی کی وجہ سطح جسم یا جسم کی معمولی مقررہ حرارت (جو مطابق فارن ہیٹ صاحب کے تھرمامیٹر یعنے مقیاس الحرارت کے ۹۸،۴ درجہ تک ہوتی ہے) یا گرمی کا معمولاً گھٹنا اور اس گھٹاؤ کو جلن سے پورہ کرنے کے لئے جسم کو زیادہ مقدار کے کاربن کی ضرورت ہونا ہمارے لئے اِن ایام مین ایک غیر معمولی یا زیادہ اشتہا کا باعث ہوتا ہے۔ جب مذکور العدر حالت بھوک مین انسان کے اُن لازمی اور مقررہ حرکات کے لئے غذا جس سے خون کو کاربن وغیرہ حاصل ہوتا ہے نہ ملے تو پہلے انسان کی حرارت جسمی مین بتدریج کمی پیدا ہوکر ساتھ ہی فعل حرکت پست ہوتے ہوئے جسمی حرارت کے زائل ہوجانے پر سب حیوانی حرکات ایک لخت بند ہوجانے سے وہ حالت پیدا ہوتی ہے جسکو ہم موت کہتے ہین عموماً اگر سرسری طور پر خیال کیا جاوے کہ جسم مین غذا اور ہوا سے گرمی پیدا ہوکر موجب ہمارے لازمی حرکات وافعال

کا ہونا اور غذا نہ ملنے کی وجہ حیوانی حرارت کے گھٹاؤ سے جسمی حرکات وافعال کا زائل ہوکر ہوتے ہین انصرام
پانا ہمکو دخانی انجنین مثلا ریل گاڑی و اسٹیمر یعنے دخانی جہاز وغیرہ کے یاد کا موقع دیتا ہے کہ جن کے
چلنے اور بند ہونے کے بھی صرف یہی اسباب ہین یہہ تو سب کوئی جانتے ہین کہ دخانی انجنون کے پرزے
آہنی وغیرہ اشیا سے مرتب کئے جاتے ہین کہ جنکو ہم غیر ذیروح اجسام کے نام سے منسوب
کرتے ہین یہی ہوا ہے کہ جس سے آکسیجن اور وہی ہمارے بے کام نباتی اجزا یعنے لکڑیون وغیرہ کے
کاربن کو بذریعۂ آگ یا آتش جلاکر اُن مین حرارت پیدا کی جاتی ہے اور بعد ازان یہہ حرارت عملی طور پر
بذریعہ پانی کے جو یہان بجائے ذیروحی اجسام کے خون کے ہے اُن کے اُن سب خاص مقامات مین پہنچائی
جاتی ہے کہ جس سے اُنمین قوت حرکت جو عین ذیروحی علامت ہے پیدا ہوکر وہ جاندارون
کے مانند نقل وحرکت کرتے ہوئے نظر آتے ہین اور اُن کی نقل وحرکت کو وقت مقررہ تک یا حسب
ضرورت قائم رکھنے کے لئے اُن کی آتشدان مین جو یہان بجائے ذیروحی اجسام کے معدہ یا شکم
کے ہے لکڑیان یا معدنی کوئیلے جو دراصل تبدیل شدہ نباتات یا کاربن ہین بار بار ڈالنے کی ضرورت
لاحق ہوتی ہے جب کبھی اس مین کمی یا موقوفی کیجائے تو وہ جاندارون کے اجسام کے مطابق
بتدریج ٹھنڈے ہوتے ہوے بے حرکت مردہ یا اپنے اصلی غیر ذیروحی حالت پر قائم ہو جاتے
ہین ہمارے وہ سب بھی عضو و آلات جو قدرت نے ہم سبکو عطا کئے ہین ہمارے مذکورہ لازمی اختیاری
اور غیر اختیاری حرکات اور افعال کے سبب مانند دخانی انجنون کے آہنی پرزون کی گھسن کے ہمیشہ
گھس وپس یا بجز ہوکر دائمی تغیرات وتبدلات کے باعث ہوتے ہین ایسا کہ اگر ہمارے ناظرین پانچ
یا سات سال اور زندہ رہین تو وہ اپنے موجودہ ستھار خود آگاہ اصلیت سے سبکدوش ہوکر دوسرے
مین تبدیل پا جاوینگے وہ اُن کا گوشت و پوست و رگ وریشہ معہ ہڈیون وغیرہ کے جو مذکورۃ الصدر
مدت دراز یعنے پانچ یا سات سال مین بڑے کوششات سے زرخیز اراضیون کے قیمتی محصولات

یعنی غلہ وغیرہ غذائی اجزاؤن سے جو حاصل ہوئے تھے اب اُن کے اجسام کو خیرباد کہتے ہوئے آیندہ
اُن کے یا اُن کے دوست و اقارب و یا اُن کے آیندہ نسلون کے جسمی بناوٹون مین شامل ہونے کے لئے
وہی اراضیون کے ارضی اجسام مین بصورت کہاد شامل ہوکر مکرر قیمتی ارضی محصولات مین نمود ہوکر پھر جانداران
کی لطیف غذا ہوجاتے ہین - ایک جوان آدمی کے ان روزینہ برباد شدہ اجزاے جسمانی کے اخراج کا جو
بہمراہ بول و براز و پسینہ اور براہ تنفس بذریعہ خون کے خارج ہوتے ہین اگر اندازہ کیا جاوے تو جملہ تین
سیر یا سٹھ تولہ اور ساڑھے نو ماشے ہوتے ہین اس گنتی مین ایک سیر اور $\frac{2}{3}$ ۶ ماشہ غذائی منجمد اور جسم
کے گھیسے پیسے یا برباد شدہ مضر و لایق اخراج اجزا اور تنفس و بول و براز و پسینہ کے اقسام کے سمیات
ہوتے ہین اور باقی پانی ہوتا ہے خون کے یہی ہمارے تبدلات و تغیرات ہین کہ جنکو قدرت نے جانداروں کی
وجہ نمو اور اُن کے باعث بقا کا ذریعہ اُن کے اجسام مین مقرر کر رکھے ہین جسطرح یہہ اجزا جسم سے
بذریعہ خون کے مدام خارج ہوتے رہتے ہین اسی طرح ہمیشہ غذا سے بذریعہ فعل ہاضمہ نئے اجزا مرتب
ہوکر بمعرفت خون خرچ جسم کے بناوٹون کے خالی جگہون مین معًا قایم ہوکر حیوانی عضو و آلات مذکورہ کی
کمی کو دور کرکے اُنکو پھر کامل صحیح و با قابل اداے افعال جسم کرنے کے باعث ہوتے ہین - الغرض
پھر مرتب کرنے والے اجزا الستبالایق اخراج یا جسم کے برباد شدہ اجزاؤن کے اُس وقت تک بمقدار
زاید پیدا ہوتے ہین کہ جب تک جسم کو اپنے قد و قامت مین ترقی کرنا ضرور ہو جیسا کہ بچون مین اور
بعد ازان یہہ ہر دو افعال اُس وقت مساوی ہو جاتے ہین کہ جب حیوان مفروضہ اپنا پورا قد و قامت
حاصل کر لیا ہو اور بعد ازین اس تبدل و تغیر کی مساوی حالت ایک عرصہ دراز تک قایم رہتی ہے جس
عرصہ کو ہم شباب یا جوانی کہتے ہین بعد ازین نئی ساخت بہ نسبت کہنہ یا پرانی کے بتدریج کم پیدا ہونا شروع
ہوتی ہے اور وہ اس قابل نہین رہتی کہ جسمی اخراج مذکورۃ الصدر کو تمام و کمال مرتب کر سکے جس کے سبب
جسم مین گھٹاؤ یا کمی شروع ہوتی ہے جب ایسا ہو تو ہم اُس کو ضعیفی کہتے ہین آخر الامر شدہ شدہ اس

فعل مین اس درجہ کی کمی عاید ہوتی ہے کہ جسم اپنے نامکمل آلات سے حیوانی افعال ضروریہ کی ادائی کی ناقابلیت کی وجہ اپنے کل افعال ضروریہ کی ادائی سے معذور ہوکر اُس حالت کو قبول کر لیتا ہے کہ جسکو ہم موت کہتے ہین یہی ہے کہ جسکو اصطلاح طب مین طبعی موت کے نام سے منسوب کرتے ہین۔ بعد موت حیوانی اجسام اُن عناصرون مین رفتہ رفتہ داخل ہو جاتے ہین کہ جن سے وہ مرکب تھے یعنے ہوا ہوا مین پانی پانی مین ارضی اجزا یعنے چونہ ونمکیات وغیرہ زمین مین یعہ اُن کا داخل ہونا ہمکو سڑن وگلن کی صورت مین نظر آتا ہے اور پھر یہی اجزا اصالتاً یا بشکل خاص دوسرے حیوانات کے جسم کی ساخت کے لئے کام آتے ہین۔

تمام جسم کے خون کا خزانہ ایک ناشپاتی شکل کا پھوخل یا جوفدار آلہ ہے جس کو ہم دل کہتے ہین جس کا مقام سینہ مین بائین جانب ترچھے طور پر نوک نیچے اور بنیاد اوپر ہوتی ہے دل مین دو چھوٹے اوپر اور دو بڑے نیچے جملہ چار خانے ہوتے ہین یعہ دل بغیر رکاوٹ کے اپنا فعل تابقاے انسان متواتر جاری رکھنے والا ایک عمدہ کارپرداز ومنتظم آلہ ہے جو سکڑتا ہے خارج کرنے یا پہنچانے اپنا زندگی بخش شریانی یا سرخ خون تمام جسم کو بمعرفت شریانون کے اور معاً پھر کشادہ ہوکر بذریعہ آوردہ کے اُس گزرے ہوے خون کو جو جسمی حرکات سے بیکار و برباد شدہ حیوانی بناوٹون کے شمولیت کی وجہ کثیف وسیاہ یعنے مسموم ہو جانے پر کھینچ یا اپنے مین داخل کر لیتا ہے اُسکو پھیپڑہ مین پہنچانے کے لئے تاکہ وہ اپنی ہمت سے گردش ہوا اور اُس مین بار ثانی زندگی بخش تاثیر ہمارے تنفس کی ہوا سے آکسیجن کے جذب کرنے پر پیدا ہو بالآخر پھر داخل کر لیتا ہے اُس زندگی بخش خون کو اپنے مین واسطے پہنچانے بارثانی تمام جسم مین پرورش وغیرہ کے لئے۔

صحیح یا صاف وپاک خون ایک تندرست آدمی کے پھیپڑہ سے نکل کر بذریعۂ دل تمام

جسم کے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ جگھوں مین گردش کر کے بصورت غیر صحیح قریبًا ہر تیسرے منٹ دل مین داخل
ہو کر پھیپھڑہ مین صاف و پاک ہونے کے لئے آجاتا ہے پھر دل فی گھنٹہ چار ہزار انقباض کرتا یا سکڑتا
ہے اور اُس کے نیچے کے ہر ایک خانہ کے خلو مین ایک اونس یا اڑہائی تولہ خون سما سکتا ہے اس حساب سے
ایک حیرت خیز پیچوئی حل ہوتی ہے کہ دل کے درمیان سے اڑہائی سو پونڈ یا سوا سو آثار خون ایک گھنٹہ
کے قلیل عرصہ مین گذر جاتا ہے اور یہی خون پھیپھڑہ مین فی گھنٹہ تین تولہ آکسیجن کی شمولیت اور تین
تولہ ساڑہے چھے ماشے کاربانک آسڈ گیاس کے اخراج سے ہمیشہ صاف و پاک ہو رہتا ہے شرائین
جو در اصل صحیح یا پاک و صاف خون کو دل سے بجانب جسم ہا لیجانے والے یا منقسم کرنے والے نالیان
ہین اور آوردہ اُس خون کثیف کو بجانب دل واپس لیجانے والی نالیان ہین جو شریانون سے جسم
مین منقسم ہو کر کثیف ہو جاتا ہے ۔ جسم کے جملہ لاکھون شرائین کے انتہا مین کہ وہ تار عنکبوت سے بھی
کئی درجہ مہین اور غیر ممکن البصر شاخون مین یا بطور جال سب جسم کے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ جگھون مین
اختہ ہوتے ہین جنکو اصطلاح طب مین کپاپیلیریز کہتے ہین اور ان کپاپیلیریز کے لا انتہا تعداد کی موجودگی
کی وجہ حیوانی اجسام لچکدار ہوتے ہین ان کپاپیلیریز مین دل بمعرفت شریانون کے اپنا زندگی بخش خون
پہنچاتا ہے اور یہہ خون وہان پر بعد رکھہ چھوڑنے چند زندگی بخش ذرون کے واسطے مرتب کرنے اُن
بافتون کو جو حیوانی حرکات کے رگڑ سے گھس و پیس یا برباد ہو کر لایق اخراج ہوئے ہون اور ساتھہ
ہی وہان کے لایق اخراج و خراب شدہ و مضر اجزا کے شامل ہونے پر پھر اُس خون کو دل بذریعہ آوردہ
اور بمعرفت کپاپیلیریز واسطے پاک و صاف یا مضر اجزا سے سبکدوش کرنے کے لئے کھینچ لیتا ہے

عمومًا خون جسم مین ایک ایسا فیاض تاجر ہے کہ جو اپنے نئے اجزا کو جسم کے خراب شدہ
مضروبے کام اجزا سے بدلکر لیا کرتا ہے وہ پئے در پئے مقررہ طور پر ہمیشہ اسکو غذا اور ہوا سے
تازہ حاصل شدہ زندگی بخش ذرون کے ذخیرہ یا بوجھہ کو ہمراہ لئے ہوئے ہر ایک حصۂ جسم مین کہ

جسمین ہڈیان بھی شریک ہین وہ ورہ یاملاقات کرتا ہے اور جب کبھی کسی جسمی آلہ یا عضو کے کسی خاص جاے
مین حیوانی اختیاری و بے اختیاری حرکات سے کسی قسم کی تبدیلی یا جاے مفروضہ کے کسی بافت
کے گھس وپیس یا رگڑ سے بے کام و برباد ہو جانے پر اُس کے مرتب یا مرمت کرنے والے ذرون کو وہان
چھوڑتا ہوا اور ساتھ ہی اُس کے معاوضہ مین وہان کے برباد شدہ مضر و بے کام سمی اجزاکو اُن کے
مضر جسم ہونے کے احتمال پر پینے مین شامل کرتا ہوا بذریعہ دل کے انکو اُن سوکھ لینے والی جائیون
تک پہنچا دیتا ہے کہ جنکو ہم پھیپھڑہ گردے اور پسینہ کے غدود وغیرہ کہتے ہین اور یہہ آلات سمیات
مذکورہ کو بیرون جسم خارج کرتے ہین بمعرفت اپنی نالیون کے کہ جنکو قدرت نے اِس کام کے لئے
اُن مین پیدا کر رکھی ہین پس یہہ کل سمیات و مضر اجزا بذریعہ پھیپھڑہ کے بصورت تنفس اور بذریعہ
گُردون کے بشکل بول اور بوساطت جلد جسم بمعرفت پسینہ کے غدودون کے بصورت پسینہ
جسم سے مدام خارج ہوتے ہین تو ہمکو تنفس بول و پسینہ کے بیان سے اس غرض پر واقف ہونا
لازم آتا ہے کہ ہم اُن کے سمیات و مضر اجزاؤن سے ماہر اور اُن سمیات و اجزاؤن کے جسم مین
باقی رہنے کے نقصانات سے واقف ہوکر خون کے غذائے استعمال پر انسان مین اُس کے موجب
نقصان ہونیکا پورا پورا اندازہ کر سکین۔

خون کے مضر مادون کا اخراج بذریعہ تنفس کے

تنفس وہ فعل حیوانی ہے کہ جس کے ذریعہ سے ہوا پھیپھڑہ مین داخل اور اُس سے خارج ہوتی ہے
یہہ ایک اہم غیر اختیاری فعل حیوانی ہے جسکی روک وضبط پر حیوان مفروضہ سواے چند لمحون کے
کسی طرح قادر نہین ہو سکتا اس فعل کے نہایت مفید ہونے کے اہم طبی اصول کی وقفیت
کے پہلے ہی اگر ہم غور کرینگے تو ہم کو معلوم ہوگا کہ یہہ انسان کے لئے ایک نہایت اہم اور نسبتاً

کُل افعال جسم کے نہایت بکار آمد فعل ہے۔

عموماً تمام زندہ مخلوقات جہان کے لئے جن اشیا کی اہم ضرورت پائی جاتی ہے اُن سب مین ہوا ایک اہم ضروری اور مقدم شئی نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ قدرت نے حیوانات کے لئے اس ہوا کو بیدام ودرم اور بلا مشقت جہان ہم خواہ پہاڑون کے درّون مین ہون یا تہ خانون مین غرض ہر جاے اور ہر وقت ہمارے سونگنے یا تنفس کرنے کے لئے موجود کر رکھی ہے اس امر کا بخوبی تجربہ ہوا ہے کہ ایک صحیح انسان بغیر غذا کے ۴۶ دن اور بغیر پانی کے بدرجہ غایت چھ روز زندہ رہ سکتا ہے مگر اُسکو ہر منٹ مین اٹھارہ اوقات اور ہر وقت مین تیس مکعب انچ ہوا کو داخل پھیپڑہ کرنیکی ضرورت لاحق ہوتی ہے خصوصاً یہ ہوائی تنفس بدرجہ غایت اگر ۶ یا آٹھ منٹ کے قلیل سے عرصہ تک بند رہے تو انسان کی روح بالکل جسم سے پرواز کر جاتی ہے ہمارا دنیوی کام جو سب سے پہلے تھا البتہ بوقت پیدائش یہی سانس کے لینے کا تھا اور وقت مرگ ہم جو اخیر کام کرینگے وہ یہی سانس کے باہر چھوڑ دینے کا ہوگا انسان وحیوان کی پیدائش سے وقت مرگ تک خواہ وہ بیدار رہے یا نیند مین یہ فعل تنفس برابر جاری رہتا ہے یہ سب امور قوی دلالت کرتے ہین اس امر پر کہ فعل تنفس انسان وحیوانات کی زندگی کے لئے ایک نہایت اہم فعل ضروری ہے کہ جسپر اُنکی زندگی کا قریب قریب پورا مدار ہے۔

ہوا ایک جسم ہے جو علاوہ نباتی۔ حیوانی اور معدنی کثافتون کے دو اصلی اجزا یعنے آکسیجن اور نیٹروجن اور دو غیر اصلی اجزا یعنے کاربانک آسڈ گیاس اور پانی کے انجرے یا ہیڈروجن سے مرکب ہے دونون اصلی اجزاے مذکورہ سے ہر ذیروح کی زندگی کا مدار صرف آکسیجن پر ہی ہے اور یہی آکسیجن ہے کہ جسکو ہر قسم کا آتشی شعلہ ہوا سے جذب کرکے روشن رہتا ہے اگر ہوا مین یہ نہو تو کسی ذیروح کی زندگی ممکن نہوگی اور نہ آتش یا چراغ جل سکیگا خلاف اس کے

اگر ہوا خالص آکسیجن ہی ہی ہوتی تو بہ سبب اپنی سمیت کے قاطع روح حیوانی اور کشتہ شعلہاے آتشی ہوا ہوتا۔
بااین وجہ قدرت نے اس کے ہر حصہ کو نیٹروجن کے چار حصون سے مانند شیر و شکر کے مخلوط کر کے اسکی
سمیت کو دور کرنے کے باعث ہوئی۔ پانی کے ابخرے یعنے ہیڈ۔ روجن نہایت کم مقدار مین ہوائی حصہاے
مذکور سے کے ہمراہ شریک رہتے ہین۔
کاربانک آسڈ گیاس یہہ ہوا کے اڑہائی ہزار حصون مین کل ایک حصہ شامل رہتی ہے یہہ گیاس
کاربن اور آکسیجن سے مرکب ہے جو انسان وحیوانات کے نفوس سے ہوا مین شامل ہوتی ہے۔ سوا
اس کے نباتات کے جلتے وقت اُن کا کاربن جدا ہو کر ہوا کے آکسیجن سے ملکر یہہ گیاس بنتی ہے۔
کوئیلون کی آگ پر جو اکثر نیلے رنگ کا شعلہ دیکھا جاتا ہے وہ اسی گیاس کا ہے جو کوئیلون سے خارج ہوکر
ہوا مین ملتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہہ گیاس نباتات کی اصلی غذا ہے جس سے نباتات فقط کاربن کو کھالیکر
ہوا کو صاف اور اُس کے معاوضہ مین اپنے جسم کا آکسیجن سب ذی روح کی زندگی کے لئے ہوا مین اُگل
دیتے ہین۔ جناب باری نے اپنی حکمت کاملہ سے ذی روح و نباتات کو پیدا کر کے ہر ایک کی زندگی
دوسرے پر منحصر رکھا ہے یہہ گیاس اگر مقدار مذکورۃ الصدر سے کسیقدر ہوا مین زیادہ ہو جاوے
تو انسان کے لئے باعث امراض و مہلک سم کا اثر کرتی ہے بعض کم ہوادار یا بند مکانون مین جب یہہ گیاس
بوجہ انسانی نفوس وغیرہ کے وہان زیادہ ہو جاتی ہے تو ایسے مکانون مین مداخلت سے ایک مخصوص
بو معلوم ہوتی ہے اور اس مین چند سے تنفس جاری رکھنے سے انسان کو پہلے درد سر شروع ہوتا ہے
اگر اس مقدار سے یہہ گیاس وہان کسیقدر زیادہ ہو یا چند انسانون کے قیام پر تنفسات سے وہان
زیادہ ہو جاوے تو یہہ گیاس وہان کے مقیم انسانون کے تنفسات سے بجاے آکسیجن خون مین
بار بار جذب ہو ہو کر بذریعہ گردش خون تمام جسم مین کسی قدر مجموع ہونے پر ایک قسم کی خفیف ہکاہٹ
گھبراہٹ و غشیان پیدا ہوتی ہے اگر ایسی حالت مین وہان اور قیام ہوا اور اُس کثیف ہوا مین تنفسات

انسانی وخواہ حیوانی جاری رہے تو یہہ سم متواتر بجائے آکسیجن پھیپھڑون سے خون مین جذب ہو کر بذریعہ گردش خون جسم مین بتدریج مجموع ہو کر بصورت سمم اثر کرنے پر آہستہ آہستہ کل مجلمید الطاقت یا قوت جسمانی زایل ہو جانے سے انسان وخواہ حیوان خود ہی وہان سے نکل نہین سکتا مابعد کان مین آوازین چہرہ متغیر و دل دھڑکتا ہے اور بعد وقت تنفس پیدا ہو کر یہہ سب علامات زیادہ مقدار مین کاربانک آسڈ گیاس پھیپھڑہ سے خون مین اور خون سے تمام جسم مین مجموع ہو کر بطور سمم کے سرایت کرنے کے جہت پر دفعتاً ایک غنودگی یا نیند مین اخیر ہوتے ہین آخر الامر یہہ نیند تنفس کی رکاوٹ سے موت مین انصرام پاتی ہے۔

ہم یہان کلکتہ کے گزشتہ مشہور بلاک ہول کا حادثہ نظیراً درج کرتے ہین:۔ کہ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہوا مین یہہ گیاس زیادہ ہونے سے جسم مین بذریعہ خون کے جذب ہو کر کس سرعت سے انسان کی زندگی منقطع کر سکتی ہے۔ کلکتہ مین ایک بلاک ہول نامی تاریک مکان ہے جسکو دو چھوٹے کھڑکیان بھی ہین۔ اتفاقاً ایک رات اُس مین ایکسو چھیالیس ۱۴۶ انسان بند کئے گئے تھے اس تعداد سے صبحکو صرف تیئیس اشخاص جان بلب نکالے گئے اور باقی سب مر چکے تھے پہلے تو اتنے اشخاص ایک ایسے بند مکان مین مقید تھے کہ جسکی چھوٹی چھوٹی دو ہی کھڑکیان تھین جس راہ سے اتنے آدمیون کی زندگی کے لئے ہوا سے آکسیجن کا ملنا محال تھا۔ دوسرا مکان کی ہوا کا آکسیجن خرچ ہو کر وہان کے ہوا مین یہی کاربانک آسڈ گیاس مقیداً اشخاص کے تنفسات سے نکلکر وہان جمع ہو گئی تھی اور اس ہوا مین تنفسات سے رفتہ رفتہ یہہ سمم پھیپھڑہ سے بذریعہ خون اور خون سے تمام جسم مین سرایت کرنے سے ہلاکت مذکورہ وقوع مین آئی۔ ہوا جس جا سے گزرتی ہے تو معمولاً وہان کے اجزا کے ذرّون کو اپنے مین شریک کر لیتی ہے اسیطرح جب یہہ ہوا بجہت تنفس پھیپھڑہ سے ہو کر باہر نکلتی ہے تو تب اس کے ہمراہ مضر جسم اور لایق اخراج سمی مادے خون سے جدا ہو کر بیرون جسم نکلجاتے ہین۔ ہوا کے گزرگاہ کو

ہم نرخرہ کہتے ہیں جو ناک کے پیچھے کے انتہا سے شروع ہوتا ہے پھر گردن کے سامنے سے گزر کر پھیپڑہ
میں تقسیم در تقسیم ہو کر کروڑ ہا بال کے مطابق نالیوں میں آخر ہوتا ہے اور ہر ایک نالی کی انتہا پر ایک نہایت
چھوٹا جوف یا خانہ ہوتا ہے جسکو ہوائی خانہ کہتے ہیں انسان کے پھیپڑہ میں ان ہوائی خانوں کی جملہ تعداد
ساڑہے ستر کروڑ ابتک شمار میں آئی ہے یہہ تعداد حیوانات میں حسب مقدار اُن کے پھیپڑوں کے کم
یا زیادہ ہوتی ہے ان ہوائی خانوں کے اطراف بے شمار نہایت باریک شرائین لگے رہتے ہیں اور
ان شریانوں کے دیوارین اتنی پتلی یا مہین ہوتی ہیں کہ جن کے سبب اُن کا اندرونی خون بالکل ہوا سے
لگا ہوا رہتا ہے۔ تمام جسم کا خراب و مضر مادّوں سے بھرا ہوا خون جب ان شریانوں میں صاف ہونے
کے لئے آتا ہے تو تب ان شریانوں کے مہین مہین دیوارین اسی خون کے مضر مادّوں کو ہوا میں
خارج کرتے ہوے اسی ہوا کے آکسیجن کو جذب کر کے اُسی خون میں ملاتے ہیں تو اب غیر صحیح یا مضر
مادّوں سے بھرا ہوا خون جو ارغوانی یا کالا رہتا ہے بسبب ان مضر سمی مادوں کے خارج ہونے
اور ساتھ ہی آکسیجن کے شامل ہونے کے سرخ یا صاف و پاک ہی نہیں ہو جاتا لیکن بار ثانی اُس میں
پرورش جسم وغیرہ کی خاصیت یا قابلیت پیدا ہو جاتی ہے اور پھر یہہ خون یہاں سے بمعرفت ایک
نالی یا ورید کے دل میں واسطے تمام جسم میں گردش کرنے کے رجوع ہوا کرتا ہے۔

حیوانات کے مسموم خون سے ہوائے تنفس میں خارج ہونے والے جسمی مضر و سمی مادّے
علاوہ پانی کے انجروں کے ایک کاربانک آسڈ گیاس دوم جسم کے متعدد مضر و متعفن اور لایق اخراج
مادّے ہوتے ہیں۔

جسم کے متعفن مادّے یہہ پانی کے انجروں کے ہمراہ بذریعہ ہوائی تنفس کے بیرون
جسم خارج ہو کر ہماری اطراف کی ہوا میں مل جاتے ہیں۔ ان مادّوں میں قابلیت سڑ کر ہوا کو خراب
کرنیکی ہوتی ہے اگر یہہ جسم حیوان سے خارج نہوں تو اقسام کے بد امراض پیدا ہوتے ہیں عموماً

صحیح وخصوصاً بیمار انسانوں کے تنفسات میں اقسام کی بو اور بدبو جو مدام پائی جاتی ہے وہ انہیں مادوں کے کم وزیادہ اخراج کی وجہ ہوتی ہے۔

کاربانک آسڈ گیاس یہ جسم حیوان کا ایک نہایت مضر مادہ یا سم ہے جو انسان کے خارجی سانس کی ہوا کے ہر سو حصوں میں قریب ساڑھے چار حصوں کے پایا جاتا ہے اور اس سم کی مقدار حیوانات کے نفوس میں اُن کے ڈیل و ڈول اور محنت ومشقت کی نسبت کرتے کم یا زیادہ ہوتی ہے جس طرح کاربانک آسڈ گیاس سے کسیقدر پُر شدہ ہوا میں انسان وحیوانات کے نفوس جاری ہینے سے بذریعہ پھیپڑہ یہ سم پھر خون میں جذب ہوکر تمام جسم میں اپنا سمی اثر کرنے سے اُس پر موت نازل ہوتی ہے۔ اِسی طرح ڈوبے ہوئے اور گلا گھُٹے ہوے الغرض دم یا تنفس بند شدہ انسان و حیوانات میں اسی مضر گیاس سے بھرا ہوا خون پھیپڑہ کی ہوا میں اس گیاس کو خارج اور آکسیجن کو شامل کرنے کے لئے جب آتا ہے تو تنفس کے بند رہنے کی وجہ اِس گیاس سے سبکدوش نہوکر ناپاک حالت میں پھر بطرف دل واپس ہوکر بجاے پاک خون کے تمام جسم میں گردش کرتا ہے جب یہ معاملہ خون کا تنفس کے بند رہنے سے چند منٹ یا بدرجۂ غایت چھہ یا آٹھ منٹ جاری رہے تو جسم کو آکسیجن کے نہ ملنے اور رہی مضر سمی گیاس کے اُس میں مجموع ہوکر بطور سم سرایت کرنے کے تنفس بند شدہ انسان وحیوان پر موت نازل ہوجاتی ہے۔

سالوتیری ولیم ولیمس صاحب اپنی طب حیوانات طبع پنجم کے صفحہ بارہ میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ جب حیوانات کے فعل تنفس میں کسی رکاوٹ کے عاید ہونے پر جسم میں کاربانک آسڈ باقی رہجاوے تو اُن پر بیحواسی اور بیہوشی طاری ہوکر مرجایا کرتے ہیں۔

خون کے مضر سمی اجزا کا اخراج بذریعہ پیشاب کے خون اپنی گردش میں جسم کے لازمی افعال سے خراب شدہ جسمی بافتیں و دیگر مضر مادوں سے پُر ہوکر اُن سے سبکدوش

ہونے کے لئے دل سے بمعرفت ایک شریان کے جب گردون مین داخل ہوتا ہے تو وہان ایک فعل کیمیائی کے واقع ہونے سے جو مفرادت یا سمیات بالاشتراک یا محلول بہ ماہیت اس کثیف خون سے جدا ہو کہ بذریعہ آلات بول خارج از جسم ہوتے ہین تو ہم اُنکو بول یا پیشاب کہتے ہین ہمارے مساکین کے بدرُون کے غلیظ پانی کے مطابق پیشاب بہی حیوانی اجسام کے متعدد سمیات وغیرہ کا ایک مرکب و نہایت غلیظ و مضر سیال مادہ ہے جسکی نمکین وبخیر مرغوب وبد ذایقہ ونفرت خیز اور بے برداشت بو ہے اُس کے مضر مرکب اجزا سے ناواقف عوام کو اُس کی مضرت عیان کرنے کے لئے کافی سمجھی جاسکتی ہے۔ ہم یہان پیشاب کے ماہتی حالات سالوتری ولیم ولیمس صاحب کے طب حیوانات طبع پنجم کے صفحات ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ اور ۱۶ سے لیکر یہان درج کرتے ہین۔

گُردے جسم حیوان سے وہ مضر سمی اجزا مدام خارج کرتے ہین جو جسمی آلات یا اعضا وغیرہ کے ہمیں بافتین جسم کے لازمی حرکات وافعال کی رگڑ وغیرہ سے گھس و پیس کر خراب یا متغیر یا مبدل بصورت سم ہو جاتے ہین اور جن کے جسم مین باقی رہنے سے عموماً سخت مضر صحت اور باعث امراض مہلکہ ہوا کرتے ہین پیشاب کی ترکیب مین بمقدار زاید پانی اور ایک جز جسکو یوریا کہتے ہین دوم ایک تیزاب جسکو یورک آسڈ کہتے ہین۔ سوم ایک اور تیزاب جسکو ہپیورک آسڈ کہتے ہین چہارم ایکسٹر ایکٹیو میاٹرز مثلاً جنکو یورو ہماٹین وغیرہ کہتے ہین۔ پنجم اقسام کے نمکیات وکھار اور ارضی اجزا مثلاً سوڈا۔ پوٹاس چونہ۔ میاگنیشیہ۔ سلفیورک آسڈ یعنے تیزاب گندہک۔ فاسفارک آسڈ یعنے تیزاب فاسفرس۔ لوہا۔ سلیکا وغیرہ ششم اقسام کے حیوانی مضر تسم وخاصیت کے اجزا اور امراضی مادے پائے جاتے ہین۔ پیشاب کے کل اجزاے مذکورہ کی معمولی مقدار مین کم وزیادتی ویا اُنکی غیر موجودگی حالت امراض کے تبدیلات جسم کو عیان کرنے کے باعث ہوتے ہین یہی وجہ ہی کہ اکثر تشخیص امراض خاص مین اطبا قارورہ کا امتحان کیا کرتے ہین۔ بیل کا پیشاب نسبتاً پانی کے کہ جسکا وزن ہزار حصہ مقرر ہے تیس سے پچاس

حصون تک سنگین بوجہ جسم کے سمی اجزا کے شمولیت کے ہوتا ہے اسی طرح بول بز آٹھ سے نو حصہ
سنگین رہتا ہے اور انسان کا پیشاب پانی سے بیس حصہ سنگین ہوتا ہے - پیشاب مین پانی کی مقدار مختلف طور
پر بحسب مقدار سیالی اجزا کے خورش کے اندازہ کی نسبت کرتے کم یا زیادہ ہوتی ہے اور پسینہ یا کوئی اور رطوبت
مثلاً دستون کے لگنے سے یہہ مقدار متغیر ہوجاتی ہے پیشاب کے مقدار کی کمی و بیشی انسان مین بحالت
صحت روزینہ بیس سے ساٹھہ اونس* تک ہوتی ہے اور بحالت مرض اس سے بھی زیادہ یا بہت کم ہوتی ہے
ایک تندرست گھوڑا روزانہ ۴ پینٹ تک پیشاب کرتا ہے اور پانی کی مقدار پیشاب کے ہزار حصون مین
۸۸۰ سے لیکر ۹۰۳ حصون تک ہوتی ہے بیل کے پیشاب مین یہی مقدار مائیت ۹۱۲ حصون سے لیکر
۹۲۳ حصون تک ہوتی ہے یعنے گھوڑے کے پیشاب کے ہزار حصون مین ستر حصون سے ایک سو
بیس حصے جسم کے مفرد سمی اجزا اخراج پاتے ہین - اور بیل مین یہی مقدار ۷ حصون سے ۸ حصون
تک ہوتی ہے تجربہ سے ثابت ہے کہ انسان مین ہر روز پچیس من خون سے کم گردون مین نہین گزرتا
جس سے بیس سے ساٹھہ اونس پیشاب روزانہ خارج ہوتا ہے - اب ہم یہان پیشاب کے مذکورۂ بالا
مرکب اجزا کی سمی خاصیت ذیل مین درج کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ خون مین کس قسم کی خراب سمیت
شامل رہتی ہے -

اول یوریہ انسان و حیوانات کے لازمی حرکات و افعال سے برباد شدہ جسمی بناوٹین مثلاً گوشت
و رگ و ریشہ وغیرہ خون سے سہل لایق اخراج ہونے کے لئے بوجہ جسمی جلن یا بہ جہت حرارت غریزی
مبدل یا سوختہ ہوجاتے ہین تو وہ یوریہ کہلاتے ہین اگر پیشاب سے اسکو بہ ترکیب خاص جدا کرین تو
رنگ اس کا نیم شفاف قلمدار اور مزا اس کا تلخ ہوتا ہے یہہ یوریہ عموماً جلندار امراض اور خصوصاً بخارات مین
مریض جاندارون کے جسمی ساختون مین غیر معمولی طور پر بسبب بخاری حرارت یا جلن کے تغیر و تبدل

---

* ایک اونس مطابق اڑہائی تولون کے ہوتا ہے - پینٹ مطابق پچاس تولون کے ہوتا ہے -

واقع ہونیکی وجہ پیشاب مین بمقدار زاید پایا جاتا ہے۔ اور اس کی مقدار بخارات کے کم و زیادہ حرارت یا گرمی کے
اندازہ کے مطابق کم و زیادہ ہوتی ہے اور یہہ گوشت خوار جاندارون مین بھی نسبتاً نباتات پر بسر کرنیوالے
جاندارون کے اکثر بمقدار زاید جسم یا خون سے پیشاب مین خارج ہوتا ہے۔

یوریہ کا خون سے خارج نہو کر اُس مین مجموع ہونا یا خون سے اس کے اخراج کی موقوفی
یا بند ہونا حیوانات کے لئے ایک نہایت بڑی مہلک شکایت کے وقوع اور اُن کے گُردون کی ساخت
کے بڑے بڑے نقصانات کا باعث ہوتا ہے اور اُس مہلک حالت کو جو اِس سم کے خون سے نہ اخراج
پانے سے انسان مین پیدا ہوتی ہے یوریمیہ کہتے ہین یہہ ایک قریباً غیر شفا اور زود فنا شکایت ہے
جس کے مہلک علامات افیون سے مسموم شدہ انسان کے مانند ہوتی ہین یعنے اس مین اول دردسر
اور غنودگی پیدا ہوتی ہے اور مابعد انسان ایسا بیہوش ہوجاتا ہے کہ گویا وہ خوب سو رہا ہے پکارنے
سے بدقت ہوشیار ہوتا ہے اور بعض وقت تمام جسم مین تشنج و جھٹکے پیدا ہوتے ہین آخرالامر یہہ
سب علامات ایک کامل بیہوشی سے موت مین انفرام پاکر بیچارہ ولاعلاج مسموم کو رہا کرتے ہین
سالوتری ولیم ولیمس صاحب اپنے طب حیوانات کے صفحہ ۲۰۰ مین یہہ بیان سمیت یوریہ
کے حیوانات مین یون تحریر کرتے ہین کہ جب گھوڑون مین اُن کے مرض گردہ وغیرہ کے باعث
پیشاب کی رکاوٹ بدیر قایم رہے تو وہ حالت جس کو خون کی سمیت یا یوریمیہ کہتے ہین پیدا
ہوجاتی ہے۔

یوریمیہ گھوڑون مین بطور شراب کے بدرجہ اوسطی نشہ کے ظاہر ہوتی ہے۔ جس
مین کسی قدر بدحواسی پیدا ہوکر پسینہ اور تنفس مین پیشاب کی سی بو نمود ہوتی ہے مابعد پیچھے کے
عضو یا پاؤن مین فالج پیدا ہوتا ہے اور اکثر جاندار اس سے فنا ہوجایا کرتے ہین۔

دوم۔ یورک آسڈ یعنے پیشاب کا تیزاب۔ یہہ نسبتاً نباتات خوار جاندارون کے

گوشت خوار جانداروں مین بکثرت پیدا ہوتا ہے اس کو بہ ترکیب خاص پیشاب سے جدا کرین تو یہہ ایک سفید قلمدار مادہ سا نکل آتا ہے۔ اس کی پیدایش خون مین بعض برباد شدہ جسمی بناوٹون وغیرہ کے جلن سے لایق اخراج جسم ہونے کے لئے بہ ترکیب یوریہ ہوتی ہے۔ یہہ تیزاب نمکین وکھاردار اجزاے پیشاب کے ہمراہ یوریٹ آف سوڈا یعنے پیشاب کا نمک۔ یوریٹ آف پوٹاس یعنے پیشاب کا کھار اور یوریٹ آف امونیہ وغیرہ مین مبدل ہوجاتا ہے یہہ سم علاوہ حیوانات کے پرند و حشرات الارض مین بھی پایا جاتا ہے اور اس سم کے جسم سے اخراج نہ پانے سے انسان مین مرض نقرس جو ایک دیر درست اور منحوس مرض ہے اور مرض وجع مفاصل سا خراب مرض پیدا ہوتا ہے۔

اس سم کو گندھک کے تیزاب کے ہمراہ خشک طور پر کشید کرین تو ایک سم تیار ہوتا ہے جسکو زبان لیاٹن مین ہیڈروسیانک اسڈ کہتے ہین روے زمین پر انسان کے تا این زمان معلوم شدہ جملہ سمیات مین یہہ ایک ایسا واحد سم ہلاہل ہے جو اپنا نظیر نہین رکھتا جسکی بو ہی صرف انسان و حیوانات کے لئے نہایت زود موثر و معًا باعث موت ہوتی ہے۔

سوم۔ ہیپوپیورک اسڈ۔ اس کو پیشاب سے جدا کئے پر ایک خوشنما قلم بننے کے لایق جز نکل آتا ہے یہہ عمومًا سب قسم کے جانداروں اور خصوصًا بکثرت نباتات خوار جانداروں کے پیشاب مین پایا جاتا ہے یہہ جز پیشاب مین یوریہ کی کمی پر زیادہ اور اُس کے زیادتی پر کم پایا جاتا ہے یہہ مرض وجع مفاصل مرض رڈواٹر یعنے مرض سرخ پیشاب جو اصل مین بول الدم نہین سواے اُس کے آلات تنفس کے امراض کے نمودپر جانداروں کے پیشاب مین بکثرت پایا جاتا ہے اور یہہ اُن سب حالات مین کہ جن مین خون تنفس کے بند ہونیکی وجہ بخیر مکمل طور پر ہوائی آکسیجن سے پُر ہوا ہو یا پسینہ کے ادرار کے اچانک بند ہونے پر ویا خود خون کے ناقص ہونے پر پیشاب مین بمقدار زاید پایا جاتا ہے

چہارم۔ یوروہماٹین یا ایکسٹرایکٹومیاٹرز۔ مثلاً کریاٹین۔ کریاٹنین۔ لیاکٹک

آسڈ وغیرہ - یہہ سب مضر اجزا اکثر اوقات جسم سے خون مین بطور ہی پیورک آسڈ کے مبدل ہوجاتے ہین اِن کے جسم مین مجموع ہونے سے اکثر خراب امراض پیدا ہوتے ہین -

پنجم نمکین اجزا - اقسام کے جزئیات غذا جسمی جھلیون کی تبدیل ہونے پر بصورت کلورئیڈز - فاسفیٹس - سلفیٹس اور کاربونیٹس کے حالتِ صحت کے پیشاب مین پاے جاتے ہین - اور کبھی کبھی دوسرے قسم کے نمکیات یعنے ایکزلیٹس بوجہ نقص پرورش جسمی جھلیون کے یا بسبب کمی رطوبت آلات وعضوِ جسم کے پیشاب مین پائے جاتے ہین گھوڑے کے پیشاب مین سب نمکین و کھار دار اجزا سے کاربونیٹ آف لیم یعنے چونا ایک ایسا جز ہے جو چند گھنٹون مین بغیر کسی خاص ترکیب کے ظرف مستعملہ کے تہ پر مجموع ہونے پر ہمکو وہ نظر آکر ہمارے لئے خون کے مضر اجزاے مذکورہ کے اخراج پر گواہی دیتا ہے -

خون کے مضر مادّون کا اخراج بذریعہ پسینہ کے - اقسام کے مضر صحت خون کے سمی اجزا بشکلِ پسینہ روزینہ جسمِ حیوانات سے خارج ہوتے ہین یہہ پسینہ خون سے بمعرفت پسینہ کے غدودون کے جو کہ جلدِ جسم مین پاے جاتے ہین مرتب ہوتا ہے یہہ غدودین نالیدار ہوتے ہین اور ایک واحد غدود کی وسعت بمعہ نالی پاؤ انچ ہوتی ہے اور انسان کے جلد جسم کی ایک مربع انچہ مین یہہ غدودین قریب ساڑہے تین ہزار پاے جاتے ہین ایک معمولی قد و قامت کے انسان مین اُس کے جلد جسم کے پوست کی وسعت اڑہائی ہزار مربع انچہ کے قریب ہوتی ہے اس حساب سے قریب اٹھے اسّی لاکھ پسینہ کے غدودین جسم انسان مین ہوتی ہین جن کے کم وسعت نالیون کی مجموعہ وسعت قریب پینتیس میل کے ہوتی ہے اور اِن سب نالیون سے روزانہ قریب ایک سیر پسینہ خارج ہوتا ہے اور محنت ومشقت کرنے سے روزانہ تین پونڈ یا ڈیڑھ سیر تک خارج ہوتا ہے غالباً حیوانات مین پسینہ کے غدودون کی تعداد اور مقدار پسینہ نسبتاً انسان کے کم یا زیادہ

بحسب مقدار اُن کے جثون کے ہوتی ہے پسینہ کے ایک ہزار حصون مین پانچ سے بارہ حصون تک جسم یا خون کے مفر سمی اجزا ہوتے ہین اور باقی پانی اُس مین نمک خوردنی اور دیگر اقسام کے نمک مثلاً لکٹیٹ۔ فاسفیٹ اور سلفیٹ وغیرہ اور ایک تیزاب جسکو سوڈورک اسڈ یعنے پسینہ کا تیزاب کہتے ہین اور نہایت کم مقدار مین یوریہ بھی پایا جاتا ہے سوا اِن سب اجزا کے اقسام کے روغنی تیزاب وغیرہ بھی پاے جاتے ہین۔ عموماً مذکورۃ الصدر لازمی اخراج پانے والے پسینہ کے اجزا کا خون سے خارج نہوکر اس مین باقی رہجانے پر اکثر امراض پیدا ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے اور خصوصاً پسینہ کی موقوفی اُس کی حالت اخراج مین کوئی بیرونی سبب مثلاً سردی کے جسم پر لگنے سے پیدا ہو تو انسان وحیوانات کے اندرونی آلات مثلاً جگر شش و دماغ وغیرہ مین اجتماع خون پیدا ہو کر سخت مہلک شکایتون کی صورتون مین نمود ہوتا ہے۔

انسان کے معمولی حالات مین پسینہ کی ادرار کی موقوفی سے ایک خاص قسم کی بیچینی مزاجین بوجھ و بھاری پن۔ ملال۔ ہاتھ اور پاؤن مین سوزش و سخت درد اور بدرجہ غایت سستی و کاہلی پیدا ہونا اور اُسوقت ہی پسینہ کے جاری ہونے پر علامتہاے مذکورۃ الصدر کے زایل ہوجانیکا ہمارا ذاتی تجربہ پسینہ کے باعث اخراج مضر مادون کے مضرت کو عیان کرنے کے لئے کافی سمجھے جاسکتا ہے اسی ہمارے خورشی حیوانات کے تنفس بول و پسینہ کے سخت مضر سمیات مذکورۃ مدام طبیعتاً خون مین پیدا یا اُس مین شامل رہنے کی وجہ ہی ہے جو اُس کے غذاً وجائز رکھنے کو باعث نقصان یا مضر صحت ہونے کے تیقن پر مذہب اسلام مین ناجائز یا حرام ٹہرایا گیا ہے جسکی تقلید صحت بخش ہر صحت پسند انسان پر فرضیات سے افضا ٹہرسکتی ہے اور اس لازمی مسموم خون سے ہمارے غذائی جاندارون کے اجسام کو ہمارے لئے غیر مضرت بخش اور لایق غذا کرنیکے غرض پر بہترین ولایق قدر طریقہ اسلام یعنے ذبح مقرر ہے جسکا خاص مطلب صرف حیوان مذبوحہ کے جسم کو اُس کے

جسمی مسموم خون سے معزول کرتا ہے بالفرض جانداروں کو انسانی خوراک کے لئے سوائے ذبح یا بغیر
تمام جسم کے خون کے حالت زندگی مین خارج از جسم کرنے کے اسلامی ترکیب یا عمل کے بالضد کوئی
دوسری ترکیب خصوصًا گلا گھونٹ کر حیوان مفروضہ کو مردہ کیا جاوے تو عمومًا ان ایسے کشتنده حیوانات کا
زمانۂ مرگ جون جون قریب پہنچتا جاتا ہے تو اُسی سرعت سے اُن کے جسم کا شریانی خون انکی
زندگی کو قایم اور انکو موت سے محفوظ رکھنے کے لئے بسرعت تمام گردش کرتا ہوا جسم کے لازمی سمیات
سے حسب عادت مسموم ہوتا ہوا معمولًا آورده مین واسطے پاک اور پھر لایق استعمال جسم ہونے کے
جہت پر منتقل ہوتا جاتا ہے تو اب یہہ خون بذریعہ آورده دل سے شُش مین معزول بہ سمیت ہونے
کے لئے داخل ہوکر تنفس کے بند رہنے کی جہت پر معزول بہ سمیت نہوکر اپنے مسموم حالت مین
ہی پھیپڑہ سے بجائے پاک خون کے خارج اور بذریعہ دل کے پھر شریانون مین منتقل ہوکر تمام جسم
مین گردش کرتا ہوا نسبتًا بار اول کے زیادہ تر مسموم ہوکر پھر اس سمیت سے سبکدوش ہونے
کے لئے جسم کے آورده مین منتقل ہو جاتا ہے اور پھر یہی خون بذریعہ آورده دل کے پھیپڑہ مین
جب جاتا ہے تو اس کا کچھ حصہ بار ثانی زیادہ تر مسموم حالت مین پھیپڑہ سے خارج ہوکر بذریعہ دل
شریانون مین پھر منتقل ہوتا ہے اور مابعد یہہ خون اپنی گردش مین پھر وریدون مین پاک ہونے کے
لئے منتقل ہو جاتا ہے۔ الغرض اس مسموم خون کی گردش اُسوقت تک جاری رہتی ہے کہ جب
تک اس خونی سمیت اور آکسیجن کے نہ ملنے سے حیوان مفروضہ پر موت نازل نہو جاوے اور یہہ
موت اُس وقت پر نازل ہوتی ہے کہ جب تمام جسم کا خون بدرجہ غایت جسم کے لایق اخراج سمیات
سے پر ہوکر شریانون سے آورده مین بالکل منتقل نہو جاوے جب کل مسموم خون شریانون سے
آورده مین منتقل ہو جاتا ہے تو دل اور شریانون کی جھندگی یا حرکت موقوف ہو جاتی ہے جسکو عوام نبض
یا ناڑی کا بند ہو جانا کہتے ہین جو ایک مخصوص علامت موت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر ٹیلر صاحب اپنی کتاب

علم الامراض کے جلد اول صفحہ چہارم مین جسم کے شریانی خون کا فائدہ اور وریدی خون کا نقصان یا
ان دونون مین اتنا فرق بتلاتے ہین جتنا کہ زندگی اور موت مین ہوتا ہے اور آوردہ مین منتقل شدہ
مسموم خون درعوض دل یا شُستن یا جسم کی ایک جاے خاص مین مجموع ہونے کے بتدریج عموماً
تمام جسم حیوان کے ہر ہر مفرد اونی و اعلیٰ جاے مین اور خصوصاً نرم بافت یا گوشت وغیرہ مین
مجموع ہوکر اُن کے تمام مہین و نازک ساختون مین اُسیطرح جذب یا جم جاتا ہے کہ جسطرح زندہ
حیوانات کے جسم کا کل خون اُس کے بیرون جسم خارج ہونے پر جم جایا کرتا ہے اسی خون کے
جذب جسم ہونے کی ہی وجہ ہے کہ تنفس بند کرکے مردہ کئے ہوئے جانداروں مین اُن کے
بعد موت انکو قطع و برید کرین تو ایک قطرہ خون کا برآمد نہین ہوتا اور بعد اس مفسد و مضر خون کے
گوشت وغیرہ مین منجمد ہوجانے پر کسی صورت سے اسکو گوشت سے خارج نہین کرسکتے بطریقہ ذبح
یا سواے جسم سے خون بہاکر موت نازل کرنے کے جملہ امراض و حوادث سے لاحق ہونے
والے اموات یا طبعی موت اُس وقت تک نازل نہین ہوتی کہ جب تک حیوان مفروضہ کے جسم کا کُل
شریانی خون آوردہ مین کثیف یا مسموم ہوکر منتقل نہوجاوے شریانی گردش خون کے غیر واقف زمانہ
مین بعد موت جسم کے کل شرائین بحیث طبعی فعل مذکور خالی رہنے کی وجہ انکو ہوائی نالیان سمجھتے تھے
معاً بعد موت آوردہ مین منتقل شدہ خون کی مائیت یعنے پلازمہ (جس مین علاوہ خون کے منجمد
کرنے والے اشیا کے جسم کے مضر و لایق اخراج سمیات بھی شامل رہتے ہین) باعث
خصوصاً جسم کے نرم بافتون یعنے گوشت وغیرہ مین بتدریج جذب ہوکر منجمد ہونا جاری ہوتا ہے
کہ بعد ایک دس منٹ کے قلیل سے عرصہ مین اگر مردہ حیوان کے جسم سے خون اُس کے بیرون
جسم نکالا جاوے تو منجمد ہونے والے مادون کے جسم مین جذب ہوکر آوردہ مین باقی نرہنے
کی وجہ اُس کا انجماد ہی نہین سکتا یا وہ جم نہین سکتا یہی کثیف و مسموم یا باعث امراض خون کے

لازمی طور پر جذب جسم ہونیکی ہی وجہ ہے کہ کھانا مردہ یا مردار جانوروں کا مذہب اسلام میں ناجائز یا حرام ٹھہرایا گیا ہے۔ خون کے انہی سب امور مسبوق الذکر کے لحاظ کرتے ہوئے اندنوں اکثر معزز عیسائی حکما خون کے مضر سمیات سے جانداروں کے اجسام کو پاک اور لائق غذا یا انسان میں اُن کے اجسام کی خورشی اشیا کو غیر مضر کرنے کے جہت پر اُن کے قبل از مرگ اُن کے اجسام کے لازمی مسموم خون کو خارج کردینا پسند کرتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر ڈمہ صاحب کی انڈین میڈیکل ریکارڈ جلد ہفتم پرچہ دوم بتاریخ ۱۶ر جولائی ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۶۹ان کی تحریر کا یہ خلاصہ ہے کہ یہودیوں کا طریقہ ذبح (جس کا خاص مطلب اہل اسلام کے مانند گلے کے رگوں کو کاٹ کر خون کو جسم حیوان سے خارج کرنا ہے) از روے علم کیمیا اور علم فزیالوجی یعنے علم بناوٹ جسم حیوان کے نہایت معقول ہے نسبتاً جانداروں کو اُن کے سر پر چوٹ لگاکر مردہ کرنے یا بعد چوٹ یا زد (حالت بیہوشی میں) گلے کی رگوں کو کاٹنے وغیرہ کے ہمارے بالا مذکور شدہ بول و پسینہ اور تنفس کے متعدد سمیات ہمراہ خون غیر مذبوحہ حیوانات کے جسم یا گوشت میں ان کے بعد موت جذب ہوجاتے اور ایسے مسموم گوشت کے اکل پر انسان میں جو نقصانات کہ لاحق ہونیکا یقین ہے وہ ہم آج ہمارے موجودہ تجربوں اور حیوانی طبی معلومات کے غیر مکمل حالت کے نسبت کرتے ہوئے کسی شکل خاص و یا کسی کامل نقص کی حیثیت پر گو آج تحریر نہیں کرسکتے تاہم ان مضر اجزا کا خون میں مجموع ہوکر خود حیوانات کے لئے باعث امراض اور موت نازل ہونے کے متعدد تجربے اُن کے بعد خورش انسان میں موجب نقصان ہونے میں ہمکو ایک بڑی بھاری اور کافی دلیل ہے گو سمیات مذکورہ معمولاً ہمراہ گوشت اُن کے سمی یا کافی مقدار میں کھائے نہ جانے کی جہت پر کبھی معاً موجب نقصان نہ ہوں ولیکن اُن جملہ مذکورہ الصدر مضر مادوں کا باعث امراض و یا سخت باعث مضر صحت ہونیکی قبولیت یا اقرار میں کسی انسان کو انکار نہوگا۔ ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب "پلین ہوم ٹاک" کے صفحہ ۳۰۶ میں بہ بیان خون تنفس بول و پسینہ

کی سمیات مذکورہ کے خارج از جسم نہونے کی خرابیون کو انسان کی حالت زندگی مین یون فرماتے
ہین کہ "خون جسم انسان کے مفرو بیکام اجزا سے کثیف یا ناپاک ہوجاوے تو تمام جسمی آلات مین
منقسم ہونے کے لئے دل مین پاک شریانی خون نہین رہتا تو ایسی حالت مین تمام عضو و آلات
جسم خون کے پرورش و ارخاصیت سے ہی محروم نہین ہوجاتے ہین بلکہ یہہ زہری مادے انسان
کے کل قدرتی انتظام جسم یا کل کارئی جسم کے سد راہ یا مزاحم ہوجاتے ہین جب ان زہری
مادون سے جگر مسدود ہوجاوے تو وہ اپنا فعل برابر ادا نہین کرسکتا ہے جس کے سبب
اُس مین یا تو ہرج پیدا ہوتا ہے یا جلن یا ان مادون سے جگر مین سلی امراض پیدا ہوتے ہین۔
اور جب ان مادون کا شش پر حملہ ہوتا ہے تو اس زندگی بخش آلہ کے اقسام کے امراض کے
باعث ہوتے ہین اور یہہ معدہ کے اندرونی غلاف مین ہرج جلن اور فتور ہاضمہ برپا کرکے آخرش
اُس آلہ ام الجسم کے ضعف اور کہنہ فتور ہاضمہ کے باعث ہوتے ہین۔ حاصل کلام جب یہہ خون کے
مفر مادے جسم مین موجود رہتے ہین تو ایک قلیل مدت مین ہر ایک ادنی جاے اور ہر ہر مفر واآلہ
جسم ان سے محفوظ یا سلامت نہین رہ سکتا اور اس خون کی نجاستین یا مفر مادے معمولاً
اندرونی صحبات جسم کو نسبتاً بیرونی کے اکثر زیادہ متاثر کرتے ہین"

ہم طریقۂ فیح و اُس کے مابقی فوائد وغیرہ تفصیلاً حصۂ دوم یعنے خون کے غیر طبعی طور
پر مسموم ہونے کے بیان کے اخیر مین تحریر کرینگے۔

حصۂ دوم خون کا حیوانی اجسام مین غیر طبعی طور پر مسموم ہونا

حیوانات کے جسم کا خون علاوہ ہمارے مذکورۃ الصدر طبعی طور پر مسموم ہونے کے غیر طبعی طور
پر اکثر اقسام کے لازمی وغیرہ اسباب کے جہت پر مسموم ہوتا ہے جن سبکو تفصیلاً بیان کرینگے

غرض پر ہم ذیل کے چار اسباب مین منقسم کرتے ہین:-

سببِ اول خون کی ترکیب مین بگاڑ پیدا ہونے پر اُس کا مسموم ہونا۔

سببِ دوم خون مین سمیات امراض مختلفہ کے دخول پر اُس کا مسموم ہونا۔

سببِ سوم جاندارون کے خون مین اضافتاً اقسام کے کیڑے اور اُنکے تخمون کی مدام موجودگی کے احتمال پر اُس کا غیر لائق غذا ہونا۔

سببِ چہارم جاندارون کے بعض مخصوص سمی اشیا سے خوراک کی عادت پر خون کا مسموم ہونا۔

سببِ اوّل خون کی ترکیب مین بگاڑ پیدا ہونے پر اُس کا مسموم ہونا۔

اس کی دو صورتین ہین ایک فعل ہاضمہ سے مرتب ہو کر خون مین داخل شدہ غذائی جز اصل اجزا کا صرفہ ہو کر خون مین بکثرت موجود رہنے کے بگاڑ پر اُس کا غیر قابل غذا برائے انسان ہونا۔ دوم جسم کے بکار آمد لعابات کا بمقدار معین خون سے جدا ہونے کے جہت پر اس مین سمیت پیدا ہو کر انسان کے لئے مضر یا غیر لائق غذا ہونا۔

سببِ اوّل صورتِ اوّل فعلِ ہاضمہ سے مرتب ہو کر خون مین داخل

شدہ غذائی اجزا اصلی یا بکار آمد جسم اجزا کا صرف نہو کر خون مین بکثرت موجود رہنے کے بگاڑ پر اُس کا غیر قابل غذا ہونا۔

عموماً جانداروں کی کثرت خورش کی وجہ وہ اجزا جو اُنکی غذا سے بذریعہ فعل ہاضمہ مرتب ہو کر مستعمل جسم ہونے کے لئے بمعرفت انتوں اور دل کے خون مین شامل ہوتے ہین تو یہہ اجزا اکثر اوقات بجہت کمی ریاضت حیوانات جسم کے تصرف مین نہ آکر خون مین باقی یا مجموع ہو کر اُس مین اقسام کے تبدلات و تغیرات پیدا کرنے کے باعث ہوتے ہین اب ہم ذیل مین اُن تکالیف حیوانی کو طب سالوتری ولیم ولیمس صاحب سے لیکر یہان درج کرتے ہین جو اجزاے مذکورہ کے جسمی خون مین بکثرت مجموع ہونے کے بگاڑ پر حیوانات مین نمایان ہوتے ہین۔ ہم یہان اقسام کی شکایتون کو طوالت کی وجہ واگزاشت کرتے ہوئے صرف دو شکایتین جو نہایت عام مشہور ہین بیان کرتے ہین **اول** مرض ازوچوریہ **دوم** مرض ایکزلوریہ۔

بیان مرض آزوچوریہ۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب فرماتے ہین کہ میری راے مین یہہ مرض کثرت غذا سے گوشت بننے کے لایق اجزا کا عدم ریاضت کی وجہ مستعمل جسم نہ ہو کر بمقدار زاید عمدہ یا خون مین مجموع ہونے کے جہت پر پیدا ہوتا ہے اس مرض مین پیشاب اور یوریہ بمقدار زاید بجہت تغیرات موجودہ اجزاے بیکار اندرون خون کے اخراج پاتے ہین اس مین پیشاب کا رنگ خمساندہ قہوہ یا کافی کے طور پر بوجہ موجودگی یوریا و پیشاب کے رنگین اجزا کے ہوتا ہے۔ خون مین بیکار اجزاے مذکور کی موجودگی کے مرض خاص کے بدنتایج چندے غیر نمایان رہکر مابعد ایک غیر معمولی یا سخت بیقراری کثرت پسینہ۔ بدرجہ غایت پستی وغیرہ سے شروع ہو کر

غیر موقوف جھٹکے یا تشنج کے پیدا ہونے سے جاندار زمین پر گرجاتا ہے اور وہ بار بار استادہ ہونے کی ناکامیاب کوشش کرتا ہے اور اکثر اُس کے پیچھے کے عضو یا پاؤن کی حرکت اور بعض وقت سامنے کے پاؤن کی حرکت زایل ہوجاتی ہے اور مابعد مرض کنداز سے تشنجی جھٹکے پیدا ہوکر بالآخر جسم کے سب پٹھے لیدار طاقت کے زایل ہوجانے پر بُرے دردناک اور لایق ترس ورحم حالت مین چندے رہکر ہلاک ہوجاتا ہے۔

بیان مرض ایکزولوریہ - یہہ مرض گوشت بننے کے لایق اجزا کے ناکامل جسمی تصرف یا ان اجزا کے غیر مکمل جسمانی جلن کی وجہ خون مین ایک سم جسکو اکزالک آسڈ کہتے ہین پیدا ہوکر اُس مین مجموع ہونے پر پیدا ہوتا ہے یہہ اکزالک آسڈ ہولے تنفس کے کاربانک آسڈ سے نہایت تہوڑا فرق رکھتا ہے یہہ سم نہایت کم مقدار مین انسان کے لئے ایک سم ہلاہل ہے جس سے انسان وخواہ حیوان زود فنا ہوجاتے ہین اس مرض مین جاندار دھیما یا سُست ہوجاتا ہے اُسکو بار بار غذا کی خواہش ہوتی ہے۔ لاغری۔ ناتوانی۔ کمر مین سختی پیدا ہوتی ہے۔ پوست جسم خشک و بیحرکت اور اُسپر بھونسی پیدا ہوتی ہے۔ پیشاب کی کثرت اور پیشاب ہونے کے بعد بےچینی و بےآرامی پیدا ہوکر جانور بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے اور پاؤن پیٹ پر مارتا ہے۔ منھ مین ترش بو ہوتی ہے بالآخر مریض جانور مفروضہ ناتوانی وپستی سے مرجاتا ہے اور اکزالک آسڈ براہ پیشاب بصورت اکزلیٹ کے خارج ہوا کرتا ہے۔ ان ہر دو امراض مذکور کے علاج مین بذریعہ ریاضت تمام جسم کے عضلات مین حرکت اور گردش خون اور حرکات تنفس مین سرعت اس غرض پر پیدا کرنے کے ساعی ہونا لازم آتا ہے کہ جسم مین جلن پیدا ہوکر جو گوشت بننے کے لایق اجزا جسم کے جھلیون کے مرتب کرنے مین بکار آمد نہوکر خون مین بمقدار زاید مجموع ہوئے ہون وہ جسم کے حرکات کے لازمی جلن کی وجہ لایق اخراج ہونے کے لئے حلکر بصورت یوریہ اور ہی نیورک آسڈ وغیرہ کے تبدیل پاکر خون سے بمعرفت گردون کے خارج ہوکر جسم کو ان مضر مادون سے سبکدوش

کر کے باعث صحت یا دافع مرض ہو۔

غالب ہے کہ یہہ سمیات اصالتًا بہمراہ خون مردہ یا کشتہ و یا غیر مذبوح جانداروں کے بعد موت
اُن کے اجسام مین خون کی لازمی جذبیت پر بہمراہ گوشت یا امراض مذکور الصدر کے اوائل نزول علامات
خاص اگر اُن کا گوشت انسان کے کھانے مین آوے تو سخت موجب نقصان و باعث امراض مہلکہ ہو

سبب اوّل صورت دوم ۔ حیوانات کے جسم کے بکار آمد لعابات کا بمقدار معین جسم
سے جدا نہ ہونیکی جہت پر اُس مین سمیت پیدا ہو کر مضر و یا غیر لائق غذا براے انسان ہونا عمومًا
جسم کے بکار آمد لعابات مثلًا تھوک ۔ لعاب معدہ ۔ لعاب لبلبہ ۔ صفرہ وغیرہ اپنے ضروری مقدار
مین روزانہ کسی جہت خاص کی وجہ خون سے پیدا ہون یا اِن سب سے کسی ایک کا ادرار
خون سے موقوف ہو جاوے تو خون مین خرابی یا سمیت پیدا ہو جاتی ہے جسکی وجہ حیوانِ مفروضہ
کے جسم کے نہایت بکار آمد آلات یا عضو کے افعال مین مسدودی پیدا ہو کر باعث امراض و ہلاکت
ہوتی ہے جب کبھی صفراوی اجزا خون سے جدا اور جگر مین بصورت صفرہ مرتب ہو کر کسی جہت
خاص کی وجہ پھیر خون مین ہی صفرا جذب ہو کر جسم کے مختلف مقامات کی رنگ مین تبدیلی بزردی
کرتا ہے تو ہم اُس حالت کو مرض یرقان کہتے ہین جو ایک خراب مرض ہے اور جب خلاف اِس کے
صفرائی اجزا خون سے جدا نہ ہو کر اس مین باقی رہجانے پر یا بمقدار زیاد اُس مین مجموع ہونے پر
جو مہلک شکایت پیدا ہوتی ہے اُسکو زبان لیاٹن مین آکولیہ کہتے ہین جس مین سستی و بیقراری
تشنجی جھٹکے اور بیہوشی پیدا ہو کر ایک مدت قلیل مین موت نازل ہو جاتی ہے بعض اوقات آکولیہ
مین دفعتًا سخت سستی اور بیہوشی بجہت خون مسموم ہونے کے پیدا ہو کر یہہ سب علامات معًا موت
مین انصرام پاتے ہین ۔ اِن ہردو مرض خاص کے مذکورۃ الصدر علامات کے پورے طور پر ظہورات
مین نمایان ہونے کے قبل غالب ہے کہ جاندار و نباتیہ مسموم خون اصالتًا یا اُن کے مردہ یا غیر

مذبوح ہونے کی جہت پر اُن کے اجسام میں اس خون کے بعد موت لازمی جذبیت کی وجہ اُن کے اجسام کے انسانی خورشی حصوں سے کسی ایک کے اکل پر سخت باعث مضرت و امراض ہو۔

سبب دوم خون میں سمیات امراض کے دخول پر اُس کا مسموم ہونا۔ اسکی

دو صورتیں ہیں۔ اول خاص وقتی یعنی عامہ وبائی امراض کے سمیات کے داخل خون ہونے کے احتمال پر اس کا غیر قابل اکل انسان ہونا۔ دوم نمایاں و غیر نمایاں عام امراض کے سمیات کے خون میں پیدا ہونے کے احتمال پر اس کا غیر قابل غذا برائے انسان ہونا۔

سبب دوم صورت اول یعنی خاص متعدی اور وبائی امراض کے سمیات داخل خون ہونے کے احتمال پر اس کا غیر قابل اکل انسان ہونا۔

(الف) موروثی امراض۔ بعض امراض مثلاً آتشک۔ گنڈمال۔ وجع مفاصل۔ مرض نقرس۔ سرطان و سل وغیرہ ایسے ہیں جو اکثر مثلاً و بشکل موروثی طور پر انسان و جانداروں میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ان امراض کے نمود کے موروثی طور پر حاصل شدہ سمی مادّے حیوانات کے جسم کے کسی حصہ میں اپنے وقت نمود تک پوشیدہ رہتے ہوں تجربہ سے یہ امر ثابت کیا گیا ہے کہ اکثر موروثی طور پر نمود ہونے والے امراض کا سم یا مادہ اُن کے جسم کے خون میں اپنے وقت نمود تک مخفی طور پر باقی با مقدار و تعداد میں ترقی کرتا ہوا باقی رہتا ہے تو غالب ہے کہ ان امراض کے سمی مادے ہمارے غذائی جانداروں سے گوشت کے ہمراہ اُن کے غیر مذبوح حالت میں بعد موت اُن کے اجسام میں خون کے لازمی جذبیت کی جہت پر ہماری خوراک سے ہمارے خون جسم میں داخل ہو کر باعث پیدا کرنے امراض مذکورۃ الصدر وغیرہ کے ہوں۔ آتشک۔ گنڈمال۔ سل۔ و سرطان وغیرہ موروثی امراض جو اپنی خاصیت میں اکثر مہلک اور نہایت تکلیف دہ اور تا وفات حیات جسم میں باقی رہنے والے ہوتے ہیں اور بعض ان امراض سے اکثر ایسے بھی ہیں جو ایک وقت نمود ہو کر مدت

ہو جانے پر بھی یا تو بشکل مرض دیگر و یا اپنی ہی خاص شکل میں پھر نمود ہو کر بیچارہ نیم مردہ صحت یاب مریض مغفور
کے جام اجل کو لبریز کر دیتے ہیں اور یہی ہمارے جدید امراض فہرست کے وہ مخصوص مہلک امراض ہیں
کہ جن کے نمود و تشخیص پر ہی معالج کے دل و دماغ پر مایوسی و ناامیدی چھا جایا کرتی ہے۔

(ب) بعض امراض کی خصوصیت بعض امراض خصوصاً مرض وجع مفاصل آتشک گنڈمال۔ و سرطان وغیرہ
کے سم سے جب ایک وقت خون مسموم ہو جاوے تو یہ سمیت خون میں بعد شفا ایک مدت دراز
تک باقی رہکر یا تو شاذ و نادر حالت میں معدوم از خون بھی ہو جاتی ہے اور اکثر یا تو اعادتاً یا دوسرے
امراض کی شکل پہ پھر نمود ہوتی ہے غالب ہے کہ جانداروں کے امراض مذکورہ کے قبل از نمود
یا ان امراض کے مع ابعد شفا اُن کے مسموم خون سے کے خورش پہ انسان بھی امراض مذکورہ کے
نمود کا احتمال ممکن ہے عموماً جانداروں کے گوشت کے اوائل خورش اس میں جذب ہوئی ہوئی سمیت
کو دور کرنے کے لئے کتنی ہی گرمی دیں یا پکاویں کہ جس گوشت میں سرشتہ کا مسموم خون بعد مرگ
جانور غیر مذبوحہ میں معمولی طور پر جذب ہوا ہو۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ گرمی ایک ایسی باعث ہے کہ ہر
شئی کے اصالتاً بجنسہ موجودگی پہ اسکو نیست و نابود اور بیکار کر دینے کی قابلیت رکھتی ہے اس بنا
پر گوشت میں جذب شدہ سرطانی آتشکی اور گنڈمالی وغیرہ مادوں کی خاصیت اس وقت زائل ہو سکنے
کا کامل اطمینان ہو سکتا ہے کہ جب انکی جا قیام یعنی جو گوشت ہی نیست و نابود ہو جاوے سوائے گوشت کے نیست
و نابود ہونیکے ان سمی مادوں کی نیست و نابودی ممکن نظر نہیں آتی علاوہ ازیں ان مادوں نے بعض یعنی آتشک
اور وجع مفاصل وغیرہ کے اصلیت میں کوئی زندہ خوردبین سے نظر آنیوالے اجسام مانند کیڑوں پایا گیا یعنے جراثیم یا ہوکا مرض وبائی
و انتہا کسی باعث مرض سمی نہیں زندہ اجسام کے کوئی تا ایں زمان ثابت ہوئے جنکا وجود کم و زیادہ
گرمی سے بغیر اُن کے جائے پناہ یعنے گوشت میں کوئی تغیر واقع ہونے کے متغیر ہو سکنا یا اُن کا
مر جانا ثابت یا ممکن نظر آتا ہو اور نہ ان سمی مادوں میں انسانی ہاضمہ کے تغیرات سے کوئی تبدیل

واقع ہو سکنا ممکن نظر آتا ہے اگر بالفرض گرمی سے حیوانی غذا کے جملہ سمی یا باعث امراض مادّون کا بعیز ذات
گوشت کے متغیر ہونے کے نیست ونابود یا اپنے سمی حیثیت سے معزول ہونا ممکن ہو تو جائے سوال ہے
کہ ایک زر کثیر کے صرفہ سے مہذب ممالک یورپ امریکہ وانگلستان وغیرہ مین انسان کے غذائی جاندارون
کے قبل کشتن جو طبی معائنہ اُن کے مریض وغیر تندرست ہونے پر اُنکو اُن کے قطع وبرید سے روکنے
کے لئے جواز اً مقرر رکھا گیا ہے وہ بالکل غیر ضرور یا ناروا ٹہر سکتا ہے کیونکہ کوئی انسان گوشت کو بغیر
پخت کئے یا معمولاً خوب طور پر گرم کرنے کے کھا نہین سکتا اور نہ یہہ حیوانی غذا بعد خورش فعل ہاضمہ کے
تبدیلات سے بچ سکتی ہے کہ جس سے ہر قسم کے مسموم و یا مریض جاندارون کے گوشت سے انسان
مین کسی مضرت کا احتمال باقی رہ سکتا ہے۔

(پ) بعض متعدی باعث امراض مادّون کا داخل جسم ہو کر ایک وقت معینہ تک اُس مین مخفی رہنا
ہمارے جدید حیوانی امراض کی فہرست مین متعدد و شدید و سخت و مہلک و متعدی امراض مثلاً کیاٹل پلیگ اور
انتھراکس وغیرہ حسب تحقیقات حال ایسے پائے گئے ہین کہ ہر ایک مفرد متعدی مرض خاص کا باعث
ہوا ایک جسم مخصوص کے بوجہ حیوان مفروضہ کے خون مین ایک مخصوص مہین خوردبین سے نظر
آنے والے زندہ اجسام کے پیدا ہونے پر نمود ہوتے ہین ان اجسام کے تخم یا جسکو زبان
انگریزی مین جرم کہتے ہین بجہت غذا و ہوا وغیرہ کے بذریعہ معدہ و آنتین و یا شش وغیرہ کے داخل
خون جسم حیوان مفروضہ ہو کر ایک زندہ مہین جسم کی شکل مین پیدا ہوکر ایک مخفی وقت مقررہ
کے درمیان جسکو زبان انگریزی مین پیریڈ آف انکیوبیشن یعنے انڈے بچے کرنے کا زمانہ
کہتے ہین ایک دوسرے سے لاکھوں کروڑوں زندہ اجسام پیدا ہو کر تمام جسم خون کو پُر کرنے
کے باعث ہوتے ہین اور اُن کا یہہ مخفی وقت مقررہ کے طے ہوجانے پر خون مین اُن کی نسل کے
لاانتہا تعداد کی پیدایش کی موجودگی کے لازمی گزند یا مسمومیت یا غلاظت کے وجہ شدید علامات

مثلاً سخت بخار شروع ہو کر ان مہین زندہ اجسام کے مرض خاص کے مخصوص علامات کے نمود ہو جانے پر۔
یا تو مریض حیوان مفروضہ پر موت نازل ہوتی ہے و یا شاذ و نادر اوقات بڑے درد و تکلیفات کے طی
اور اُن زندہ مہین اجسام کے خارج از خون ہو جانے پر وہ پنجۂ اجل سے چھوٹ بھی جاتا ہے یہ مہین زندہ
اجسام ہر ایک مختلف مہلک مرض کے الگ الگ قسم و تعریف کے پائے جاتے ہیں جن کے خون میں پیدا
ہونے پر بطور خود ایک خاص شدید مرض مہلک کے پیدا کرنے کے باعث ہوتے ہیں اور یہ اولاً بطور
ایک مادۂ سم یا تخم کے داخل خونِ جسم حیوانِ مفروضہ ہو کر اپنی شکل خاص میں مبدل ہو کر وہاں پر
خون کے خوراک سے اپنا معمولی ڈیل و ڈول حاصل کر کے اپنی نسل میں ترقی کرتے جاتے ہیں بعض
کی کثرت بالا انتہا ترقی نسل نہایت قلیل عرصہ میں ہوتی ہے اور بعض کی مدت دراز میں اور حسب تحریر
ڈاکٹر ہنری گرین صاحب کی کتاب پتھالوجی یعنے علم جسمی حالات تغیر و تبدلات در امراض طبع ہفتم کے
صفحہ ۳۳۵ سے ظاہر ہے کہ ان مہین زندہ اجسام کی پیدائش خون میں ایک واحد زندہ مہین
جسم سے ایک یومیہ یا چوبیس گھنٹوں کے قلیل عرصہ میں قریب ایک کروڑ اور چھ لاکھ ہوتی ہے۔
حسب تحریر ڈاکٹر ولیم ولمیس صاحب کے بعض وقت اقسام کے زندہ مہین اجسام جو اپنی خاصیت
میں غیر باعث امراض ہوتے ہیں جانداروں کے خون کے بعض مخصوص نجاستوں کے خوراک سے
تبدیل شکل یا حالت کر کے باعث امراض ہو جاتے ہیں یہ مہین زندہ اجسام خون میں اپنے وقت دخول
سے جب تک کہ ایک کثیر یا معین مقدار یا حسب ضرورت تعداد تک ترقی نہیں پاتے تب تک حیوان
مفروضہ میں کوئی شکایت یا مخصوص علامت مرض کے وقوع کے باعث نہیں ہوتے جس کے لئے کم
و زیادہ عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے اسی عرصہ کو ہم پیریڈ آف انکیوبیشن یا مرض کے مخفی رہنے
کا زمانہ کہتے ہیں تو غالب ہے کہ یہ امراض مہلکہ کے جسم میں پیدا کرنے والے مہین زندہ اجسام
مذکور مخفی رہنے کے زمانہ میں ہمارے غذائی جانوروں کے گوشت کے ہمراہ اُن کے غیر مذبوح ہونے

پیدا ہوا اُن کے اجسام میں خون کے لازمی جذبیت پر اس گوشت کی خورش سے یا اصالتاً خون کے خوراک
کے رواج پر ہمارے خون میں داخل ہو کر باعث امراض مہلکہ ہوں تجربہ سے ثابت ہے کہ بعض زندہ مہین
اجسام خصوصاً مرض انتھراکس کے زندہ مہین اجسام وغیرہ ایسے ہیں جو بوقت پکوانے گوشت کے ایک
بڑی گرمی کے متحمل ہو کر اپنی موت سے محفوظ رہتے ہیں الحاصل اکثر یہ زندہ مہین اجسام ہمراہ گوشت
اُن کے پکوائے جانے پر بھی انسان کے کھانے میں آویں تاہم اُنکی مضرت خاص کا احتمال باقی رہتا ہے ہم
اب ذیل میں بعض نہایت عام مشہور امراض حیوانات جو مہین خوردبین سے نظر آنے والے زندہ
اجسام کے خون میں پیدائش پر نمود ہوتے ہیں معہ اُن کے نمود مرض کے مذکور مخفی عرصہ مقررہ کے اس
غرض پر درج کرتے ہیں کہ ہمارے ناظرین اُن سے واقف اور اُن کے اکل کے نقصانات سے بخوبی
ماہر ہو کر غور کریں کہ خون کے غذاءً اکل (اصالتاً یا بہمراہ گوشت) سے کتنی بڑی بڑی مصیبتوں
کا سامنا ممکن ہے۔

بیان مرض انتھراکس ۔ اس کو بڑاک کوارٹر۔ کوارٹر ایل۔ آسپلنگ آیا پلکسی اور ہندی
میں گولی۔ گلا پھولا۔ اور درد وغیرہ کہتے ہیں۔ اس مرض کی ابتدا خصوصاً خون جسم حیوان کے
اعمال انگارہ پر منحصر ہے جب ان میں مہین زندہ قسم کے خوردبین سے نظر آنے والے مخصوص اجسام جنکو
زبان لیاقن میں بیسی لس انتھراکس کہتے ہیں پیدا ہو کر اپنی نسل میں بڑی سرعت کے ساتھ ایک
عرصہ معینہ میں ترقی کرتے ہیں انکی تعداد کثیر کی لازمی سمیت کی وجہ اس مرض کی بنا ہوتی ہے۔ یہ مرض
خصوصاً چرندہ پرندہ جانداروں میں اکثر نمود ہوتا ہے۔ یہ ایک حیوانات کا عام متعدی اور سخت مہلک
وزود فنا مرض ہے جو ہر موسم اور ہر عمر میں سوائے اس کے موٹے تازے دُبلے پتلے تیز و
سست جانداروں میں بھی یکساں نمود ہوتا ہے شہر نیپلس واقع اٹالی کے قرب وجوار سے ۱۶۱۷ع
میں یہ مرض اس شدت سے مہلک طور پر پھیلا ہوا تھا کہ اس زمانہ سے مردہ جانداروں کے گوشت

کی خورش پر ساٹھ ہزار انسان سے زیادہ فوت ہوئے اس مرض کے وقوع کے اسباب خصوصًا
بدہوا خراب غذا وغیرہ یا اُن چراگاہون مین جاندارون کو چروانے سے جو خراب یا غلیظ ہون یا جہان
کے گھانس پات وغیرہ مین سمی حیوانی وغیرہ مادّے یا مردہ جاندارون کے باقی رہے ہوئے
اجسام یا اُن کا کوئی حصہ جو خصوصًا خون کے مسموم ہونے پر مہلک امراض کے نازل ہونے سے مردہ
ہوئے ہون اور غلیظ مکان یا جگھون کے مقیم جاندار اور وہ جاندار جنکو جاے قیام یا اصطبل کے نہونے
سے دن کی گرمی اور راتون کی سردی مین رہنا ہوتا ہو اکثر اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین سالوتری
ولیم ولیمس صاحب کی حسب تحریر کہ حیوانی نظام جسم پر مذکورۃ الصدر بیان شدہ اسباب وقوع
مرض انتھراکس کے اثر سے اولاً خون مین بعض خفیف تبدلات اور بالآخر اسکی ساخت یا اجزاے
مرکب مین خراب قسم کے تغیرات پیدا ہوکر باعث اُسکی مردنی اور سٹرن کے ہوتے ہین - اس مرض کا سم
مریض جاندارون سے بذریعہ ہوا کے دوسرے صحیح جاندارون مین موثر نہین ہوسکتا لیکن اگر ایک
نہایت کم مقدار مین مسموم خون پانی یا غذا کے ہمراہ جاندرون کے کھانے مین آوے تو اُن مین موجب
وقوع اس مرض مہلک کے ہوتا ہے - یہہ امر بڑے بڑے محققون کے متواتر تجربہ سے بارہا ثابت کیا گیا
ہے کہ اگر اس مرض سے مریض جاندارون کا تھوڑا تازہ خون لیکر دوسرے صحیح جاندار کے جسم یا
خون مین بمعرفت جلد مانند سیتلا کے ٹیکے کے داخل کرین تو یہہ جاندار اس مرض مخصوص مین مبتلا ہوکر
بیس سے تیس گھنٹون کے قلیل عرصہ مین مرجاتا ہے اللھم احفظنا - ہم یہان بڑے
افسوس سے ظاہر کرتے ہین کہ اس مرض منحوس کے متعدی ہونیکی تحقیقات نکے تجربات مین کئی بیش
قیمت جانین معتبر و معزز حکما کے بوجہ اس مرض کے مریض جاندارون کے سم کے بذریعہ جلد
اور براہ تنفس داخل خون جسم ہونے سے یہہ مرض خاص اُن مین نمود ہوکر فوت ہوئے -
اس سم کا خون مین مخفی رہنے کا زمانہ دو گھنٹون سے کبھی زیادہ نہین ہوتا اس مرض کے

کئی اقسام ہین جنکو طوالت بیان کی وجہ ہم یہان تحریر نہین کرسکتے شاید اُن کل مرض کے سم سے خون مین مخفی
رہنے کا زمانہ اس مرض خاص کے زمانہ سے مختلف یا طول ہو جس کا کوئی قابل تسکین تجربہ آجتک نہین ہوا۔
اس مرض مہلک کا نمود یا حملہ اچانک ہوتا ہے جو جانور کہ تھوڑے عرصہ کے پیشتر اچھا و تندرست نظر آتا تھا وہ
اب یعنے بعد ایک یا دو گھنٹون کے سست اور اکثر ہوا نظر آتا ہے حرکت سے تکلیف عیان ہوتی ہے بعد
چند منٹ کے وقفے کے جسم کے اکثر جگہون کے پوست مین ایک سوجن پیدا ہوتی ہے اور یہہ سوجن خصوصًا
کمر اور پچھلے و اگلے پاؤن مین سوائے اسکے حلق زبان اور بعض وقت سینہ یا شکم اور دماغ مین بھی نمود ہوتی
ہے اور بوقت امتحان یہہ سوجھی ہوئی جا سے بخارات سے پُر شدہ معلوم ہوتی ہے اور ایک ادنی صدمہ یا انگلی
کی معمولی دباؤ سے شق ہوجایا کرتی ہے اور یہہ سوجن مریض جاندار کے خون کے سڑ جانے سے بخارات پیدا ہوکر
زیر جلد مجموع ہونے پر نمود ہوتی ہے جب اگر خصوصًا حلق اور شش متاثر ہوتے ہین تو سخت وقت تنفس اور
دماغ متاثر ہو تو بیہوشی اور اگر طحال یا شکم کے کوئی دوسرے آلات متاثر ہوئے تو علامات بیہوشی شکم مثلًا اور وغیرہ پیدا
ہوتے ہین جب کبھی پاؤن متاثر ہون تو حیوانات بہت جلد حرکت سے معزول ہو جاتے ہین اور بغیر کسی قسم کی حرکت
کرنے کے بالکل ایک ہی جا سے استادہ رہا کرتے ہین مابعد عمومًا تنفس مین وقت اور بیرونی سطح جسم
کی سوجن بسرعت ترقی کرنے پر مریض جاندار اکثر دو سے تو گھنٹون مین فوت ہوجاتے ہین اس مرض کے
کل مختلف اقسام سے مرے ہوئے جاندارون کو چیر کر دیکھا جاوے تو عمومًا اکثر جا سے اور آلات جسم
خون اور آب یا رطوبت خون سے پُر اور خصوصًا متاثر جا سے یا آلات جسم
مین بڑے بڑے سیاہ رنگ کے خونی لختے پائے جاتے
ہین اور اس مرض سے مردہ جاندارون کے اجسام مین مابعد موت نہایت سخت و بے برداشت بو بوجہ
خون جسم کے سڑ جانے کے پیدا ہو جاتی ہے اور سینگ دار جاندارون مین یہہ مرض بغیر کسی بیرونی
علامت کے صرف بصورت بخار شروع ہو کر اُن کے اندرونی آلات مین خصوصًا اُن کے طحال مین بکثرت

تمام اجتماع خون اور سڑن پیدا ہوکر بزودی تمام اُنپر موت نازل ہوجاتی ہے - مینڈھیون کے اس مرض کو براکزی اور مرغانِ خانگی مین فول کالیرا یعنے مرغانِ خانگی کا ہیضہ وبائیہ کہتے ہین جو خاص علامات مین نمود ہوتا ہے ان جاندارون مین اس سم کا جسم مین مخفی رہنے کا زمانہ تا حال معلوم نہین ہوا۔

مرض انتھراکس انسان مین بھی ایک خاص حیوانی مرض ہے جو بوجہ جذب ہونے سم مرض انتھراکس کے بمعرفت پوست یا جلد جسم کے خصوصًا اُن سب انسانون مین نمود ہوتا ہے جو اس مرض سے مریض جاندارون کی خدمت ویا اُن کے مردہ اجسام سے ملحق امورات یا خدمات کو ادا کرتے ہون مثلاً قصاب اور وہ اشخاص جو مردہ جاندارون کے بال و پوست کو نکالتے ہون یا دباغت دیتے ہون یہہ سم ان اشخاص کے ہاتھ ساعد اور بازو کے پوست یا اُن سب جگھون کے پوست جسم کے ذریعہ سے جنکو لباس وغیرہ سے محفوظ یا پوشیدہ نہ رکھتے ہون داخل خون جسم ہوکر موجب نمود اس مرض مہلک کا ہوتا ہے بحسب تحریر ڈاکٹر مڈ صاحب کے کہ اس مرض کا سم مریض مردہ جاندارون کے پوست وخون وغیرہ حیوانی اشیا کے خشک حالت مین بھی ایک مدت مدید تک بغیر معزول ہو سمیت ہونے کے قایم رہ سکتا ہے یہہ انتھراکس انسان مین بطور اندرونی اور بیرونی جملہ دو طور پر ہوتا ہے -

بیرونی انتھراکس انسان مین اسکو ملگننٹ پسچول یعنے مہلک بثور یا آبلہ کہتے ہین یہہ بذریعہ جلد جسم یعنے اگر ایک ادنی خراش ہاتھ و پاون وغیرہ پر ہو یا اس مرض سے مردہ جاندارون کے خشک چمڑے سے رگڑ کے عاید ہونے سے ویا کسی اور سبب سے جسم کے کسی جگھہ مین خراش یا رگڑ سے پوست بیرونی کے دور شدہ حالت مین اس مرض کا سم یا اُس سے مردہ جاندارون کے جسمی ریزیشات خصوصًا خون کے ایسی رگڑ یا خراش مین جذب ہوجانے پر یا کسی اور نامعلوم صورت سے بالکل بمقدار قلیل یہہ سم مہلک جذب جسم ہوجاوے تو جاے متاثرہ مین ایک پستو کی گزندگی سی سرخی

نمود ہوکر بالعد ایک بثور پُرانزریم پیدا ہوتا ہے اور معًا اُس مین جلن اور سٹرن پیدا ہوکر اپنی جاسے نمود سے ہمسایہ یا اطراف کی بافتون مین بسرعت تمام پھیلتا ہے اور یہہ متاثر جاے سنیاہ اور سخت ہوجاتی ہے اس مین سٹرن پیدا ہوتی ہے اور تمام جسم کے مختلف جانے کے غدودین خصوصًا متاثر جگہہ کے اطراف کی غدودین سوج اور پہولجاتے ہین انسان کے خون مین ان غلیظا دونین کی کثرت کی وجہ اُس کے تنفس مین سخت بدبو پیدا ہوتی ہے آخرالامر شدید بخار کے ساتھ خون کے مسموم مہلک مرض کے مانند علامات پیدا ہوکر بیچارے مریض پر اُسکی غیر متحمل تکلیفات کے دور کرنے کے لئے موت نازل ہوتی ہے اس مرض کے مریض انسان کے خون سے کسی جانور کو سیلا کے مطابق ٹیکا لگایا جاوے تو اُس مین اس مرض کا نمود اور ہلاکت ہوتی ہے۔

ایک راوی ٹروسیو نامی اس مرض مہلک سے انسانون کے تلف ہونے کے اندازہ کرنے کے لئے ذیل کی نظیر پیش کرتا ہے کہ "گھوڑون کے بال تجارت کے لئے تیار کرنے کے دو چھوٹے کارخانون مین کہ جن مین صرف چھہ یا آٹھ مزدور کام کرتے تھے اور جہان پر دس سال کے عرصہ مین بیس مزدور اس مرض خاص یعنے مہلک بثور کے نمود کے باعث مریض ہوکر فوت ہوئے۔

اندرونی انتھراکس انسان مین یہہ مرض انسان کے اندرونی آلات مین اُس وقت نمود ہوتا ہے کہ جب مرض انتھراکس سے مردہ جاندارون کے خون وگوشت وغیرہ کے خشک ہونے پر اُن کے مہین ذرے بذریعہ ہوا شُشش مین داخل ہون یا اُس مرض سے مریض جاندارون کا گوشت یا خون وغیرہ کے اکل سے یہہ سم معدہ اور انتون مین داخل ہوکر انکو متاثر کرتا ہے۔ اس مرض سے شُشش متاثر ہونے پر جو مرض کہ پیدا ہوتا ہے گو دراصل وہ مرض انتھراکس ہی ہے لیکن اسکو واجًا سارٹرز ڈزیز یعنے بال تیار کرنے والون کا مرض کہتے ہین اس مین شُشش اور اس کے ہمسایہ بافتون مین سخت سوجن اور کثرت جریان خون پیدا ہوتا ہے اور ساتھہ ہی اکثر دماغ

وشکم کے آلات یعنے معدہ وآنتین وغیرہ متاثر ہونے کا میل پیدا ہوتا ہے۔ اور بڑے بڑے ورد و تکلیفات
مین مریض مبتلا ہو کر دو سے چھہ دن کے عرصہ مین اُس کے غیر متحمل تکلیفات سے اسکو سبکدوش کرنے کے لئے
موت بترحم نازل ہو کر بیچارے مریض کو رہا کرتی ہے۔
جب یہہ سم معدہ و آنتون کو متاثر کرے تو اُن آلات مین اور اُن کے ہمسایہ و دوسر الآت
اور بافتون مین سخت سوجن اور جریان خون پیدا کرکے بزودی تمام موت نازل ہو کر مریض کو اُس کے
غیر شفا و لا متحمل تکلیفات سے آزاد کرتی ہے۔

دوم مرض گلانڈرز اور فارسی یہہ جانداروں کا ایک زبردست شدید و مہلک مرض متعدی
اور وبائی ہے یہہ مرض خون یا حیوانی نظام جسم مین ایک مخصوص سم کے داخل یا اُس مین پیدا ہونے
کے باعث نمود ہوتا ہے اس سم سے اولاً جانداروں کے تمام جسم کے خون مین ایک زندہ بہین
خوردبین سے نظر آنے والے اجسام جنکو زبان لیٹن مین بیا سیلس میلیس کہتے ہین بکثرت تمام پائے
جاتے ہین۔ یہہ مرض اکثر بد غذا۔ معمر حالت حیوان۔ کثرت محنت بدتہ کیبی و بابے داشتی وغیرہ کے
باعث حیوان مفروضہ کے خون مین سمی مادّون کے پیدا ہونے کی جہت پر نمود ہوتا ہے۔ یہہ مرض خصوصاً
گھوڑون و گدھون اور عموماً اکثر جانداروں مین پیدا ہوتا ہے۔ اگر ایک گلانڈرز سے مریض گھوڑے
کی ناک کی ریزش لیکر دوسرے گھوڑون کے جسم مین داخل کرین تو کسی مین یہی مرض گلانڈرز
اور کسی مین مرض فارسی پیدا ہوتا ہے باین لحاظ گو یہہ دونون مرض مختلف ہین مگر اُن دونون کا باعث
مرض سمی مادہ واحد یا ایک ہی ہے اس مرض سے مریض جانداروں کا بلغم و ریم وغیرہ ریزشات جن مین
اس مرض کا سم ہوتا ہے اگر دوسرے صحیح جاندار کے جسم مین براہ معدہ خالص یا بہمراہ غذا یا اس کو بطور
ٹیکا بذریعہ پوست کے داخل جسم کرین تو یہہ سم تمام جسم کے خون مین پھیل کر باعث مرض ہوتا ہے
پروفیسر کول میان صاحب بیان کرتے ہین کہ مین ایک تندرست گدھے کا شریانی خون یہان تک نکالا کہ وہ

نہایت سست وناتوان یا بیدم ہوگیا اور بعد ازان مرض گلانڈرز سے ایک مریض گھوڑے کی گردن کے شریان کا خون۔ گدھے کے گلے کے ورید مین داخل کیا تو اس ثل سے گدھے مین بڑی سرعت اور نہایت شدت سے مرض گلانڈرز نمود ہوا اور اسی مریض گدھے کے ریزشات سے دوسرے جانداروں مین ٹیکا لگانے سے کسی مین مرض فارسی اور کسی مین مرض گلانڈرز پیدا ہوا اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ مرض صرف خون کے منتقل کرنے سے دوسرے جانداروں مین پیدا ہوجاتا ہے اور مرض گلانڈرز سے ایک مریض انسان (جو اس مرض سے ایک مردہ گھوڑے کے چیرنے سے اس مین اس مرض کا سم سرایت کرنے پر مبتلا ہوا تھا) کے بازو کی رطوبت یا خون سے دو گدھون مین ٹیکا لگائے جانے پر وہ اس مرض مین مبتلا ہوکر فوت ہوگئے۔ ہمارے بیان کردہ کل امورات مذکورہ حسب امتحان ڈاکٹر کیرار ڈ ڈاکٹر ہیرنگ اور ڈاکٹر لبلانگ کے پایۂ ثبوت کو پہنچے۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب کی طب حیوانات کے صفحہ ۲۴۱ مین اس مرض کے سم کا خون مین مخفی رہنے کے زمانہ کی کیفیت یون تحریر ہے "اقسام کے باعث امراض مہلک سمیات کے مانند مرض گلانڈرز کے سم کو بھی جسم یعنے خون مین ایک مخفی رہنے کا زمانہ یا عرصہ ہے (کہ جس عرصہ مین یہہ سم خون مین ترقی کرتا ہے) جو عموماً بہت کم یا تھوڑا ہوتا ہے۔ یہہ زمانہ گدھے مین بعد اس کو ٹیکا لگائے جانے کے روز دوم یا سوم اس کے جبڑے کے نیچے کے غدود مین سوجن ونرمی پیدا ہوتی ہے اور روز سوم سے ششم تک اس کی ناک سے ریزش جاری ہوتی ہے اور بعض اوقات یہہ مرض کا مخفی زمانہ بعد اس سم کے خون مین داخل ہونے پر ایک سے تین بلکہ چھہ ہفتون یعنے بیالیس دن تک ہوتا ہے سوائے اس کے ایک جانور مین اس کے ٹیکا لگائے جانے پر بعد پورے ہونے تین مہینون کے عرصے کے یہہ مرض نمود ہوا۔

شدید مرض گلانڈرز سخت لرزہ اور بخار سے شروع ہوتا ہے ناک سے ریزش بہتی ہے ناک کے لعاب دار جھلی یا اس کے اندرونی پوست یا استر مین بڑے بڑے پھوڑے پیدا ہوتے ہین جن سے

بکثرت ریزش بہتی ہے جبڑے کے نیچے کی غددوں میں سوجھکر ان میں سڑن پیدا ہو کر پھوڑے پیدا ہوتے
ہیں۔ ناک کے نتھنوں میں سخت سوجن پیدا ہو جاتی ہے ناک کا سوراخ بند یا چھوٹا ہو کر سخت دقت تنفس پیدا
ہوتا ہے اور جبڑے کے سبب غددوں میں سوجھکر ان میں سڑن پیدا ہوتی ہے جس سے وہاں بڑے
بڑے غار پیدا ہو کر ایک قلیل عرصہ میں روح حیوانی اس قالب خاکی سے کنارہ کش ہو جاتی ہے۔

مرض فارسی شدید حالات میں یہہ بھی مانند گلانڈرز کے لرزہ اور بخار سے شروع ہوتا ہے مابعد
جانداروں کے پاؤں پر سخت سوجن پیدا ہوتی ہے جس سے جانور لنگ کرتا ہے اس کے چہرہ سے سخت
تکلیف عیاں ہوتی ہے رفتہ رفتہ یہہ سوجن کم ہو کر وہاں کے غددوں میں اور دوسرے بافتوں میں سڑن
پیدا ہو کر بڑے بڑے پھوڑے پیدا ہوتے ہیں جن سے بکثرت تمام ریزش بہتی رہتی ہے اور
جانور مر جاتا ہے بعض وقت مرض فارسی مرض وجع مفاصل کے طور پر پیدا ہوتا ہے اور بعض وقت
سوجن گردن پر نمود ہو کر معاً موقوف ہو جاتی ہے اور پھر جسم کے دوسری جگہوں مثلاً سینہ شکم
وغیرہ میں نمود ہوتی ہے اور یہی حالت بعض اوقات بغیر تبدیل ہونے کے مہینوں جاری رہکر بالآخر اس
مرض کے مذکور خاص علامات نمایاں ہوتے ہیں۔

انسان میں گلانڈرز اور فارسی یہہ مرض خصوصاً حیوانات کا ہے جو انسان میں اقسام
کے وجوہات پر منتقل ہو جاتا ہے مرض گلانڈرز میں سخت بخار پیدا ہوتا ہے اور جسم کے اکثر مقامات
خصوصاً چہرہ اور مفصلوں کے اطراف کی غددیں سوجھتی ہیں ناک کے اندرونی پوست یا لعاب دار
جھلی میں جلن پیدا ہو کر سڑن پیدا ہوتی ہے خون آمیز ریزش کثرت سے بہتی ہے جبڑے کے زیریں
اور گردن کے غدود سوجھ کر پھولکر ان میں خراب قسم کی سڑن پیدا ہوتی ہے مرض فارسی میں انسان
کے تمام جسم کے عروق جاذبہ اور غددوں میں چہرہ کر ان میں سخت درد پیدا ہوتا ہے اور اس مرض میں اندرونی
جسم کے آلات بھی متاثر ہوتے ہیں اور شدید بخار پیدا ہوتا ہے۔ شدید حالات میں مرض گلانڈرز اور فارسی

دونون امراض ہمیشہ مہلک اور زود فنا ہوتے ہین اور کہنہ حالات مین کسی قدر امید مریض کے بچنے کی ہوتی ہے۔

سوم مرض سپٹی سیمیہ یعنے جسم حیوان کے خون کی عام سمومیت جو خصوصاً گھوڑے اور سینگ دار جاندارون مین اور عموماً سب قسم کے جاندارون مین پیدا ہوتا ہے یہہ ایک سخت مہلک متعدی اور زود فنا مرض ہے اس مرض سے متاثرہ حیوانات کے خون مین زندہ مہین اجسام بکثرت پیدا ہوتے ہین اس سم کے مخفی رہنے کا زمانہ نہایت قلیل ہوتا ہے اکثر مادہ جاندارون مین بعد وضع حمل ایک مخصوص مہلک سم کے داخل جسم ہونے پر یہہ مرض پیدا ہوتا ہے اس مرض کا سم کسی سبب سے جسم انسان مین داخل ہونے پر بجنسہ یہی مرض کے نمود کا باعث ہوتا ہے۔

چہارم ایکبزی مہ کنٹی جی اوزا یعنے کھُر اور منہ کا مرض۔ یہہ مرض عموماً کھُر دار جاندارون مین اور مرغان خانگی مین پیدا ہوتا ہے یہہ ایک سخت متعدی وبائی بخار دار مہلک اور نہایت عام وقوع مرض ہے مریض جاندارون کے خون مین سم موجود رہتا ہے خون مین اس کے مخفی رہنے کا زمانہ ایک سے تین بلکہ چار دن تک اور اکثر چھتیس گھنٹے ہوتا ہے مریض جاندارون کے دودھ پینے سے ہمیشہ منہ حلق معدہ و روون مین چھالے پیدا ہوتے ہین اس مرض کا سم بہمراہ خون یا گوشت داخل جسم ہو کر منہ معدہ و انتون مین چھالے وغیرہ پیدا کرتا ہے۔

پنجم مرض ملک سکنس یہہ عموماً سب جاندارون مین اور خصوصاً پرندہ جانورون مین پیدا ہوتا ہے یہہ مرض خون مین کثرت سے ہی اجسام باقون کے پیدا ہونے پر نمود ہوتا ہے۔ مریض جاندارون کے خون مین مہین زندہ اجسام بکثرت پائے جاتے ہین اس مرض کے سم کا خون مین مخفی رہنے کا زمانہ غالباً دو تین دن سے کم نہین ہوتا دودھ بلکہ گوشت کے کھانے سے انسان مین یہہ مہلک مرض پیدا ہوتا ہے۔ یہہ ایک سخت متعدی مرض ہے۔

ششم کیاٹل پلیگ اسکو رنڈر پسٹ بھی کہتے ہین یہہ مرض خصوصًا گائی بیل اور بچھڑون مین اور عمومًا سب چرند جاندارون مین پیدا ہوتا ہے۔ یہہ بدرجہ غایت متعدی ہے۔ اور مہلک وبائی زود فنا۔ عام وقوع۔ اور بکار روا مرض ہے۔ اس مرض مین مہین زندہ خوردبین سے نظر آنے والے اجسام بکثرت تمام خون مین پائے جاتے ہین اور اس مرض کے سم کا خون مین مخفی رہنے کا زمانہ عمومًا دو سے تین دن اور بعض اوقات اکیس دن تک ہوتا ہے اس مرض کا سم انسان مین منتقل ہونے پر ایک مرض خاص مین نمود ہوتا ہے۔

ہفتم پلورو نیومونیہ۔ یہہ مرض اکثر سینگ دار جانورون مین پائے جاتا ہے یہہ ایک عام مرض وبائی اور دیر درست شکایت ہے جس مین شش متاثر ہوتا ہے اس مرض کا سم خون مین مخفی رہنے کا زمانہ دس دن سے تیس یا اس سے زیادہ یا کئے مہینے ہوتا ہے اور یہہ ایک انسان مین منتقل ہونے والا مرض ہے ممکن ہے کہ جاندارون کے خون مین ہمارے مذکورۃ الصدر بیان شدہ مہلک سمیات امراض کے مخفی رہنے کے زمانہ مین اُن کا گلا گھونٹ کر یا بطریقہ اسٹننگ وغیرہ انسانی خوراک کے لئے اُن کے مردہ کرنے کے معمولًا رواج پر اُن کے جسم کا مسموم خون اُنکو ذبح یا جسم کے سب اعضائی خون کے خارج از جسم نہ کرنے کے وجہ خارج از جسم حیوانات نہو کر اُن کے گوشت مین اس مسموم خون کے بعد موت کے معمولی جذبیت کی وجہ اُس کے خورش پر انسان مین غالب ہے کہ مذکورۃ الصدر جاندارون کے امراض مہلکہ کا وقوع اور باعث ہلاکت ہو۔

سبب دوم صورت دوم عام امراض کے سمیات کا خون مین پیدا ہونے کی وجہ اُس کا غیر قابل غذا برائے انسان ہونا

حیوانات سے کہ بعض حالت کی ناسمجھی اور سہو نیز غذائی تجارت پیشہ شخصوں کی خودغرضی خصوصاً غیر مذبوح
خود انسانوں میں بہ فروغ امراض کے لئے ایک بڑی بھاری ہے جس سے ہزاروں قیمتی جانیں تلف ہوں
اور آئندہ ہونیکا احتمال ہوتا ہے [illegible] کے کل مذکور بیان کنندہ امراض کے علاوہ عموماً جسم حیوانات کے
سینکڑوں عام اور [illegible] امراض مثلاً بعض بخارات اور امراض آلات اور خصوصاً ان کی ذات خون اور
ظروف خون کے متعدد امراض مثلاً گنگرین یعنے خون میں سڑن پیدا ہونا مرض [illegible] و سوزش
اور ورم [illegible] وغیرہ جن کے تفصیلاً بیان کو طوالت کے خوف سے ہم یہاں تحریر نہیں کر سکتے ایسے
ہیں کہ جن سے مریض ہونے پر جانداروں کے خون میں اقسام کی باعث اخراج و سخت مضر مادے مدام پائے
جاتے ہیں اگر جانداروں کو ان امراض سے مبتلا حالت میں بھی بطریقہ اسلام ذبح کر دیا جاوے تو خون
کے جسم سے خارج ہو جانے سے ان کے کل انسانی غذائی عضو یا آلات سے خصوصاً گوشت کا لا مضر ہو جانا
ممکن ہے عموماً کیا انگریزی و کیا یونانی غرض جملہ اطبا انسان و حیوانات کے قریب قریب کل امراض کا
وجود خون کے مسموم ہونے پر ہی اطلاق کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر قوم و ملت کے اطبا نے
اکثر امراض کے علاج میں فصد یعنے جسم [illegible] کے موجودہ مسموم خون کو کسی طریقہ یا بذریعہ [illegible]
یا ان باعث اخراج امراض مادوں کو بذریعہ خون خارج از جسم کر دینے کو اکثر امراض کے شفا کے
لئے تجویز مفید [illegible] تجویز کر رکھے ہیں۔

سبب سوم جانداروں کے خون میں صدہا اقسام کے کیڑے اور ان کے تخموں کی مدام موجودگی کے احتمال پر اس کا غیر لائق غذا ہونا۔

سالوتری ولیم ولیمس کی طب حیوانات کے صفحہ ۴۷۷ سے صاف خیال ہے کہ اقسام کے کیڑے حیوانات
کے معدہ و انتون سے گردش خون یا خون مین داخل ہوتے ہین۔ بذریعہ کیڑے انتون کو چھید کر جسم
کے خون مین داخل ہوتے ہین اور بعض جسم کے خون مین اپنا پورا ڈیل ڈول حاصل کرکے اسی
مین بود و باش اختیار کرتے ہین۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب اس موقع پر کہتے ہین کہ مجھکو دو جانور
کے دل اور شریانون مین کیڑون کی موجودگی بذات خود دیکھنے کا موقع حاصل ہوا۔ ہم یہان سالوتری
ولیم ولیمس صاحب کے طب حیوانات کے باب ۳۷ سے بعض کیڑون کا بیان جو انسان کی خوراکی حیوانات
کے خون وغیرہ مین پائے جاتے ہین ہمارے ناظرین کے واقفیت کے لئے اس غرض سے ذیل مین
تحریر کرتے ہین کہ خون کے استعمال کرنے یا غیر مذبوح جاندارون کے گوشت کے کھانے کے رواج سے
انسان مین تکلیفات و امراض کے واقع ہونیکا اندازہ بخوبی کر سکین۔

اول اسٹرانگلس فلاریہ قسم کے کیڑے یعنی کیڑے یا اُن کے تخم ہمراہ غذا جاندارون کے معدہ
مین داخل ہوتے ہین اور معدے مین ہاضمہ کے تغیرات انپر غیر موثر ہونیکی وجہ وہ محفوظ بلکہ وہان سے
انتون مین داخل ہوتے ہین اور انتون سے کیل یا کیموس یعنی غذائی اصلی ماہیت کے ہمراہ وہان کے
عروق جاذبہ کی معرفت خون مین داخل ہوتے ہین اور اب خون مین اپنا پورا ڈیل ڈول حاصل کرکے
یا تو اُسی مین ہی قیام کرتے ہین و یا بعض اوقات بذریعہ خون کے گردش کے پھیپھڑون مین داخل ہوتے ہین
یہ کیڑے خصوصًا بھیڑ و بکریون مین پائے جاتے ہین۔ جب ان کیڑون کا دخول معدے مین ہو تو
بدبودار اور خونی لوتھڑے آمیز دست جاری ہوتے ہین اور جب شش کی بافت یا اس کے ہوائی
نلیون مین داخل ہوتے ہین تو سخت تکلیفات مین مبتلا ہوکر حیوانات فوت ہو جایا کرتے ہین ان کیڑون
کے اس مرض کو اصطلاح طب حیوانات مین ہُوز یعنی کیڑون کا مرض شُش کہتے ہین۔

دوم کدو دانے کہ جب ان کیڑون کے انڈے مبتلا حیوانات کے انتون سے گردش خون مین

قیام کرتے ہین جن کے قیام سے جگر کی ایک مہلک شکایت پیدا ہوتی ہے۔

پنجم اسٹرانگیلس گگیس قسم کے کیڑے یہہ کیڑے چارپائے گھوڑون وغیرہ مین ان کے گردے۔ شانہ اور آنتون کی ملفوفہ جھلی کے اندر بذریعہ خون کے داخل ہوکر اقسام کے تکلیفات کے باعث ہوتے ہین۔

ششم فلاریہ پاپی اورہ قسم کے کیڑے۔ بیل و گھوڑون وغیرہ کی آنکھ کے اندرونی حصہ مین آنتون اور شش کی ملفوفہ جھلیون مین اور شکم کی جھلیون اور دماغ کی جھلیون مین بذریعہ خون وہان داخل ہونے سے پائے جاتے ہین ان کیڑون کے آلات مذکورہ کے جھلیون مین نمود پر اقسام کی تکلیفات پیدا ہوتی ہین۔

ہفتم اسٹرانگیلس آرمیٹس قسم کے کیڑے۔ خصوصاً گھوڑون مین انکی آنتون بلبہ اور فوطون مین بذریعہ خون یا گردش خون کے وہان داخل ہونے پر پائے جاتے ہین اور اکثر ان کیڑون کے تخم بمعرفت پانی کے معدے و آنتون مین اور یہان سے خون یا ظروف خون مین ہوتے ہین اور یہ اکثر شریانون مین خلو پیدا کرکے وہان پر جبقت کرنے کے لائق آغاز ہوکر آنتون مین پھر واپس جاتے ہین ان کیڑون سے بھی اکثر درد و تکلیفات پیدا ہوتے ہین۔

ہشتم اسٹرانگیلس سنگامس قسم کے کیڑے۔ یہہ مرغان خانگی کے پھیپڑہ کے ہوائی نالیون مین اور رنخرہ مین بمعرفت غذا خون مین اور خون سے ان آنون مین داخل ہوتے ہین۔ ان سے بھی کم و زیادہ تکلیف ہوکر جاندار اکثر مرجاتے ہین۔

نہم ڈسٹومہ لیانسی او لیٹم قسم کے کیڑے۔ یہہ مینڈہیون بکریون وغیرہ چارپایون مین ان کے پتے یا پتے کے نالیون مین پائے جاتے ہین۔ اس قسم کے کیڑون کے بعض اقسام جاندارون کے دل اور ظروف خون یا خون مین قیام کرتے ہین۔

دہم سسٹی سیرس لوس قسم کے کیڑے۔ سینگ دار چارپایوں کے گوشت میں بذریعہ معدہ آنتین اور خون کے داخل ہوتے ہیں۔

یازدہم سینورس سری بریلس قسم کے کیڑے۔ چرندہ جانوروں کے ذات دماغ میں بذریعہ معدہ وآنتین اور خون کے وہاں داخل ہوکر مقیم ہو جاتے ہیں۔

دوازدہم عیکینوکاکس وییٹیرموزم قسم کے کیڑے جانداروں کے جگر دل شش اور ہڈیوں میں بذریعہ معدہ آنتین اور خون کے داخل ہوتے ہیں۔

سیزدہم سسٹی سرکس ٹینیوکالس قسم کے کیڑے بینڈہیوں کے جگر اور اُن کے صفراوی نالیوں کے دیواروں میں شش دل اور آنتوں کی ملفوفہ جھلیوں میں سینہ اور شکم کے درمیانی پردوں میں بذریعہ معدہ آنتین وخون کے داخل ہوتے ہیں۔

چہاردہم ٹینیہ انفنڈی بولی فارمس۔ پانزدہم ٹینیہ پراگلوٹینیہ۔ شانزدہم ٹینیہ کراسولا۔ ہفدہم ٹینیہ مالیس۔ ہشدہم ٹینیہ لیالنسی اولیٹہ۔ نوزدہم ٹینیہ سٹیگرا۔ بستم ٹینیہ سیونوزہ۔ بست ویکم ٹینیہ فیاسی ابینیٹہ۔ یہہ سب قسم کے کیڑے عام مرغانِ خانگی عام مرغانِ آبی کبوتر اور دوسرے خانگی پرندوں کے خون وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ اِن سب کیڑوں کے نمود پرمسبوق الزکر جانداروں میں اکثر مہلکے یا سخت وبہلک امراض نمود ہوتے ہیں۔ اب ہمارے مذکورالصدر کیڑوں کے بیان سے ہم پر صاف منکشف ہوتا ہے کہ خون کے اصالتاً یا غیر مذبوح جاندار کے گوشت میں خون کی بعد موت کی معمولی جذبیت پر اُس کے غذا و خورش کے رواج پر انسان میں مذکورالصدر بیان کنندہ کیڑوں کے تخم معدہ وآنتوں سے خون میں داخل ہوکر وہاں کے قیام سے اپنے ڈیل وڈول میں ترقی پاکر اقسام کے تکلیفات و امراض کے باعث ہو سکتے ہیں یا یہہ کیڑے ویا اُن

کے اندے انتون سے داخل خون جسم انسان ہوکر وہان اپنی اصلی ہیئت یا بالکل دیگر آغاز یا کر افسام کے تکلیفات کے باعث بھی ہوسکتے ہین ویا داخل خون جسم ہوکر کسی مخصوص مرض کی صورت مین نمود ہوتے ہون۔ ان کیڑون کا بوقت پکوائے جانے گوشت کے گرمی سے مرکر لا معدوم ہوسنے مین بڑا احتمال یا اکثر غیر ممکن ہے۔ اس امر مین دیکھو ڈاکٹر فٹ صاحب کی ذاتی رائے لحم خنزیر کے نقص چہارم بیان کرم خنزیر کے اخیر حصہ مین۔

سبب چہارم جانداروں کے بعض مخصوص سمی اشیاء کے خوراک کی عادت پہ خون کا مسموم ہوکر غیر قابل غذا برائے انسان ہونا۔

ڈاکٹر لائین صاحب اپنی کتاب مڈیکل جورس پروڈنس مطبوعہ ۱۸۹۵ء عیسوی کے صفحہ ۱۲۷ مین یون تحریر کرتے ہین کہ چند حیوانات سمیات کے اثر سے محفوظ رہتے ہین جو سمیات کہ انسان میں بشدت تمام یا نہایت بد اثر پیدا کرنے کے باعث ہوتے ہین۔ کبوتر اکثر افیون کی سمیت سے مسموم نہین ہوتے اسیطرح ملک کنیڈا کے تیتروں مین بریز کے خورش پر جو ایک قسم کا سم وارد ہے کوئی نقصان نہین پاسے جاتا۔ خرگوش بلاڈونا اور راڈون ڈران کرائی سیانتی حم سم ہلاہل نباتات کے خورش پر انکی سمیت سے موثر نہین ہوتے اور ٹوکن پرندہ کچلہ ساسخت مہلک زہر کی سمیت بالکل موثر نہین ہوتی اسیطرح بکریون مین عموماً اقسام کے سمی یا مضر نباتات مثلاً مدار۔ دھتورہ۔ افیون۔ سینڈ۔ سورنجان۔ تنباکو وغیرہ وغیرہ کی خورش پر کوئی سمی علامات پائے نہین جاتے اس قسم کے زہری نباتات کو کھاسے ہوئے جاندارون کا مسموم خون

یا صانتاً ویا مردہ یا اُن کے غیر مذبوح حالت مین ہمراہ گوشت انسان کے کھانے مین آوین تو وہ اِن سمیات
کی پوشیدہ سمیت کی وجہ مسموم ہو کر بڑے بڑے تکلیفات اُٹھاتا ہے اور بعض اوقات ہلاک ہی ہو جاتا
ہے بعض سمی حشرات الارض جنکی پیدایش خصوصاً گھانس و پات وغیرہ نباتات مین ہوتی ہے اور اکثر
یہہ ہمراہ گھانس و پات چرند جاندارونکے کھانے مین آتے رہنے کی عادت ہو جانے پر اکثر اُن مین
کوئی مضرت عیان نہین ہوتی و لیکن ایسی سمیت جاندارون کے خون مین چندے یا بدیر باقی رہتی
ہے اِن حالات مین جاندارون کا خون احیاناً یا اُن کے بعد موت ویا اُن کے غیر مذبوح حالت
مین اس خون کے گوشت مین جذب ہو جانے پر اُسکی خورش سے اقسام کی تکلیفات کا سخت احتمال رہتا
ہے اسیطرح اکثر پرند اور مرغان خانگی سانپ . بچھو . مکڑی . مکھیان و زنبور وغیرہ قسم کے
زہریلے کیڑے اور اقسام کے زہری پتنگے بغیر کسی نقصان کے ہضم کر جاتے ہین جن کے دودہ یا غیر
مذبوحہ گوشت انسان کے خورش پر مرکز تکلیفات ہو سکتے ہین - اکثر حشرات الارض سے خصوصاً دیمک مین سخت
سمیت کا احتمال رہتا ہے کیونکہ یہہ ایک ایسا بلا نوش کیڑا ہے جو سب زہری نباتات سوا سے اس کے
مردہ حیوانات اور انسان کے مردہ اجسام کو بعد دفن اُن کی حالت سڑن مین جبکہ اُن مین اقسام کے
مضر سمیات پیدا ہوتے ہین کھا کر باقی رہتا ہے اور غالباً اُن سب پرندون مین بھی سمیت کا احتمال ہو
سکتا ہے جو دیمک کو کھایا کرتے ہین - عموماً پرندون کے خون مین چونہ اُن کے کنکر و پتھر کی خورش
کی عادت کی وجہ مدام بکثرت پایا جاتا ہے جو چونہ اُن کے انڈون کے اندرونی اصلیت کو بیرونی سردی گرمی
اور نیز گرمی اور بیرونی صدمات سے محفوظ رکھنے کے لئے بطور ایک پوست یا پوشش بیرونی
یعنے چھلکون کے مرتب کرنے مین کام آتا ہے تو یہہ چونہ پرندون کے معمولاً ذبح کرنے کے رواج
سے ہمراہ خون خارج از جسم ہو کر اُن کے گوشت کو اپنے لازمی کثافت سے پاک کرتا ہے ہر شئی
(سوا سے بعض زندہ کیڑون اور اُن کے بچون اور بعض زندہ ہین خوردبین سے نظر آنے والے

اجسام کے جو خون میں ہاضمہ کے تغیرات سے محفوظ رہکر (اصالتاً داخل ہوتے ہیں) جبکو کہ خواہ انسان
وحیوان داخل معدہ کرتے ہیں تو اسکی اصلی ماہیت بذریعہ فعل ہاضمہ مرتب ہوکر بمعرفت آنتوں کے خون
میں بتدریج داخل ہوتی جاتی ہے اور جب یہہ ماہیت لایق جسم ہو تو تب جسمی عضو و آلات کی بناوٹوں
کے مرتب کرنے میں حسب ضرورت مستعمل ہوتی جاتی ہے اور جب کبھی یہہ لایق جسم نہو تو خون اس ماہیت
کی سمیت سے سبکدوش ہونے کے لئے کوشش گردے و پوست جسم وغیرہ میں جس طرح یہہ سمیت
اس میں آنتوں سے بہ مرور داخل ہوتی جاتی ہے اسی طرح بتدریج یا بار بار اس سمیت کے ذخیرہ
کو پہنچا دیا کرتا ہے تو آلات مذکورہ اس سمیت خون کو براہ تنفس و پیشاب و پسینہ کے رفتہ رفتہ خارج از
جسم کرتے ہوئے جسم کو ان سمیات کے لازمی صدمے سے محفوظ یا اسکو صحیح و سالم رکھنے
کے ساعی ہوتے ہیں۔ یہہ سمیت خون سے خارج ہونے کے لئے حسب مقدار سم کے کم یا زیادہ
عرصہ کی ضرورت یا اکثر کم از کم کئی گھنٹوں کی ضرورت لاحق ہوتی ہے بعض قسم کے سمیات داخل
خون ہوکر بخلاف خارج از خون ہونے کے اکثر اس میں مجموع ہوتے رہتے ہیں اور بعض آہستہ آہستہ
کئی ایام میں خون یا جسم سے خارج ہوتے ہیں۔

غالب ہے کہ ان سب حالات میں ایسے مسموم خون کے اصالتاً خورش یا مردہ یا غیر
مذبوح جانداروں کے گوشت کے اکل پر انسان میں باعث تکلیفات و ہلاکت ہو تو ایسے خون
کے لازمی احتمالات کے دفع کی غرض پر جانداروں کے گوشت کو معزول از سمیت کرنے کے
لئے بخلاف انکو روا جاگلا گھونٹ کر یا سر پر صدمہ پہنچا کر مردہ کرتے اور ان کے اجسام کا لازمی
مسموم خون کے جذب جسم کرنے کے ساعی ہونے کے اگر انکو حسب رواج اہل اسلام ذبح اس غرض
پر کردیا جاوے کہ ان کا مدام لاحق احتمال مسموم خون ان کے جسم سے خارج ہوکر ان کے اجسام
خصوصاً گوشت کو اس احتمالی سمیت سے سبکدوش کرکے انسان کے لئے غیر مضر غذا بناوے تو

کیا یہ عمل ہمارے معزز صحت پسند غیر مذبوح خوار اقوام کی صحت قایم و برقرار رکھنے کے لئے واجب القدر اور لایق رواج نہوگا فالنتظر و یا اولی الانظار بعض جانداروں کا خون خصوصاً مشکی ہرن اور خرگوش - کبوتر - مرغان خانگی - تیتر - لوہے اور بٹیر وغیرہ اگر اصالتاً یا بعد موت خون کے لازمی جذبیت پر ہمراہ گوشت انسان کے کھانے مین آویو بدرجہ غایت حرارت پیدا کرتا ہے اور بعض اوقات سخت باعث مضرت بھی ہوتا ہے عموماً مشک کی بدرجہ غایت حار خاصیت سے تو ہر کوئی واقف ہین جو کہ نر آہو مشکی کے جسمی خون سے مانند دوسرے جسمی رطوبات کے بمعرفت اُس کے ناف اور فوطوں کے درمیانی غدودوں سے بصورت سیال ایک کیسہ مین مجموع رہتا ہے جسکو خشک کرنے پر مشک کہلاے جاتا ہے خرگوش کے خون کا نسبتاً اور حیوانات کے خون سے زیادہ تر حار ہونیکی وجہ یہی ہے کہ وہ دواءً خصوصاً امراض اطفال مین استعمال کیا جاتا ہے۔

عموماً کل جانداروں کا خون نسبتاً اُن کے گوشت کے اپنی طبیعت مین زیادہ تر حار ہوتا ہے در جملہ درندے اپنے شکار کردہ جانداروں کے خون کو بمقابلہ اُن کے گوشت وغیرہ کے اکثر بڑی رغبت سے کھایا کرتے ہین جسکی مدام خورش کی عادت پر اُن مین یہی اِس کی حار خاصیت کی وجہ خصوصاً بدرجہ غایت تیزی خود غرضی - لاتحملی - جنگی جوئی - شرارت وغیر ہمدردی وغیرہ سے بد افعال پیدا ہوتے ہین تو کیا اس خون کی غذاءً استعمال پر انسان مین نہایت نازیبا و بد اخلاق افعال مذکورہ پیدا ہونے کا کامل اطمینان نہین ہوسکتا - ڈاکٹر جارج بلاک صاحب کی کتاب گیڈ تو ہلتہ صفحہ ۱۳۰ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یورپ مین خون کے غذاءً استعمال کا رواج عام طور پر جاری ہے - ایک مرکب غذا جس مین خنزیر اور بز کا خون بمعہ چربی جسکو زبان انگریزی مین بلاک پوڈنگ کہتے ہین اکثر کھایا جاتا ہے اس موقع پر ڈاکٹر جارج بلاک صاحب فرماتے ہین کہ ہمراہ خون ایک زاید مقدار مین نشاستہ دار و روغنی یا چربی دار اجزا اس مین پوری یا ضروری

غذائیت کے پیدا کرنے کے لئے شامل کرنا لازم آتا ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خون کے اصالتاً غذائی استعمال کے رواج پر اس کے پورہ پرورش دار نہونے کی خاصیت خاص کی وجہ انسان مین نقص پرورش کے جہت پر اقسام کے درد و تکلیفات پیدا ہون عموماً خون مین اقسام کے جسمی بناوٹون اور لعابات و ریزشات کے مرتب کرنے والے مختلف ذائقہ کے اجزا کے شامل رہنے سے اگر اسکو غذاءً استعمال کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یہہ ایک بدمزہ اور غیر مرغوب و مکروہ الطبع شئی ہے سوا اس کے بو خون کی نسبتاً کوئی اور جسمی بناوٹون کے بدرجہ غایت بساندی جس کے سونگھنے سے طبیعت مین سخت غثیان پیدا ہوتا ہے اور یہہ بو اس کے پکو لیے جانے پر بھی کم نہین ہوتی اور نہ ذائقہ اُس کا درست ہوسکتا ہے۔ اگر بالفرض اس کو پکوا کر کھایا جاوے تو یہہ دیر ہضم ہونے کی جہت پر اکثر درد قولنج نفخ شکم وغیرہ پیدا کرتا ہے اور بعض وقت ہلکے دست جاری ہوتے ہین اور سخت حالات مین شکم مین بوجھ طبیعت مین پستی قی و دست درد سر تشنگی سینہ مین سوزش غثیان وغیرہ غرض جملہ قصور ہاضمہ کے علامات پیدا ہوجاتے ہین انسان مین قصور ہاضمہ سے بدنتائج کا واقع ہونا لحم خنزیر کے نقص پنجم مین مرقوم ہے۔

انڈین میڈیکل رکارڈ مورخہ ماہ می (پہلی) ۱۸۹۶ع کے صفحہ ۳۰۶ مین بعنوان جاندار کا خون بطور غذا استعمال شدہ اسسٹنٹ سرجن جے کرشن داس صاحب یون تحریر کرتے ہین کہ چند ایام کے قبل ایک دیسی شخص بنام بھگنو جس کی عمر قریب پچاس سال کے ہوگی میرے دواخانہ مین آیا اس کے شکم مین درد اور شکم بدرجہ غایت پھولا ہوا تھا مین نے اُس شخص سے اتنا سخت درد شکم ہونے کی وجہ دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ یہہ تک بیک پیدا ہوا آخر ش اس کا سبب مجھکو معلوم ہوا کہ خون بز کو حسب ذیل پکوا کر اس شخص نے پچھلی رات کو کھایا تھا یعنے خون بز کو ایک پیالہ مین وقت

ذبح مجموع کیا اور بعد جم جانے کے اُسکو توے پر بمعہ روغن نمک و مصالح بہونکر ایک بڑی مقدار مین کھایا - ہمارے معزز انصاف و صحت پسند ناظرین کیا یہہ سب ہمارے بیش قیمت و لایق قدر مسبوق الذکر امورات خون سے غذا ء استعمال کو اُسکے مضر صحت ہونیکے تیقن پر حضرات انسان کو متروکی کے جانب رجوع یا اُسکو مجبور کرنے کیلئے کافی ستقو نہین ہو سکتے - یہی وجہ ہے کہ اصول اسلام مین خون کو اُسکے جملہ بیان کنندہ مذکورۃ الصدر لازمی و احتمالی مسمومیت ہمارے لئے موجب تکلیفات و امراض و ہلاکت ہونیکے تیقن پر غذا ء حرام ٹہرایا گیا اور اس لازمی و احتمالی مسموم و فاسد خون سے حیوانات کے اجسام کو معزول بہ سمیت و ہمارے لئے غذا ء لایق استعمال کرنیکی جہت پر اُنکو ذبح یعنے گلے کے دونون جانب شرائین اور آوردہ کو (جو دل یعنے خزانہ خون کے نہایت قریب تر ہین اور جن سے جسم کا قریب قریب کُل خون بزودی تمام خارج از جسم ہو جاسکتا ہے) کاٹنا اس غرض پر مقرر کیا گیا ہے کہ اُنکے تمام جسم کا لازمی اور احتمالی مسموم و فاسد خون اخراج پا جاوے - مخفی مبادا مچھلیون کے تمام جسم کا خون اُنکے وقت نزع یا چند لمحے قبل از مرگ (خلاف انسان و حیوانات کے کُل خون کے جسم مین جذب ہو جانے کے) اُنکے شُشش یا گلپھڑون مین مجموع یا جذب ہو جاتا ہے جو غیر لایق غذا ہے اور جسکو نکالکر پھینکدینے سے کسی قسم کا احتمال یا خونی سمیت مچھلیون مین باقی نہین رہتی ہے غالباً یہی سبب ہے کہ مچھلیون کو ذبح کرنا لازم نہین قرار دیا گیا۔

ہمارا اسلامی طریقہ ذبح نسبتاً گلا گھونٹنے - سر یا گردن پر زخم لگانے - گردن کے منکے توڑنے - قتل کرنے براہ آنکھ و دماغ کو صدمہ پہنچانے - گرم یا سرد پانی مین ڈبونے - دست و پا باندھکر آگ مین ڈالنے زندہ قطع و برید کرنے وغیرہ جو جانداروں کو مردہ کرنے کے جدید طریقہاے مہذب اقوام غیر کے ایک ایسا ہے کہ جس مین علاوہ جانداروں کے اجسام کو معزول بہ سمیت کرنے اور بہترین طبعی فوائد کے پورہ حصول کے ہمارے لایق ترس و رحم جانداروں کو غیر جائز و ناروا اور فضول و گران مذکور بے رحمانہ طریقون کے وقت عمل کے غیر متحمل تکلیفات موت سے معزول کرنا بھی مد نظر رکھا گیا ہے جو ہر ذی رحم انسان کا شیوہ یا اُسپر یہہ امر واجبات سے متصور ہو سکتا

ہے۔ جاندار ون کو بالا مذکور شدہ غیر واجب طریقون سے موت نازل کرنے اور ان طریقون سے جانداروں مین ایذا و تکلیف کا اندازہ ہم پر انسان وخواہ حیوانات پر موت نازل ہونے کے طبعی طریقون کی وقفیت سے حاصل ہو سکتا ہے۔

ہمارے جدید حکمت غربی کے معتبر طبون مین جسم انسان و یا حیوان پر کل امراض اور جملہ صدمات سے موت نازل ہونے کے صرف تین طبعی طریقہ لکھے ہین۔ اول طریقہ موت بمعرفت شُش بوجہ تنفس کے بند ہونے کے۔ دوم طریقہ موت بمعرفت دماغ بوجہ بیہوشی طاری ہونے کے۔ سوم طریقہ موت بمعرفت دل بوجہ گردش خون کے موقوف ہونے کے۔

طریقہ اول موت بمعرفت شُش بوجہ تنفس کے بند ہونیکے

اس قسم کی موت مین وہ سب اسباب شامل ہین جن سے ہوا شُش مین داخل ہونے سے مانع ہو۔ مثلاً گلا گھٹنا پانی مین ڈبونا وغیرہ عموماً اقسام کے پرند وغیرہ جانداروں پر یہی تنفس بند کرکے اُن پر موت نازل کرنیکا طریقہ اکثر ممالک ایشیا یورپ اور امریکہ وغیرہ کے غیر مذبوح خوار انسانون مین رائج ہے۔

اس قسم کی موت مین جسم انسان وحیوانات کے وہ سمی مادے (دیکھو بیان خون کے مضر مادون کا اخراج بذریعہ تنفس کے) جو خارجی فعل تنفس سے انسان مین اُس کے پھیپھڑہ کے قریباً سترہ کروڑ اور پچاس لاکھ خانون (جو حیوانات وپرندون مین اُن کے حسب مقدار جثہ کم یا زیادہ ہوتے ہین) سے ہر منٹ مین اٹھارہ اوقات (یا حیوانات مین اس سے کم یا زیادہ اوقات) اقسام کے مضر سمیات جن سب سے صرف مہلک سم کاربانک آسڈ کی مقدار انسان مین فی گھنٹہ قریباً تین تولہ ساڑھے چھ ماشہ ہوتی ہے سے خارج از خون ہوکر جسم کو ان مضر مادون کی لازمی سمیت

سے سبکدوش کرتے ہین جب کبھی تنفس بند یا جاری نہ رہے تو یہہ سمّی مادے بہمراہ خون خارج از جسم ہوکر خصوصًا اپنی سمیت سے بمعرفت گردش یا دوران خون دماغ کو جو مدبر بدن اور حاکم جسم ہے مسموم یا اسکو مفلوج باین غرض کرتے ہین کہ اُسکی مفلوجی یا مردنی سے خون کی گردش جو دماغ کے بالکل زیر حکومت ہے بند ہوجانے پر جسم انسان و یا حیوان پر نقص پرورش وغیرہ کی وجہ موت نازل ہوجاوے اگر کوئی ایک جاندار کو مردہ کرنے کے لئے اُس کا تنفس بند کردیا جاوے تو اُس کے سینہ و شکم کے عضلاتون مین سکراہٹ پیدا ہوکر وہ سخت ہوجاتے ہین اگر پرند جاندار ہو تو بشدت پھڑپھڑاتا ہوا یا چرند جاندار ہو تو بشدت تڑپتا ہوا اپنی ناک کو اپنی اور نتھنون کو پھیلاکر اور زبان منھہ سے نکالکر بڑی یاس و امید سے اپنی زیست برقرار رکھنے کے لئے متواتر دم لینے کی نہایت سخت کوشش کرتا ہے آنکھین خون کے رس جانے سے سرخ اور بسبب سخت وحشت کے کشادہ و بے حرکت یا گھورتے ہوئے نظر آتی ہین یہہ سب سخت وحشت انگیز حالات چندے یا حسب مقدار و طریقہ رکاوٹ تنفس کم و زیادہ (نر گاؤ مین کم از کم بارہ سے ۱۵ منٹ) جاری رہکر دوران سر تشنج یعنے اعضا مین سخت جھٹکے پیدا ہوکر بدحواسی اور بیہوشی مین اخیر ہوتے ہین مابعد بول و براز اکثر قطع ہوکر کل زندگی کے ظاہری آثار موقوف ہوجاتے ہین اور اب دل و نبض یا گردش خون چندے جاری رہکر موقوف ہوجانے پر جاندار مردہ ہوجاتا ہے اور ایک نر گاؤ پر یہہ مردنی بیس سے تیس منٹ مین طاری ہوتی ہے اس طور پر مردہ کئے ہوئے چرند جاندارون کی قابل رحم روح نالہ بیداد کرتی ہوئی بڑے بڑے وحشت انگیز درد و صعوبات مین گرفتار (بکرو بھیڑ چودہ اور نر گاؤ تیس منٹ یا کبھی اس سے زیادہ وقت مین) بحالت غیر جائز مجبوری اپنی عزیز جاے قیام یعنے جسم سے کنارہ کش اس لئے ہوتی ہے کہ وہ ذی ہمدرد اور ذی عقل و ذی نطق حیوانات خود پسند کی غذا ہو اور بے زبان مظلوم و معصوم کا ظالم

خود غرض اور نفس پرست پر احسان شرمناک باقی رہے۔
جانداروں کو اس طور پر مردہ کرکے حاصل کیا ہوا گوشت بدذائقہ بدرنگ یعنے گہرہ سیاہی مائل سرخ و سخت نفرت خیز یا بساندی بو اور کسیقدر لجلجہ ہوتا ہے اور یہہ تبدلات گوشت میں خون کے جذب رہنے کی وجہ پیدا ہوسکتے ہیں۔ عموماً اس طور پر مردہ شدہ جانداروں کے گوشت میں بہت جلد سڑن و عفونت پیدا ہوکر وہ غیر قابل غذا ہوجاتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ گرم ممالک کے موسم گرما میں اس طور پر مردہ شدہ جانداروں کا گوشت چودہ سے چوبیس گھنٹوں میں عفونت پیدا کرکے غیر قابل غذا ہوجاتا ہے۔

طریقۂ دوم موت بمعرفت دماغ بوجہ بیہوشی طاری ہونیکے - اس قسم میں عموماً وہ سب اسباب شامل ہیں کہ جن کے ذریعہ سے دماغ کو صدمہ پہنچاکر اُس کے مفلوجی کے باعث ہوکر حیوان مفروضہ پر موت نازل کریں۔ مثلاً سر پر پتھر یا لکڑی وغیرہ سنگین شئی مارنا یا تیز نوکدار شئی آہنی سے دماغ پر صدمہ یا زخم پہنچانا۔ دماغ کو کوئی نوکدار آہنی شی سے بمعرفت آنکھ کے زخم یا صدمہ پہنچانا گدی میں تیز نوکدار آلہ کے زخم سے دماغ پر صدمہ پہنچانا نسبتاً ان سب طریقوں کے ہمارے مہذب و نیز رحم و ذی ہمدرد اقوام یورپ و امریکہ وغیرہ دماغکو براہ چشم یا گدی سر دیا کہوپری پر زخم پہنچاکر جانداروں کو مردہ کرنیکے طریقہ کو بہتر مین سمجھ کر فی الحال اپنے مین رواج دے رکھے ہیں دماغ کو ضرب سے صدمہ پہنچاکر جانداروں کو مردہ کرنے کے لئے اکثر ممالک یورپ امریکہ وغیرہ میں ایک نیزہ سا لوہے کا ہتھیار استعمال کرتے ہیں جسکی لامبائی قریب چھہ فیٹ یعنے چار ہاتھ لی اور گندگی یا قطر ایک یا دو انچہ کا اور اس لکڑی کی ایک انتہا مانند نیزہ کے نوکدار ہوتی ہے اس ہتھیار سے جانداروں کے سروں پر زخم لگاتے ہیں جو اکثر چوک کر جسم کے دوسرے جائیوں پر مثلاً گردن وغیرہ پر لگنے سے جانور مضروبہ پر سخت درد و تکلیفات سے ایک مدت دراز میں موت نازل ہوتی ہے اس طریقہ کو زبان انگریزی میں

اسٹننگ کہتے ہین اور اس طریقہ اسٹننگ سے ایک مدت قلیل مین جاندارون کو مردہ کرنے کے لئے
آلہ مذکور سے متواتر جب تک کہ وہ مردہ نہو جاوے ضرب کرنا لازم آتا ہے جو نہایت تکلیف دہ اور بے
رحمانہ طریقہ متصور ہوسکتا ہے اس طریقہ مین موت حسب مقدار صدمہ دماغ پر جلد یا آہستہ پیدا ہوتی ہے
اور ملک انگلستان وغیرہ مین آلہ مذکور کے رو سے اگر جانور مضروبہ جلد نہ مرجاوے تو ایک آہنی لکڑی
یا بید آلہ مذکور سے سر پر ہوئے ہوئے زخم کے درمیان داخل کرکے دماغ کو سامنے پیچھے تک
بمعہ حرام مغز کے چھیدتے یا پھاڑتے ہین تا کہ ان حاکم ومنتظم جسم آلون کے پھٹ جانے پر جانور
مضروبہ کے تمام جسم پر مفلوجی اور گردش خون مین رکاوٹ پیدا ہوکر جلد مرجاوے اور یہان
جاندارون کے مردہ کرنے کے اس طریقہ کو کیپٹن وسٹاپول اپنی کتاب گیڈ ٹو میٹ انسپکشن
یعنے کتاب راہ نمائے معاینہ لحم کے صفحہ چہارم مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۹۴ء مین یون تحریر کرتے ہین اگر
آلہ مذکور کی رو سے مضروبہ جاندار مر نہ جاوے تو اُس کے سر کے زخم سے دماغ اور حرام مغز مین
ایک آہنی بید اسی لئے داخل کرتے ہین کہ جانور مضروبہ کے جسم پر فوراً مفلوجی عاید ہوکر مردہ ہوجاوے
مابعد دو یا تین منٹ کے اُس کے گلے کو کاٹ دیا کرتے ہین تا کہ خون جسم سے نکل جاوے
پہلے تو اس طریقہ اسٹننگ مین سر پر سنگین و نوکدار آلہ آہنی سے کھوپری کو توڑ کر دماغ پر زخم کیے
جاتا ہے اور اگر اس طریقہ کے ایک ضرب مین کھوپری نہ ٹوٹے اور زخم نہ پیدا ہو یا نہو چوک کر جسم کے دوسرے مقامات پر لگجاوے تو اُس آلہ خوفناک سے
متواتر ضرب کیجاتی ہے حتی کہ جانور مضروبہ پر متعدد زخمون کی وجہ بے ترحم موت نازل ہوجاوے
یا بعد زخم دماغ پر گردش خون بند ہو تو اور جسم زود مفلوج ہوکر موت جلد نازل ہونے کے لئے جانور
مجروح کے دماغ کو بمعہ حرام مغز بذریعہ بید کے پھاڑ دیا جاتا ہے اتنے بڑے بڑے بے
رحمانہ امورات کے قطع نظر بعض ہمارے مشہور مہذب غیر ذبوح خوار انسان جانور مجروح کو
اس کے غافل ہونے کے دو یا تین منٹ کے گذر جانے پر اُس کے بعد موت اُس کے

جسم کے خون کے خارج کرنے کے بے سود غرض پر اُس کے گلے کو کاٹ کر انسانی خود غرضیوں اور اُس کے آزار دہی اور بے رحمانہ حرکات کا خاتمہ کر دکھلاتے ہیں اول تو اِن طریقوں سے جاندار انتہا درجہ کی تکلیف میں ایک عرصۂ دراز تک مبتلا رہتے ہیں اور ثانیاً اُن کے اجسام سے پورہ پورہ خون نسبتاً اہل اسلام کے طریقۂ ذبح کے خارج نہیں ہوتا۔ چنانچہ طریقۂ ذبح میں ۹۰ فی صدی خون خارج ہو کر جانور مذبوحہ (بھیڑ وبز وآہو) بدرجہ غایت تین منٹ اور دس سکنڈ میں بالکل مردہ ہو جاتا ہے (دیکھو طریقۂ سوم) اب ہم یہاں اپنے ذاتی تجربہ کو درکنار کرتے ہوئے ذیل میں طریقہائے مذکور سے موت نازل ہونے کا زمانہ اور خونی اخراج کی مقدار کو ایک عیسائی ڈاکٹر ڈمبو صاحب کا تجربہ مندرجہ انڈین میڈیکل ریکارڈ مطبوعہ یکم جون ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۱۷۱ سے تحریر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ڈمبو صاحب فرماتے ہیں کہ جب جانداروں پر موت بہ حسب طریقۂ اسٹنینگ نازل کیا جاوے تو حالت نزع پندرہ سے بیس منٹ تک جاری رہتی ہے اور جملہ جسم کے خون سے اٹھائیس فی صدی خون خارج ہوتا ہے اور سرد ممالک میں (جہاں برفباری ہمیشہ ہوتی ہے) ایسے مردہ کئے ہوئے جانداروں کا گوشت تیرہ دن سے زیادہ نہیں رہ سکتا ہے اور اگر بعد دماغ پر ضرب یا صدمہ پہنچانے کے جانور مضروبہ کے گلے کے ظروف خون کو کاٹ دیا جاوے تو ایسا جاندار ایک عرصۂ دراز تک تکلیف پاتا ہے اور اُس کے جسم سے چوبیں فی صدی خون خارج ہوتا ہے اور ایسا گوشت صرف پندرہ دن تک اچھا رہتا ہے۔ گو ہم قبول کرتے ہیں کہ بطریقہ اسٹنینگ مردہ شدہ جانداروں کا گوشت نسبتاً تنفس بند کر کے مارے ہوئے جانداروں کے گوشت سے البتہ کسیقدر ٹھیک ہوتا ہے تاہم بدذائقہ۔ بدرنگ بدبو یا نفرت خیز وکریہہ بو اور کم و زیادہ لجلجہ ہوتا ہے جو ہندوستان سے گرم ممالک میں جلد غیر لائق غذا ہو جاتا ہے۔

سوم طریقہ موت بمعرفت دل بوجہ گردش خون کے موقوف ہونے کے ۔ ہم پر
اگلے ہر دو بیان کنندہ طبعی طریقہاے موت سے ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ کو صدمہ پہنچانے اور
تنفس بند کرنے سے مراد صرف گردش خون کو بند کرنے کے ساعی ہونا ہے کہ جس واحد طریقہ سے
ہی جسم پر موت نازل ہوتی ہے یہاں اس امر کی ثبوتی کے لئے ہم سالوتری ولیم ولیمس صاحب
کی طب حیوانات کے صفحہ ایک سو گیارہ کی تحریر زیرین پیش کرتے ہیں ۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب
فرماتے ہیں کہ حیوانی زندگی کی مداومت ناممکن التفریق طور پر ملحق ہے ۔ جسم میں خون کے متواتر
گردش کرنے پر جب تک کہ خون کی گردشن جسم میں جاری رہتی ہے تب تک حیوانی زندگی قایم و
برقرار رہتی ہے اور جب یہہ خونی گردشن موقوف ہو جاوے تو حیوانی زندگی کنارہ کش ہو جاتی
ہے ۔ ہمارے جانداروں پر مختلف طریقہاے نزول موت کے تحقیقات دراصل ہمکو متوجہ کرتے
ہیں ان مختلف راستوں کے دریافت کی جانب کہ جن کے ذریعہ سے خون کی گردش کی کامل موقوفی سرزد
ہوتی ہو" اب یہہ امر مسلم الثبوت ہو چکا کہ جسم حیوان کے خون کی گردش کی موقوفی سے ہی اُسپر موت
نازل ہوتی ہے تو اب ہم دریافت کرتے ہیں اُن سب غیر مذبوح خوار بنی نوع انسان سے جو درعوض براہ
راست خون کو خارج از جسم کرکے اُس کی گردش کے زود مانع یا موقوف ہونے کے باعث ہو کر جانداروں
پر سہل موت نازل کرنے کے اسلامی طریقہ لایق قدر کے عمل درآمد کے درعوض اُن کے سر و بینہ زخم پہنچا کر
و یا تنفس کو بند کرکے ان کے گردشن خون کو ایک زمانہ دراز میں ان صورتوں سے موقوف کرنے کے
ساعی ہو کر اُن پر ایک نہایت خوفناک و لایق ترس و رحم موت ایک زمانہ دراز میں واقع کرنا کیا انسانی ہمدردی
کے مزیل اور اُس کے غیر لازمی خود غرضیوں اور اُس کے ایذا دہی کا غایت درجہ متصور نہیں ہو سکتا فرض کریں
کہ کوئی ایک شریان خصوصاً بڑی مثلاً سینہ یا بازو کی کٹ جاوے تو اُسکی کٹی ہوئی انتہا سے خون بہنا شروع
ہوتا ہے اور یہہ خون جس سرعت سے خارج از جسم ہوتا جاتا ہے تو ساتھ اُسی سرعت کے دل جسم کے

دوسرے اعضاء میں منقسم ہونے والے خون کو بطرف عضو جسکی شریان کٹ گئی ہو بار بار روانہ اس
غرض پر کرتے جاتا ہے کہ خون کے پرورش دار خاصیت سے بازو۔ ساعد و ہاتھ محروم نہ رہکر مردہ
یا لایق شرن دگلن نہ ہو جاوے اگر کٹی ہوی شریان کی انتہا سے سیلان خون موقوف نہ ہو کر جاری رہے
تو دل جسم کے دوسرے اعضاء میں منقسم ہونے والے خون کو یہانتک بطرف عضو جسکی شریان کٹی ہو روانہ
کرتے جاتا۔ حتی کہ قریب قریب تمام جسم یا جملہ جسمی خون کا ایک بڑا حصہ خارج از جسم ہو کر جانور معروضہ
پر موت نازل ہو جاوے اگر بجائے بازو کے شریان کے کوئی ایک شریان جو بڑی بھی ہو اور دل یعنے
خزانہ خون کے قریب تر بھی ہو تو ایسے شریان کے کٹ جانے سے خون جسم سے بزودی تمام اور
بمقدار زاید خارج ہونیکی وجہ جانداروں پر جلد موت نازل ہوتی ہے اگر کوئی ایک شریان جو علاوہ
بڑی اور دل کے قریب ہونے کے اپنے محاذی عضو کے ہم پلہ شریان سے اتنی قربت رکھتی ہو کہ ضرورتاً ایک
وقت واحد یا ایک وست میں دونوں کٹ سکیں تو ان کے کٹ جانے پر خون بہ عجلت تمام ایک نہایت قلیل عرصہ
میں جسم سے خارج ہو کر بہ سرعت تمام حیوان معروضہ پر موت نازل ہو جاتی ہے ہمارے جانداروں پر
ان کے جسمی خون کو کامل طور پر خارج کر کے انپر ودہ سہل موت نازل کرنے کے لئے مذکور تعریفات سے
ملحق شریانوں کے لئے ان کے اجسام میں تجسس کیا جاوے تو ہمکو صرف گلے کے شریانوں کے دوسرے
کوئی اور نہیں پائے جاوینگے جانداروں کا گلا ان کے جسمی خون کو خارج کر کے انپر سہل اور بہ عجلت تمام موت
نازل کرنے کے لئے ان کے اجسام میں ایک واحد جا ہے جس کے کاٹنے سے علاوہ ہر دو
جانبی بڑے اور دل کے قریب ترین شریانوں کے دو بڑے وریدیں معہ نرخرہ جو ہوائی نالی ہے کٹ
جاتے ہیں۔ گلے کو کاٹنے کے واحد عمل سے گردش خون اور تنفس کی موقوفی اور بوجہ نہ گردش
کرنے خون دماغ میں مفلوجی غرض ہر سہ طریقہاے طبعی موت مذکورہ ایک وقت واحد میں حاصل ہو کر نہایت
قلیل عرصہ میں حیوان معروضہ پر موت نازل کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

عموماً اکثر درندے اور شکار کرنے والے پرندے اپنے مضبوط تیز ولابنے خداداد دانت و منقاروں
سے اپنے شکاری جانداروں کو بسہولت اور زود مردہ کرنے کے غرض پر نسبتاً تمام جسمی جگہوں کے یہی
گلے کو پھاڑکر خون کو بہا دینے کی قدرتاً تعلیم پائے ہوئے ہین۔ یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام اپنے خورشی
جانداروں کے اجسام کو خون کے کل لازمی اور احتمالی سمیت سے پاک اور انپر زود و سہل موت نازل کرنے
کے لئے یہی گلے کو کاٹنا جسکو اصطلاحاً ذبح کہتے ہین تجویز کر رکھے ہین اگر اہل اسلام کے حسب طریقہ
ذبح ایک تیز و حسب ضرورت لانبی ہتھیار سے گلے کے درمیانی حصے مین آڑے طور پر ایک ایسی جنبش طاقت
سے کاٹین کہ گلے کے دونون جانبی شرائین اور آوردہ بمعہ ہوائی نالی اور مری یعنے غذائی نالی کے قطع ہو
جاوین اور گلے کے پیچھے کے استخوان جن کو گردن کے منکے کہتے ہین جن منکون کے درمیانی استخوانی
نالی مین حرام مغز یا صلب رہتا ہے کٹ نہ جاوے تو اس عمل سے حیوان مذبوحہ کے جسم کا قریب قریب
سب خون یعنے ۹۰ فی صدی ایک ادنیٰ عرصہ نصف منٹ سے ڈیڑھ منٹ مین خارج ہو جانے سے
جانور مذبوحہ (بھیڑ- بز- آہو) بدرجہ غایت تین منٹ اور دس سکنڈ (منٹ کا ساٹھوان حصہ)
مین بالکل مردہ ہو جاتا ہے۔ اور بیہوشی جانور مذبوحہ پر ۳ سے ۴ سکنڈ مین طاری ہوتی ہے
اور ایسے مذبوحہ جاندار کا گوشت ہندوستان سے گرم ممالک کے موسم گرما مین کہ جب حرارت آفتاب
ایکسو چھ سے بارہ بلکہ بیس تک مطابق فارنہیٹ صاحب کے مقیاس الحرارت کے ہوتی ہے تو
کامل ڈیڑھ سے دو دن یا چھتیس سے اڑتالیس گھنٹے تک اچھا اور بحفاظت رکھا جاوے تو تین یا چہار
دن تک غیر لائق غذا نہین ہوتا اور موسم سرما مین کہ جب گرمی آفتاب ستر یا اٹھیا نو درجہ تک ہو تو اگر
بحفاظت رکھا جاوے تو چار دن تک اچھا اور چھ دن تک غیر لائق غذا نہین ہوتا ہے۔ حسب تجربہ ڈاکٹر
ڈبسو صاحب (انڈین میڈیکل ریکارڈ مطبوعہ یکم ماہ جون ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۱۷۴) اگر بطریقہ اسٹنگ و معہ
گلا کاٹنے کے حیوان کشتہ کے جسم سے چوبن فی صدی خون خارج ہو کر اُس کا گوشت سرد ممالک مین

پندرہ دن تازہ رہ سکتا ہے تو اس حساب سے ہمارے طریقۂ اسلام سے ۹۰ فی صدی خون خارج
شدہ جاندار کا گوشت سرد ممالک مین تیس دن رہ سکتا ہے اور طریقۂ یہودیہ (جس مین صرف گلے کے
ظروف خون کو کاٹ کر خون بہا کر جاندار کو مردہ کئے جاتا ہے) سے حیوان کشتہ شدہ کے جسم سے
بہتر فی صدی خون خارج ہو کر اسکا گوشت سرد ممالک مین اٹھارہ دن تازہ رہ سکتا ہے تو اس حساب سے
ہمارے طریقۂ اسلام سے ۹۰ فی صدی خون خارج شدہ جاندار کا گوشت سرد ممالک مین ساڑھے بائیس
دن رہ سکتا ہے ۔ اگر جانداروں کو قتل کر دیا جاوے تو اس عمل مین صلب کے کٹ جانے پر جسم
سے متعلق تعلقات دماغ کے دور ہو جانے کی وجہ تمام جسم مین مفلوجی اور گردش خون مین
رکاوٹ پیدا ہو کر حالت ذبح کے خونی اخراج کے مانند خون خارج از جسم نہین ہو سکتا یہی وجہ ہے
کہ اسلام مین بوقت ذبح صلب کا کاٹنا منع کر دیا گیا ہے ۔ اور نرخرہ یا ہوائی نالی کے کاٹنے سے
عمل ذبح مین غرض یہ ہے کہ حیوان مذبوحہ کے فعل تنفس مین کمی خصوصاً خون جسم کے خارج ہوتے
رہنے کے زمانہ مین پیدا ہو کر مذبوحہ جانور پر بزودی موت نازل کرنے مین مدد کرے

ولحم الخنزیر۔

اور (حرام کیا) گوشت سور کا

یہہ امر شان و عظمت اسلام کے خلاف ہوتا بلکہ اُس پر ایک تاریک دھبہ تھا جو کبھی اس ناپاک جانور کا

گوشت غذاءً اُس میں جائز قرار دیا جاتا۔

لحم خنزیر کے غذاءً استعمال کی برائیوں کو ہم ذیل کے ہفت نقصوں پر منقسم کر کے ثابت کرینگے

کہ یہہ انسان کے لئے ایک ناجائز و نہایت مضر اور لائق ترک غذا ہے۔

نقص اوّل۔ خنزیر اپنی غلاظت خواری و نجاست پسندی سے دایم المرض ہونا

نقص دوم۔ لحم خنزیر میں حسب ضرورت عام مفید جسم انسان اجزا کا نہونا۔

نقص سوم۔ لحم خنزیر میں گنڈمالی سمیت کا موجود رہنا۔

نقص چہارم۔ لحم خنزیر میں متعدد کیڑوں کا وجود پایا جانا۔

نقص پنجم۔ لحم خنزیر کا جملہ انسانی غذائی اشیاء سے دیرہضم ہونا۔

نقص ششم۔ لحم خنزیر میں بکثرت چربی پائی جانا۔

نقص ہفتم۔ لحم خنزیر کی خورش بعض مخصوص امراض اور ایک سم کا خون مین مقدار زاید پیدا ہونا جس سم کو کاربانک آسڈ کہتے ہین۔

بیان نقص اوّل

خنزیر کا اپنی غلاظت خواری و نجاست پسندی سے دائم المریض ہونا۔ انسان کے جملہ خورشی یا غذائی حیوانات بلکہ عالم مخلوقات کے کل جانداروں کی ہئیت مجموعی اور انکی عادات کا تصور نسبتاً خنزیر کی شبیہ و عادات سے کیا جاوے تو یہہ علاوہ ایک بد وضع بدشکل سست و کاہل ہونے کے۔ سردار گروہ حیوانات ناپاک بھی متصور ہوگا۔ یہہ اپنے وقت ولادت سے ہی ایک شدت کا غلاظت خوار ہی نہین بلکہ روے زمین کے زمرۂ حیوانات ناپاک مین یہہ ایک ضرب المثل زبردست بسیار خوار و بلانوش جاندار ہے جو اپنی ازلی خواہش اشتہا کو فرو کرنے کے لئے کھیتون اور پہریون وغیرہ خصوصاً غلیظ جگہون سے خواہ اُن مین کیسی ہی غلاظت یا نجاست کیون نہو لیے اسکی لایق شکم مین بھر لیا کرتا ہے یہہ اقسام کی غلاظت اور نجاستین کھاجاتا ہے اور اِن ہی کھاے ہوئے نجاستون سے پیدا شدہ غلاظتین یعنے خود کے بول و براز مین جو بدرجہ غایت نجس و ناپاک ہوتے ہین لت پت یا اُن مین ہمیشہ ڈوبا ہوا رہتا ہے۔ الغرض یہہ ایک زندہ مجسم تودۂ غلاظت جاندار ہے۔ پس جب یہہ خیال کیا جاوے کہ ہمارے اجسام کے ہر ہر مفرد عضو و آلات ماحصل اُنہین اجزا کے ہین کہ جنکو ہم اپنی خوراک کئے ہون یا یہہ ہماری غذا کے خاص ترکیبی تبدیلی وجود ہون توکیا یہہ خنزیر خوار کے تصور کو کافی نہین کہ اُس کے جسم کے متعدد اعضا و آلات سے (جنکو کہ وہ نہایت پاک و صاف سمجھتا ہے) کوئی ایک اس زندہ مجسم تودہ غلاظت جاندار کے نجس و ناپاک گوشت سے مرتب شدہ ہو جبر ایک انسان بے کم و کاست خصوصاً پختہ شدہ اشیا وغیرہ یا مائدہ

کا ایک مجموعہ یا ڈھیر ہے یا وہ اپنے متعدد خوردہ طعام کا ایک جزاصل یا اختصار ہے۔

انجیل جدید کتاب متی کے باب ہشتم کے بتیسوین آیت سے عیان ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جو تحقیقاً ایک جلیل القدر پیغمبر ہو گزرے ہین ان ناپاک جانورون کو فقط دیوون اور شیاطین کے غرق آب کرنے کے لئے ہی کام مین لائے تھے پس یہہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ انکو اس سے کسی زیادہ مفید کام کے لئے استعمال کرسکین یہہ عموماً مانا گیا ہے کہ جو شئی جس لایق ہوتی ہے وہ اسی طور پر مستعمل ہوتی ہے۔ سوا اس کے دیکھو انجیل عتیق کتاب لویٹیکس کے باب یازدہم کی ہفتم آیت کو جس کا ترجمہ یون ہے "اور خنزیر جس کا کھر چرا ہوا ہے لیکن وہ جگالی نہین کرتا اس لئے وہ تمہارے لئے ناپاک یا منع ہے" ہم قبول کرتے ہین کہ کیا انسان وکیا حیوان بلکہ روئے زمین کے کل موجودات ایک خاص کام کے لئے مبعوث ہوئے ہین ولیکن ہم بعض وجوہات کے نظر کرتے ہوئے یہہ بھی کہینگے کہ زندہ مجسم تودہ غلاظت جاندار یعنے خنزیر ہرگز کھانے کے لئے نہین پیدا کیا گیا جس طرح قدرت نے سطح زمین کے پانی کو انسانی وغیرہ تصرفات سے قابل کثیف وناپاک ہونے کے احتمال پر اقسام کے آبی حشرات الارض کو اس مین مبعوث کرکے اسکی مدام صفائی وپاکی کے باعث ہوئی اسیطرح ہماری زمین مسکونہ کے انسانی وغیرہ لازمی روزمرہ کی غلاظتون کو دور کرنے کے لئے چند جاندارون کو پیدا کر رکھے ہین۔ منجملہ اُن سے اقسام کے پرند مثلاً۔ ابابیل۔ چغد۔ الو۔ مینا۔ اور اقسام کے چڑیان۔ گدین۔ اور چیلین وغیرہ کے ذمہ داریون سے مقرر ہے کہ وہ اقسام کے مردہ اور قریب المرگ حشرات الارض اور مردہ جاندارون کو اپنی غذا بناکر زمین اور ہوا کو جو بہ وجوہات معقول خصوصاً انسان کے لئے ہی پیدا شدہ نظر آتی ہے پاک وصاف رکھین تاکہ انسان کے لئے اُنکی بوسیدگی باعث مضر صحت نہو اسی طرح بھیڑئے اور شغال وغیرہ اقسام کے درندون پر حکم ہے کہ وہ عموماً مردہ حیوانی اجسام کو بوسیدگی وگلنے کے قبل اور خصوصاً مریض وناتوان اور ضعیف یا قریب المرگ جاندارون کو اُن کے قبل ازمرگ شکار کرکے

اکل کیا کرین تاکہ اُن کے بعد مرگ اُن کے اجسام کی بوسیدگی کی مضرت سے انسان محفوظ رہے الباقی
خاص انسان کے روزینہ لازمی غایت درجہ کی نجس مضر غلاظت یعنے براز جو رکھے رہنے سے خصوصاً اُس
کے لئے بدرجہ غایت مضرت بخش ہے گو کچھ عملہ بڑی وسعت رکھتا تھا تاہم قدرت نے اس زبردست اور
وسیع عملہ کو جہانتک ہماری موجودہ سمجھ ہماری رہبری کرتی ہے ہمکو نظر آتا ہے کہ ایک ہی قسم کے حیوان
یعنے خنزیر کو مبعوث کر کے اُسی کے سپرد کیا اور طرفہ یہہ کہ ایک واحد جاندار کو قوت اشتہا اتنی عطا
کیا کہ وہ روزینہ کئی انسانون کے براز کے ہضم کر جانے پر بھی اپنی خداداد خواہش خورش کو پوری
نہ کر سکے انسان وغیرہ مین بسیار خواری کے غایت درجہ کو ظاہر کرنے کے لئے خنزیر کی خورش تمثیلاً
زبان زد خلایق ہے۔ حکمات قدرت کے زمرۂ حیوانات مین ایک یہی واحد جاندار ہے جو صرف
انسانی براز پر ہی اپنی زندگی قایم و برقرار رکھ سکتا ہے ہندوستان مین بعض بیدار مغز و کفایت
شعار اہل دہ جاروب کشون کی غیر میسری اور قلت کی وجہ انسانی مضر غلاظت یعنے براز سے اپنا قریہ
صاف و پاک رکھنے کے لئے تاحال قدرت کی تقلید پر چند خنزیر پال رکھا کرتے ہین۔

براز ایک نہایت متعفن غلاظت ہے یا یہہ اُن بے بو یا خوش بو ہمارے غذائی اشیا کا ایک
حصہ ہے جو انسان کے عموماً کھانے مین آئے ہون۔ اب جاے غور ہے کہ اُس مین وہ بدبو یا
تعفن جو دوسرے حیوانی مادون کی طرح سے ہوتی ہے کہان سے اور کیسے پیدا ہوتی ہو جس طرح
دخانی انجنون کی ساخت کے آہنی پرزے جو بوجہ کثرت حرکت کے گھس جایا کرتے ہین اسیطرح انسان کے
غیر موقوف جسمی افعال و حرکات سے جو جسمی ساخت یا آلات کے حصے یا اجزا گھس کر بیکام ہو جاتے ہین
وہ حیوانی خاکستین مثلاً بول و براز وغیرہ کے ہمراہ اخراج پاتے ہین جن کی شرکت بول و براز مین تعفن
یا بدبو کے باعث ہوتی ہے خصوصاً براز مین علاوہ غذائی اشیا کے آبی و چکٹ قسم کا تھوک لعاب
معدہ صفرہ لعاب لبلبہ لعاب امعاے خورد۔ لعاب امعاے کلان جن سب رطوبات کی ترکیب مین

اقسام کے اجزا شریک رہتے ہین ۔ سواے اِس کے اِن تمام آلات مذکور اور زبان منھ اور حلق کے لعاب دار
جھلیون کے وقت ہضم غذا کے رگڑ وغیرہ سے برباد شدہ حصہ اور وہ مضر مرکبات جو لعابات مذکور اور اُن کے
اجزا اور غذائی اجزا کے لازمی ملاپ سے کیمیائی تبدیلات کے واقع ہونے کی وجہ پیدا ہوتی ہون پاے
جاتے ہین ۔ باین وجہ یہہ اقسام کے مضر جزیات جسم وغیرہ کا ایک مرکب مادہ ہے جس کے غیر مفید اور مضر
جسم ہونے کی وجہ طبیعت جو ایک بڑی صلاح کار و مدبر بدن ہے اُسکو جسم سے ایک وقت مقررہ پر خارج
کر دینے کے لئے انسان کو نہایت مجبور کر دیتی ہے جب کبھی یہہ مادہ اپنے وقت مقررہ کے اندر کسی طبعی یا
خارجی سبب کے وجہ خارج از جسم نہ ہو تو اِس کے یعنے براز کے باعث اخراج یا مضر مادے جسم مین جذب
ہو جاتے ہین تو تب اِس حالت کو ہم قبض کے نام سے موسوم کرتے ہین جس شکایت مین براز کے باعث اخراج
و مضر مادے جسم مین جذب ہو جانے سے وہ خشک ہو کر غیر مقررہ اور دراز اوقات پر بڑی تکلیف و ایذا
سے بہ حیثیت سدہ ون کے خارج از جسم ہوتا ہے اور اُن مضر مادون کا جسم انسان مین جذب ہونا یعنے
بوجہ قبض ذیل کی تکلیفات پیدا ہوتی ہین جنکو ہم بڑے نامی گرامی طبیب ڈاکٹر ٹیانر صاحب کی طب (جو حکمت
انگریزی کی ایک نہایت معتبر طب ہے) کے جلد دوم صفحہ اکیسو چوالیس سے یہان درج کرتے ہین :- بوجہ قبض
اقسام کی تکلیف دہ جسمانی و دماغی شکایتین پیدا ہوتی ہین ۔ انسان کی ذہنی قوت پست ہو جاتی ہے اور یہ
شکایت کسیقدر کہنہ ہو جاوے تو مریض کی قوت حرکت یا قدرت ریاضت پوری زائل ہو جاتی ہے یعنے
وہ نہایت سست و مجہول ہو جاتا ہے اور اکثر نہایت تکلیف دہ درد سر پیدا ہوتا ہے اور کم و زیادہ جسم کے
مختلف جگہون مین بے برداشت عصبی درد پیدا ہوتا ہے اور غیر قایم تخیلات و بیہودہ خیالات پیدا ہوتے
ہین ۔ اور یہہ تخیلات اکثر اُس مین مستقل طور پر بھی قایم ہو جاتے ہین ۔ اب مقام غور ہے کہ یہہ براز خنزیر کا خوراک
ہو کر اُس مین کس قسم کی مضرت اور امراض پیدا کرنیکا باعث ہو سکتا ہے علی الخصوص خنزیر کا ایک ضرب المثل
سست و کاہل ہونا بھی برازی خوراک کے ہی وجہ بیان مذکور سے ثابت ہوتا ہے ۔ ہم قبول کرتے ہین کہ

انسانی بلکہ زمین جو نرم ہو البتہ نہایت کم مقدار میں غذائیت ہوتی ہے ولیکن اُس کے مضر مرکب مادے کسی طور
پر کسی حیوان کے لئے مفید ہو نہیں سکتے ملک امریکہ کے ایک مشہور حکیم ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب بلتن
سوم پاک کے صفحہ چھپن و ستاون میں خنزیر کو ایک غیر تندرست جانور ٹھہراتے ہیں اور اسی کتاب کے
صفحہ ۲۵۵ میں درج ہے کہ ناپاکی یا غلاظت پسندی ایک سبب الامراض وبائیہ وغیرہ ہے اور خلاف
اُس کے پاکی و صفائی ایک وجہ مانع امراض ہے اس سے عیاں ہے کہ غیر تندرستی انسان و حیوان میں خصوصاً
بوجہ انکی ناپاکی و ناصفائی اور غلاظت پسندی کے پیدا ہوتی ہے اور یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ غیر تندرست انسان
و حیوان بوجہ متواتر مختلف حملہ امراض کے زود فنا ہو کر کم عمر ہوتا ہے اور ومادہ خنزیر ہمکو علم حیوانات
امر مذکور کی پوری تصدیق ہوتی ہے علاوہ ازیں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ ناپاک جانور بوجہ غلاظت
پسندی کے اپنے سے کم قد و قامت یا کم جثہ کے حیوانات سے نسبتاً کم عمر ہوتا ہے اس امر کی
تصدیق کے لئے ہم ذیل میں بمقابلہ خنزیر کے عمر کے چند جانداروں کی عمر درج کرتے ہیں جو نسبتاً خنزیر کے کم جثہ
ہوں اور پاکی و صفائی پسند بھی ہوں - چنانچہ خنزیر کی عمر سات سے آٹھ سال تک ہوتی ہے خلاف اس کے
خرگوش کی عمر سات سے آٹھ سال تک پروردہ بلی کی عمر دس سال تک پروردہ کتے کی عمر سو سال تک خنزیر صحرائی
کی بیس سال تک سگ آبی کی پچاس سال تک اور جنگلی بلی کی عمر چوبیس سال تک ہوتی ہے سوا اس کے حشرات
الارض میں مگس خانگی جو مانند خنزیر کے شدید غلاظت خوار و نجاست پسند ہوتی ہے اسکی عمر پندرہ یا بیس
دن سے زیادہ نہیں ہوتی - خلاف اس کے چیونٹیاں گو بحیثیت جسمانی مگس خانگی سے نہایت چھوٹی ہوتی ہیں
ولیکن وہ نسبتاً مگس خانگی سے پاکی پسند ہونیکی وجہ کم از کم ایک سال تک زندہ رہتی ہیں علاوہ ڈاکٹر فٹ صاحب
کے قول مذکورہ اس ناپاک جانور کا کم عمر ہونا ایک ایسا امر ہے کہ اُس کے غیر تندرست اور دائم المرض ہونے
پر صریحاً دلالت کرتا ہے -

ہم اب صفائی و پاکی کے فوائد اور غلاظت و نجاست کے نقصانات سے ماہر کرتے ہیں صفائی و پاکی

سے مراد وہ پاکی اور صفائی ہے جو جسم انسان و حیوان اور اُن کے متعلق افعال و امور سے الحاق رکھتی ہو
فرض کریں کہ کوئی ایک شئی یا جائے پاک و صاف ہو اور کوئی ایک شئی یا جائے جو ناپاک و صاف ہو جب
کبھی ہمکو دیکھنے کا موقع ملے تو شئی یا جائے پاک و صاف سے طبیعت میں ایک خاص قسم کی تازگی اور
لطف و مسرت حاصل ہوگی اور برخلاف اس کے شئی یا جائے ناپاک و غلیظ سے طبیعت میں ایک
خاص قسم کی بے لطفی یا بدمزگی و کشیدگی یا بے چینی اور نفرت پیدا ہوگی گو ان دونوں حالتوں میں
شئی یا جائے مفروضہ اور ہمارے اجسام سے کوئی لگاؤ یا تعلق بھی کیوں نہو۔ اگر ہم پاک یا ناپاک شئی
یا جائے مفروضہ سے طبیعت میں انقلاب مذکور کی وجہ کے جانب رجوع ہو کر بغور دیکھینگے تو ہمپر صاف منکشف
ہوگا کہ وہ قوت جسکو قدرت نے انسان و جانداروں کے اجسام میں بطور ایک صلاح کار یا مدبر مقرر کر رکھی ہے
کوئی مفید یا جہت خاص سے پاک یا ناپاک شئی یا جائے مفروضہ سے انکی طبیعتوں میں حالات مذکور الصدر پیدا
کرکے اُن کے لئے کسیکو موزون اور کسیکو غیر موزون ہونیکی راہ نمائی کرتی ہے عموماً انسان و خواہ حیوانات
کے وہ طبعیات جو پاکی و صفائی پسند ہوتے ہیں ہمیشہ چست و چالاک مستعد اور خوش وضع و خوش نما عام مرغوب
تندرست اور با عمر ہوتے ہیں خلاف اس کے ناپاکی و ناصفائی پسند طبعیات عموماً غبی۔ کاہل سست۔ لاپروا
بد وضع۔ بدہئیت۔ غیر مرغوب۔ ناتندرست۔ دایم المرض اور کم عمر ہوتے ہیں۔

ناپاکی و ناصفائی خصوصاً انسان کے لئے ایک بلائے عظیم ہے جس کے سبب اس کے متعدد اخلاقی حالات
میں علاوہ صحتی امورات کے سخت فتور پیدا ہوتا ہے عموماً روئے زمین پر پاکی و صفائی پسند قوام سے ایک قوم
ڈچ باشندۂ ہالینڈ جو مشہور ہیں جن کے اکثر اخلاق و حالات اپنا نظیر نہیں رکھتے وے نہایت سچے جفاکش
ہنرمند مستعد کفایت شعار با تدبیر اور تندرست گنے جاتے ہیں خلاف اس کے ناصافی و ناپاکی پسند انسان اکثر
غبی سست مجہول۔ کند ذہن۔ بد لحاظ۔ لاپروا۔ غیر ہمدرد۔ دایم المرض و کم عمر ہوتے ہیں۔ صفائی و پاکی
کے دستور العمل سے اقسام کی علتیں و بیماریاں ہمارے نفس و جسم سے دور ہو جاتی ہیں اور اسکی وجہ انسان

کی طبیعت اکثر اپنے موزون خیالات اور اخلاقی امورات سے خود آگاہ ہو جاتی ہے یا اس قسم کے خیالات اور اخلاقی حالات کی ترقی کی قدرت اُس مین خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہہ پاکی و صفائی صحیح و سالم خیالات کی ایک قدرتی خوراک ہے خدا نے پاک پاک پروردگار ہمارا عالم قدوس۔ داور یا ایزد پاک ہولی گاڈ[1] یعنے خصوصاً لفظ پاک ہر مذہب و فرقہ مین اس وسیع زمین و آسمان کے خالق برحق کے عظیم الشان و متبرک اور پیارے نام کے ساتھ ملحق کرنا گویا اس لفظ خاص یعنے پاکی کی عظمت و بہتری کو عیان کرتا ہے۔

یہی ہمارے وجوہات مذکور ہی ہین کہ ہم دنیا کے مشہور مذاہب مین پاکی و صفائی کو ایک رکن مقدم یا رکن ضروریہ سے دیکھتے ہین۔ نظر برین اگر ہم خیال کرین تو معلوم ہو گا کہ ہماری موجودہ عبادات جو اصل اصول مذہب ہین منقسم ہوتے ہین دو قسمون پر۔ اول معاونی یا جسمی جو مقدم اور ادنیٰ ہے جس مین صرف غسل و وضو وغیرہ جسمی صفائی شریک ہے جو خصوصاً روحی عبادت کی معاون ہے جس سے روح اس قدر تقویت سہولت و فرحت یا خصوصیت حاصل کرتی ہے کہ اپنے متعلق امورات کو بخوبی ادا کر سکے دوم اصلی یا روحی جو قسم اعلیٰ ہے اور جو بغیر غسل و وضو کے ادا ہو نہین سکتی اس مین روح صفائی و پاکی سے فرحت سہولیت یا خصوصیت کے حالت مین پاک کتاب آسمانی کے مقررہ مقدس آیات کے ورد زبان سے اُس خالق کل موجودات اور مالک بے نیاز کو جو تحقیقاً سزاوار حمد و شکر ہے حاضر و ناظر سمجھتا ہوا نہایت ادب کے ساتھ اپنے عجز نما حرکات مین مشغول ہوتا ہوا حمد و شکر جو لب لباب عبادات ہے بجا لاتا ہے پاکی و صفائی کی عظمت متبرک قرآن مجید کے مختلف مقامات کے اکثر آیات سے ثابت ہے۔ چنانچہ سورۂ بقر رکوع ۲۷ سے ہم ذیل کی آیۃ پیش کرتے ہین۔ آیہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ۔ ترجمہ۔ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکھتا ہے پاکی کرنیوالونکو اگر ہم مذہب اسلام سے عبور کر کے دنیا کے اور مذاہب کی جانب رجوع ہو کر مثلاً مذہب اہل ہنود پیش نظر رکھکر غور کرین تو ہمکو صفائی و پاکی عین مذہب کی صورت پر دیکھنے کا موقعہ حاصل ہو گا مثلاً

[1] بمعنی پاک خدا۔ انگریزی۔

روزانہ اشنان جو جسمی صفائی ہے عموماً اہل ہنود مین بطور ایک خاص مذہب کے داخل ہے یہان تک کہ وے بغیر روزانہ اشنان کے نہ تو اپنی غذا تیار کر سکتے ہین اور نہ کھا سکتے ہین اور نہ انکا معمولی پوجا و سندھیا جو اہل ہنود مین بطور ایک خاص روحی عبادت کے ہے ادا ہوسکتا ہے پوجا و سندھیا کے ترک کرنے پر وہ اتنے ملزم نہین گروانے جاوینگے جتنا کہ اشنان کے ترک کرنے پر ہوسکتے ہین پاکی و صفائی کی عظمت کی تصدیق ہمکو شام بید (جس کا شمار اہل ہنود کے نزدیک کتاب آسمانی سے ہے) کے ذیل مین شلوک یا شعر سے ظاہر ہوتی ہے شلوک اُچار پرتھم دھرمہا ؛ اتی بید نوشاسنہ۔ ترجمہ۔ پاکی و صفائی ایک مقدم یا اول دھرم یا مذہب ہے اور یہہ بید کا حکم ہے۔ عموماً قوم عیسائی پاکی و صفائی کی فضیلت بہ این مبالغہ بیان کرتے ہین یعنے کلین لی نس اِز نکسٹ ٹو گاڈ لی نس۔ یعنے صفائی و پاکی خدا پرستی کے مطابق ہے۔

قوم یہود اور اہل آتش پرست پاکی و صفائی کے پورے پورے پابند ہین بلکہ یہہ ایک اُن کا خاص امر مذہبی مقرر ہے۔ اور اقسام کے غیر مہذب وحشیا قوم بھی ان پاکی و صفائی کے پابند اور اسکی قدر کرتے ہین یہان تک کہ اکثر جاندار و پرند اپنے اجسام و بال و پر صاف کرتے و رکھتے ہین سوائے اس کے وے اپنے قیام گاہ ہمیشہ صاف و ستھرے جگہوں پر تجویز کر رکھتے ہین۔ بلی۔ کتے۔ شیر۔ گائی بیل۔ بھیڑ و بکری وغیرہ اپنے اجسام پر ذرہ سی نجاست وغیرہ کے لگنے سے چانٹ کر صاف کر دیتے ہین۔ الغرض جملہ اعلیٰ مخلوقات جہان مین ایک ہی خنزیر ہے جو اپنی وقت ولادت سے تا دم مرگ ادنیٰ غلاظتون کی تو کیا اصل بلکہ دنیا بھر کے خراب قسم و مضر غلاظتون سے لاپروا رہا کرتا ہے۔ غالب ہے کہ اس ناپاک جانور کے نجس گوشت کو بغذا و خورش کے رواج پر اقسام کے امراض مضر صحت و اعادات اور اخلاقی فتورات وغیرہ کے انسان مین لاحق ہونے کا یقیناً احتمال ہوتا ہے۔

بیان نقش دوم

لحم خنزیر مین حسب ضرورت عام مفید جسم انسان اجزا کا نہ ہونا جسم انسان کی بناوٹ یا پرورش اور زندگی کے لئے اس کے ہر غذائی شی مین ذیل کے اجزا ایک مناسب مقدار مین فراہم چاہئے یہ اجزا سوائے پانی کے جملہ تین ہین۔ اول البیومنیٹ اجزا۔ یعنے وہ اجزا جو سوائے بافتہائے دماغ کے کل جسم کے نرم بافتین مثلاً گوشت و پوست و جھلیان وغیرہ جو جسم کے کل لازمی افعال وغیرہ سے گھس پس برباد ہوجانے پر ان کے مرتب یا مرمت کرنے مین مستعمل ہوتے ہین۔ مثلاً گیہون مین گلوٹین یعنے وہ مادہ جو بعد نشاستہ نکال لینے کے باقی رہتا ہے اور انڈون مین سفیدی دوم اقسام کے ارضی اجزا وان اجزا سے جسم مین بافتہائے دماغ اور ہڈیان مرتب ہوتی ہین۔ یہ اجزا مثلاً کھانا نمک اور دوسرے نمکیات و چونہ وغیرہ سوم جسم کے لازمی حرکات کے لئے ضروری گرمی یا حرارت غریزی پیدا کرنے والے اجزا مثلاً نباتی غذا یعنے گیہون و چانول وغیرہ مین شکر و نشاستہ اور حیوانی غذا مین چربی ہم ذیل کی جدول مین چند عام مستعمل گوشتہا حیوانات کے مذکورہ عام مفید جسم غذائی اجزا کے مقدار کو معہ لحم خنزیر کے عام مفید جسم غذائی اجزا کے مقدار کے ڈاکٹر جارج بلاک صاحب کے گیڈ تو ہلت یعنے راہ نمائے صحت کے صفحہ ۱۳۳ سے یہان درج کرتے ہین۔

[illegible]	(۱) البیومنیٹ اجزا یعنے وہ اجزا جن سے جسم انسانی کا گوشت پوست وغیرہ بنتا ہے۔	(۲) ارضی اجزا یعنے وہ اجزا جن سے بافتہائے دماغ و ہڈیان جسم کی بنتی ہین۔	(۳) چربی یعنے حرارت غریزی جسم مین پیدا کرنیوالے اجزا	پانی
بیف یعنے لحم گاؤ	۱۵،۰	۵،۰	۳۰،۰	۵۰،۰
مٹن یعنی گوشت بز و گوسفند	۱۲،۵	۳،۵	۴۰،۰	۴۴،۰
پورک یعنی لحم خنزیر	۱۰،۰	۱،۵	۵۰،۰	۳۸،۵
بیکن یعنی نمکین لحم خنزیر	۸،۰	۱،۳	۷۰،۰	۲۰،۰

اس جدول سے ظاہر ہے کہ لحم خنزیر مین نسبتاً لحم گاؤ و بز و بھیڑ کے کل نرم بافتہاے جسم انسان مثلاً گوشت و پوست وجھلیان بننے کے لائق اجزا کم اور دماغ اور ہڈیون کو مرتب کرنے والے اجزا بدرجہ غایت کم ہوتے ہین - اسیطرح یہہ کہ لحم خنزیر مین گرمی پیدا کرنے والے اجزا نسبتاً لحم گاؤ و بز و بھیڑ کے گرمی پیدا کرنے والے اجزا سے بہت زیادہ ہوتے ہین -

لحم خنزیر مین خصوصاً بافتہاے دماغ و ہڈیان بننے کے لائق اجزا کا بدرجہ غایت کم اور حرارت غریزی پیدا کرنے والے اجزا کا بدرجہ غایت زیادہ ہونا ایک نہایت حیرت خیز امر ہے اور ان دونون اجزا کی مقدار مین یہہ ایک اتنا بڑا اختلاف ہے کہ ہمارے دنیا بھر کا غذائی حیوانات کے گوشت سے کسی ایک مین پایا نہین جاتا -

انسان کے قدرتاً عقل و فراست وغیرہ اعلیٰ دماغی قوتون سے نسبتاً کل جاندارون کے ممیز ہونیکی وجہ اُسکو ایک ایسی غذا کی ضرورت ہوتی ہے کہ جسمین بشمولیت جسم کے دوسرے کارآمد اجزا کے وہ اجزا بھی ایک کافی ویا ایک ضروری مقدار مین شامل ہوان جو کہ دماغی تصرفات اور اُس کے مرتب کرنے مین بکارآمد ہوان -

لحم خنزیر مین دماغی تصرفات اور اُس کے مرتب کرنے والے اجزا کا بدرجہ غایت کم رہنے کی وجہ خصوصاً انہین ذہنی یا دماغی محنت کش و علم دوست اقوام یورپ و امریکہ وغیرہ کے لئے سخت باعث مضرت ہے جو اس کے رواج خورش کو اپنے مین رائج رکھے ہوان -

بیان نقص سوم

لحم خنزیر مین گنڈمالی سمیت کا موجود رہنا

حیوانات کے قدیم تاریخی معلومات سے یہہ ثابت ہے کہ خنزیر نسبتاً کل حیوانات کے مرض گنڈمال سے

خصوصاً متاثر ہوتا ہے۔ یہہ ایک خاص خنزیری مرض ہے جس سے انسان کے مریض ہونے پر اُس
کی خصوصیت کی عوام میں شہرت یا سہل آگہی کے لئے بجائے کسی ایک خاص نام کے قدماے اہل یونان اسکرافیولا
بمعنی خنزیر کے گلے کی سوجہہ پکارا کرتے تھے جو آج تک رائج ہے۔ اسیطرح خنازیر یعنے مرض گنڈمال جو کہ
مشتق ہے لفظ خنزیر کا اصطلاح عرب میں خصوصاً عوام کی آگہی کے لئے رائج ہے۔ بعض امراض ایسے ہیں
جو لازمی یا میراثی یا مخصوص طور پر اکثر جاندارون مین خصوصاً نمود ہوا کرتے ہین۔ مثلاً بلیون مین تشنجی جھٹکے
کتون مین دیوانگی اور خارش۔ گھوڑون مین متعدی وہلک مرض گلانڈرز اور فارسی اور ہیوز یعنے
گھوڑون کا درد شکم جسکو کرکری کہتے ہین اور مرغان خانگی مین گیپس (مرض گیپس مین مرغان خانگی منھ
پھاڑ پھاڑ مرجاتے ہین) اور رسولہ یعنے اُن کے سرون کا ورم کرجانا اور نابینائی اسیطرح مرض خنازیر
خنزیر کا ایک خاص طبعی یا خلقی مرض ہے یا اس مرض کے وقوع کا سمی مادہ بطور خود پیدا ہونے کے لئے جسم
خنزیر ایک لایق وجود ہے۔

ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ اٹھاون مین یون تحریر کرتے ہین کہ "وہ سب
امراض جو نمود ہوتے ہین دوسرے جاندارون مین سواے خنزیر کے معمولاً خنزیر خوارون مین ایسے تصور
کئے گئے ہین کہ قصابون کے دہوکہ دہی سے آگے ہی انکو اُن کے قطع و برید سے روکدیا جاوے اور احکام
سلطنت (ملک امریکہ وغیرہ مین) کا برتاو بھی سواے لحم خنزیر فروشون کے انہی پر سخت ہے جو دوسرے
مریض جاندارون کا گوشت فروخت کرتے ہون۔ اس کا سبب کچھہ تو بوجہہ نہ معلوم ہو سکنے ہر وقت بسرعت
تمام خنزیر کی گنڈمالی سمیت کے اور کچھہ تو بوجہہ خنزیر خوارون کے لحم خنزیر مین گنڈمال ورسولیون وغیرہ
کی موجودگی سے دانستہ بے پروائی پر ہی حکیم اپنا چشم دید ماجرا یون بیان کرتا ہے کہ شہر سنسناٹی واقع
امریکہ کے مسلخون مین اِن جانورون کے گلون کو مینے لیجاتے ہوئے دیکھا جن سب سے چند خنزیر
ایسے تھے کہ جن کے اجسام مین متعدد رسولیان مقدار مین ایک چھوٹے سیب سے لیکر ایک بڑے

مقدار کے کرم کلہ تک موجود ہے اور اسی شہر کے قصابون کے کہنے سے معلوم ہوا کہ اس قسم کی رسولیان اکثر اندرون
گوشت خنزیر بھی پائے جاتے ہین جنکو قطع کرنے سے ایک پیپ سا مادہ خارج ہوتا ہے ——— اس قسم کے
بیمار و پھولے ہوئی لاشین فروخت کرنے کے لئے تیار کی جاتی ہین۔ اور اس کے کہنے سے شرم آتی ہے کہ ان کا
گوشت ہمارے بڑے بڑے شہرون مین ایک نہایت عام غذائی اشیا سے ہے یہی حکیم کا بیان ہے کہ
چند سال کے آگے ایک متمول شخص جو رہنے والا قریب راکنگھام ورجینیہ واقع امریکا تھا کہ جس کے پانچ کم عمر جانور اور متعدد
دودھیلی گائیان ضائع ہوگئین بوجہ انکو باہم چروانے کے اسی جا پر کہ جہان اس کے خنزیر چروائے جاتے تھے
یہہ ثابت ہوا کہ خنزیر غلون کے ٹھوٹیان یا ٹھٹلے کھائے یا زیادہ تر انکو جانب کر زمین پر پھینکدئے اور یہہ ٹھٹلے گائیون
کے کھانے مین آئے جس کے بسبب ایک قلیل عرصہ مین ان کے تمام جسم مین خراش پیدا ہوئی اور انھون نے اپنے سر مین
رگڑنا شروع کیا اور ان کے گلے سوجھ و پھول گئے اور وے ایک قلیل عرصہ مین مرگئے پھر انکی بیماری کو شدید
مرض گنڈمال کہتے ہین اور اس مرض منحوس کی سمیت ناپاک خنزیرون کے پس خوردہ یا چابے ہوئے ٹھٹلون کے
کی معرفت گائیون کے جسم مین داخل اور بشکل شدید مرض گنڈمال کے ظاہر ہو کر ان کے موت کے باعث ہوا ایک صحیح الانسان
لئے گنڈمالی مریض سے باہم ارتباط اس مرض کے متاثر ہونے کے احتمال پر اکثر حکمتہً ناجائز ہے تو ایسے گنڈمالی یا اس مرض
کے سمیت سے پر لحم خنزیر کو اصالتاً بطور غذا استعمال یا جسم مین داخل کر لیا جاوے تو کتنا سخت احتمال اس مرض کے
وقوع کا ہوسکتا ہے۔ جب سم مرض گنڈمال بیرونی طور پر گردن اور وہان کے غدودون مین نمود ہوتا ہے تو اسکو
گنڈمال اور جسم کے اندرونی مختلف آلات مین پیدا ہوتا ہے تو گو نام ان امراض کے مختلف ہوتے ہین لیکن عموماً ان سب
امراض کو اصطلاح طب مین ٹیوبرکیولار ڈزیز یعنے امراض سلی کہتے ہین مرض سل یا تپ دق جو اس کے سخت مہلک
ہونیکی وجہ ہر کوئی جانتے ہین اس مرض مین جو مادہ کہ شش سے بذریعہ کھانسی و بشکل پیپ یا بلغم خارج ہوتا ہے وہ
یہی گنڈمالی مادہ یا سم ہے جب یہہ گنڈمالی امراض جسم کے کسی حصہ مین نمود ہون تو بیچارہ مریض کو بڑے بڑے درد و
تکلیفات جسمانی مین ایک مدت دراز تک مبتلا رکھکر بالآخر اکثر یا تو جام اجل نوش کرواتے ہین یا کبھی ایک مدت دراز کے درد و

تکلیفات جسمانی پر بھی انسان مین معذوری بدشکلی اور بدوضعی اُس کے تاحین حیات باقی رکھکر رجوع بہ صحت ہوتے ہین افسوس ہے کہ یہہ یہان تک ہی اکتفا نہین کرتے بلکہ اپنی صحت یاب مریض مفروضہ کے آیندہ نسلون مین بھی نمود ہوکر ان کے لئے ایک عرض موروثی ہوجاتے ہین۔ عموماً ہمارے محققین علم طب اُن گنڈمالی یا مختلف امراض سل کو اُن کے نسلاً در نسلاً نمود ہونے کے خاصیت خاص کی وجہ اُن سب موروثی طور پر نمود ہونے والے سیکڑون امراض پر زیادہ ترجیح دیتے ہین جو آجتک ثابت ہوئے۔

ڈاکٹر رابرٹ صاحب اپنی طب طبع ہشتم کے صفحہ دوسو ستانوے ۲۹۷ مین یون فرماتے ہین کہ یہہ امراض زیادہ تر بچون اور کم عمر انسانون مین نمود ہوا کرتے ہین اب اس سے عیان ہے کہ یہہ امراض اکثر انسانی درخت کے تر و تازہ اور بارور وغیرہ ہونے کے قبل ہی اُس کو صفحہ ہستی سے نابود کر دیا کرتے ہین۔ ہم ذیل مین اُن اقالیم کو درگزر کرتے ہوے جہان کثرت سے لحم خنزیر غذاءً استعمال ہوتا ہے فقط اُن ممالک کے سالیانہ تعداد اموات ہدیہ ناظرین کرتے ہین جہان نسبتاً یہہ غیر صحیح گوشت غذاءً کم مستعمل ہوتا ہو۔

رجسٹرار جنرل سرکار برطانیہ اور ایرلینڈ کے اٹھارہ سو چھیاسٹھ سال کے رپورٹ سے ظاہر ہے کہ اس سال ان ممالک کی آبادی دو کروڑ بارہ لاکھ دس ہزار اور بیس تھی جن مین تعداد اموات سب قسم کے امراض سے پانچ لاکھ چھ سو اسی اور نو وقوع مین آئی اُس تعداد اموات سے بہتر ہزار چار سو پچیس یعنے مختلف قسم کے امراض کے ہر شش اموات کو ایک موت صرف چار قسم کے گنڈمالی امراض سے جو نہایت عام ہین بہ حسب ذیل وقوع مین آئے

۱۔ ٹیبیز میسنٹیریکا یعنے گنڈمالی بڑہاوٹ غدود شکم	————	۶۳۷۷
۲۔ مرض گنڈمال	————	۲۹۰۱
۳۔ مرض سل یا تپ دق	————	۵۵۷۱۴
۴۔ ہیڈروکفلس یعنے گنڈمالی اجتماع آب اندرون دماغ	————	۷۴۳۳
جملہ	————	۷۲۴۲۵

ہماری تحریر بالتصدر ہماری تحریک خیال کو کافی ہے کہ اقسام کے گنڈمالی امراض سے صرف چار نہایت عام قسم کی گنڈمالی
امراض کے وجہ ہمارے مذکور الذکر کثیر التعداد اموات وقوع میں آئے تو اگر باقی مختلف اقسام کے سینکڑون گنڈمالی
امراض سے فوت شدہ انسانون کی گنتی ہو کر اُن مین شامل کئے جاوین تو تعداد اموات جدول مذکور سے بہت ہی
زیادہ شمار مین آئی ہوتی اگر ہم اس گنتی مین اُس تعداد انسان کو بھی شامل کرین جو ان ناپاک امراض سے مریض
ہو کر پنجۂ اجل سے چھوٹ گئے ہون تو ہمپر صاف منکشف ہو گا کہ جس طرح ہندوستان مین بخارات نسبتاً اور
دوسرے امراض کے ایک عام امراض گنے جاتے ہین اسیطرح گنڈمالی امراض نسبتاً جملہ انسانی امراض کے انگلستان
مین ایک نہایت عام بیماریون سے ہین اور جس طرح باشندگان ہند کے لئے اکثر بخارات ہی عام وجہ موت کا
ذریعہ ہوتے ہین تو اسیطرح انگلستان کے باشندون کے لئے گنڈمالی امراض ہی عام وجہ موت کا ذریعہ ہوتے
ہین۔ قطع نظر انگلستان کے ہم اگر کوئی دوسرے اقلیم کے انسانون مین بوجہ خنزیر خواری کے گنڈمالی امراض
سے مریض ہونیکے حالات کے جانب رجوع ہو کر تجسس کرین تو ہمکو کلکتہ کے طبی اخبار انڈین مڈیکل گزٹ کے
پرچہ یکم اپریل ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۲۶ سے معلوم ہو گا کہ اقلیم امریکہ کے مہذب شہر نیویارک مین جہان لحم خنزیر بکثرت
تمام غذاءً استعمال ہوتا ہے کئی متعدد گنڈمالی امراض سے صرف ایک ہی قسم کے گنڈمالی مرض کی وجہ جسکو ٹیوبرکلوزس
(جس مرض کا بیان ہم اس بیان سوم کے اخیر مین تحریر کرینگے) کہتے ہین۔ ۱۸۹۵ء سال کے اول ۱۳ ماہی کے
کسی ایک ہفتہ کے نہایت قلیل عرصہ یعنے سات یومیہ مدت مین اس مرض خاص سے جملہ ایکسو تہتر ۱۷۳ انسان مریض
ہو کر ایکسو گیارہ پنجۂ اجل کے شکار ہوئے گو ہم قبول کرتے ہین کہ سلی و گنڈمالی امراض بعض اوقات اُن انسانون
مین بھی پائے جاتے ہین جو لحم خنزیر غذاءً استعمال نکرتے ہون جسطرح جملہ حکماؤن کا اتفاق اس امر پہ ہے کہ موروثی
میلان ناقص غیر صحیح یا بد غذا غلاظت پسند عادات مرطوب یا خراب ہوا ذہنی محنت تفکرات اور وہ سب اسباب
جن سے خون مین بگاڑ پیدا ہوتا ہے انسان مین موجب ان امراض کے وقوع کے ہوتے ہین (اور یہہ امر ہی بالکل ثابت
ہے کہ خنزیر مین مرض گنڈمال یا اس مرض کا سم اُس کے غیر صحیح یا بد غذا (براز انسان وغیرہ) اور لاانتہا غلاظت پسند

عادات کے باعث پیدا ہوتا ہے) تو بقول حکما یہہ امراض اُن انسانوں مین بھی نمود ہونا ممکن ہے جو بہ عادات مذکورہ
کے عادی ہون بارُس کے کہ وہ اس غذا بے ناپاک کے استعمال سے دست بردار ہی کیون نہون لیکن یہہ مرض
ناپاک خصوصًا خنزیر خوار انسانون مین نسبتًا غیر خنزیر خوار انسانون کے کثرت سے نمود ہونا اور اُن کے لئے عام وجہ
موت کا ذریعہ ہونا ہمارے لئے ایک نہایت صریح دلیل ہے کہ ہمارے حکماؤن کے مذکور الصدر بیان کنندہ ان امراض
کے اسباب وقوع کے اور شمولیت اس ناپاک لحم خنزیر کے خوراک کے خنزیر خوارون مین یہہ امراض اس قدر
کثرت سے ہوا کرتے ہین ورنہ غیر خنزیر خوارون کے مانند یہہ امراض اُن مین بھی شاذ و نادر ہوئے ہوتے ان
امراض کے سالیانہ تعداد اموات کے شمار کے لئے اگر ہم روے زمین کے سب باشندون کو دو حصون پر ایک
وہ جو غذاءً لحم خنزیر استعمال کرتے ہون اور ایک وہ جو اُس سے پرہیز کرتے ہون منقسم کر کے یہان ہمارے
روزانہ مشاہدون کی مدد سے اندازہ کرین۔ تو غالبًا گنڈمالی وسلی امراض سے زیادہ تر اموات اُن ہی انسانون
مین پاے جاوینگے جو لحم خنزیر اکثر غذاءً استعمال کرتے ہون اس امر کی تصدیق کے لئے ہم ڈاکٹر فٹ صاحب و ڈاکٹر
ڈریسڈیل صاحب و ڈاکٹر عبدللہ صاحب کی تحریر ذیل دربارۂ اہل یہود مقیم لنڈن کے گنڈمالی وسلی امراض سے
مریض نہونا کافی ہے۔

ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک مین بہ بیان مرض گنڈمال یون فرماتے ہین کہ "اس مرض کے جملہ اسباب
وقوع سے لحم خنزیر کی خورش بھی ایک سبب ہے" اور ڈاکٹر ڈریسڈیل صاحب برٹش مڈیکل جرنل جلد اول ۱۶
اپریل ۱۸۸۹ء کے صفحہ ۸۱۵ مین یون تحریر کرتے ہین کہ "ملک پیارس واقع فرانس مین مرض سل سے جملہ اموات
۹۸۰۹ - اور دوسرے مختلف قسم کے گنڈمالی امراض سے ۱۷۸۴ - اموات وقوع مین آئے جن کا جملہ بچاہر
ہزار اٹھ سو پچیس ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ان ایام (سنہ ۱۸۸۶ء) مین ملک پیارس کے جملہ اموات کے
حصہ چہارم کے قریب اموات گنڈمالی امراض کے وجہ وقوعین آئے اور ملبورنیو واقع آسٹریلیہ اور گلاسگو واقع
انگلستان مین مرض سل سے متاثر چارپایون کے گوشت کے خوراک کی وجہ ان امراض کا انسان مین نمود

ہونا تصور کئے گیا ہے۔ اور میرا ذاتی تجربہ دربارۂ اہل یہود جو کہ مقیم ہیں لنڈن کے ایسٹ اینڈ میں یوں ہے کہ
یہاں کے اہل یہود کا مرض سل سے فوت ہونا تحقیقاً ایک نہایت شاذ و نادر واقعہ ہے اور یہہ لوگ جنکو سب
کوئی جانتے ہیں بہت مخصوص ہیں قسم گوشت کے خرید کرنے میں جسکو کہ وہ غذاء استعمال کرتے ہیں۔" اور یہاں
ڈاکٹر ورلیسڈیل صاحب فرماتے ہیں کہ "ہمارے بڑے بڑے شہروں میں مرض سل کی اس قدر کثرت کی پوری
تحقیقات کی جاوے کیونکہ یہہ سخت لایق افسوس ہے کہ ایک واحد مرض سے یہہ ایسی خوفناک بربادی ہماری قوم
پر نازل ہو بغیر عملدرآمد اُن جملہ تدبیرات کے جو اس مرض کے روک کے لئے تجویز کئے جاویں۔" ڈاکٹر ورلیسڈیل
صاحب بحوالہ ڈاکٹر بھرنڈ صاحب برٹش مڈیکل جرنل جلد اول ۴ رمئی ۱۸۸۹ء کے صفحہ ۱۰۳۸ میں یوں فرماتے
ہیں کہ "ہونڈس ڈچ واقع لنڈن کے غریب یہودیوں میں بھی مرض سل سے مریض نظر آنا تحقیقاً نہایت شاذ
و نادر واقعہ ہے حالانکہ یہہ مرض جاے مذکور کے دوسرے باشندگوں میں بکثرت تمام پایا جاتا ہے۔" اور
ڈاکٹر بھرنڈ صاحب عموماً مختلف امراض سل وگنڈمال کے نمود کی کثرت مرض سل سے مریض چارپایوں کے گوشت
اور دودھ کی خورش کی وجہ تصور کرتے ہیں اور وہاں کے یہودیوں کا اِن امراض سے شاذ و نادر
مریض ہونا اس مرض سل سے مریض گوشت کے نہ کھانے کی حفاظت پر تصور کرتے ہیں ڈاکٹر ورلیسڈیل
صاحب کی مذکورۂ بالا راے کہ یہودیوں کا مخصوص ہونا قسم گوشت کے خریدکرنے میں اور ڈاکٹر بھرنڈ صاحب کی
راے مرض سل سے متاثر چارپایوں کے گوشت کے نہ کھانے پر لنڈن کے مقیم غریب یہودیوں کا مرض سل سے
متاثر نہ ہونا کہانتک قابل اعتبار ہے ہمکو قبول کرنے میں تامل ہے کیونکہ شہر لنڈن میں اول تو جانوروں
کو ڈاکٹروں نے بغور امتحان کرکے صحیح و تندرست نظر آتے ہوئے جانوروں کو ہی انسانی خوراک کے
لئے مردہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں اور ثانیاً بعد کشتن اُن کے تمام گوشت اور جملہ آلات وغیرہ کو بذریعہ
خوردبین وغیرہ کے بغور ملاحظہ کرکے اگر قابل خوراک یعنے صحیح و تندرست ہو تو فروخت کرنیکی اجازت دی
جاتی ہے ورنہ سلی وغیرہ امراضی تغیر و تبدل سے مشتبہ گوشت و آلات وغیرہ گڑوا دئے جاتے ہیں

جانور اور اُن کے گوشت کے اس قسم کے طبی معائنہ و تحقیقات کے لئے یورپ کے ہر ہر مہذب شہر میں متعدد ڈاکٹر و سالوتری وغیرہ مقرر ہیں اور اس میں ہر سال ایک صرفہ کثیر ہوتا ہے تاہم اس بلائے مرض سل و گنڈمال سے اہل یورپ خصوصاً خنزیر خواروں کو نجات نہیں ملتی جانوروں کے گوشت کا یہ طبی معائنہ شہر لنڈن میں بوجہ اس کے دنیا بھر میں ایک واحد متمول شہر ہونے کے بڑی غور و فکر و سختی و بہت صرفہ سے انجام دیا جاتا ہے اب مقام غور ہے کہ جو گوشت طبی طور پر بعد معائنہ انسان کے خوراک کے لئے غیر مضر مقرر ہو کر عوام میں فروخت ہوتا ہو تو اس سے ایک قوم خاص (خنزیر خوار) کا اسکی مضرت یا مرض سل اور گنڈمال میں مبتلا ہونا اور ایک قوم دیگر (اہل یہود) جو کہ غیر خنزیر خوار ہیں اس بلائے بے درمان سے محفوظ رہنا ایک امر حیرت خیز و غیر معمولی ہے اور اس حیرت خیز معاملہ کی وجہ اہل یہود کا مرض سل سے متاثر گوشت نہ کھانا اور انکا قسم گوشت کے خرید کرنے میں خصوصیت تصور کرنا گویا اس امر خلاف کو قبول و ثبوت کرنا ہے کہ لنڈن کے غریب و غیر واقف علم طب یہودیوں کا قوت ادراک و طاقت شناخت صحیح و غیر صحیح یا سلی مادوں سے پر گوشت کے پہچاننے میں صرف شہر لنڈن کے علم طب سے غیر واقف عوام پر ہی سبقت نہیں رکھتی بلکہ ان سب مقیم لنڈن طبی مخصوص تعلیم یافتہ سالوتری اور ڈاکٹروں پر فوق رکھتی ہو جو کہ اپنے ادراک اور طاقت شناخت کو قدیم و جدید بڑے بڑے نامور حکماؤں کے قابل اطمینان تجربوں کے وسیع ذخیروں سے آراستہ اور اپنی انسانی محدود بصارت کو (برخلاف شہر لنڈن کے مفلس یہودیوں کے) آلات مثلاً خوردبین کے ذریعہ سے وسعت و کشادگی حاصل کر کے عموماً اقسام کے امراض اور خصوصاً سلی مادوں سے پر جانداروں کے گوشت کو کامل طور پر شناخت کرنے کے سہل ذرائع حاصل کئے ہوں ہمارے حسب تحقیقات و اطلاع اُن تمام ممالک میں جہاں اہل یہود جانداروں کو بطور خود بطریقہ خاص مردہ نہ کر سکتے ہوں یا جہاں اہل اسلام کا طریقہ ذبح رائج ہو یا جہاں غیر مذبوح یا طریقہائے غیر مثلاً اسٹننگ وغیرہ سے مردہ شدہ حیوانات کا گوشت فروخت ہوتا ہو ایسے سب مقامات میں اہل یہود کا مجبوراً دستور العمل یہ ہے کہ وہ اس گوشت کو خرید نہیں کرتے کہ جسکی رویت و رنگت و بو وغیرہ قریب قریب اس حیوان کے گوشت کی رنگت و رویت و بو وغیرہ کے

مطابق ہو کہ جسکو وے اپنے طریقۂ خاص سے مردہ کرکے خون کو اُس کے جسم سے خارج کرتے ہون علاوہ ازین اہل یہود کا قسم گوشت کے خرید کرنے مین خصوصیت بوجہ انگلستان کے قصاب خانون یا فروخت گاہون مین باہم فروخت ہونے گوشت ہاے حیوانات بمعہ لحم خنزیر کے ہے کیونکہ جسطرح لحم خنزیر اہل اسلام کے لئے منع ہے اسی طرح اہل یہود کے لئے بھی منع ہے اور مردار خوار باشندگون کے ممالک مین مردہ جانداروں کے گوشت کے فروخت ہونے کے احتمال پر لنڈن کے فروخت گاہون کے گوشت کو اہل یہود بغور وملاحظہ خرید کرتے ہین کیونکہ کھانا مردہ جانداروں کے گوشت کا اُن کے لئے منع ہے (دیکھو انجیل عتیق کتاب لوٹیکس کے فصل یازدہم کے اکثر آیتون کو) حاصل کلام اہل یہود کی خصوصیت قسم گوشت کے خرید کرنے مین صرف مذہبی بنا پر ہے نہ کہ جس طرح ڈاکٹر ڈرلیسڈیل صاحب خیال کرتے ہین ہم سہولیت بیان کی غرض پر انسان پر نازل ہونے والے کل گنڈمالی امراض کو ایک بیرونی یا نمایان دوم اندرونی یا غیر نمایان جملہ دو حصون پر منقسم کرکے ظاہر کرینگے کہ یہ امراض کس درجہ مہلک اور تکلیف دہ ہین۔

اولاً بیرونی گنڈمالی امراض کا بیان۔

(۱) مرض گنڈمال۔ زبان لیاٹن مین اسکو اسکرافیولا یعنے خنزیر کے گلے کی سوجھ عربی وفارسی مین خنازیر۔ ہندی مین گنڈمالی یا کنٹ مال کہتے ہین۔

بہ بیان مرض گنڈمال ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب بلین ہوم ٹاک مین یون فرماتے ہین کہ "یہان طبی کدالی زن کھودتا ہے جڑون کو اُن کل امراض کے پورہ نصف حصہ کو جو عموماً انسان پر نازل ہوتے ہین یعنے انسان پر نازل ہونے والے کل امراض کے نصف حصہ گنڈمالی امراض شمار کئے گئے ہین۔ اس مرض مین جبڑے کے نیچے اور اُس کے زاویہ کے غدود مین بہ نسبت اور جگہون کے غدودون کے اکثر متاثر ہوتے ہین اولاً ان غدودون مین ایک مجہول یا سست سوجھ پیدا ہوتی ہے جس سے اُن مین بڑہاوٹ ہوتی ہے اور یہ بڑہاوٹ بغیر کسی ہرج

وتکلیف کے مہینون یا برسون تک جاری رہکر جب کبھی کسی خلل کے بسبب مرض ترقی کرے اور غدوودون مین
سراونٹ کا میل ہو تو طبیعت بگڑتی ہے - مریض کہ جسکی طبیعت شروع سے غیر صحیح تہی اب مہرج اور بیچین ہوجاتی
ہے - ایک پست قسم کا بخار شروع ہوتا ہے اشتہا جاتی رہتی ہے کان ناک اور آنکھ سے غیر صحیح ریزش یا پیپ
جاری ہوتا ہے اور اکثر لڑکیون مین ان کے زنانی آلات سے ایک تکلیف دہ ریزش جاری ہوتی ہے اب غدود اور
اطراف کے نرم بافتون مین سڑن پیدا ہوتی ہے اس کے ساتھ ہی اندرونی جسمی آلات مثلاً شش جگر گردے
وغیرہ مین گنڈمالی مادہ کی بچہر کا اکثر میل ہوتا ہے اس مرض کی خاص عفونت سے مریض اور اسکی خویش و اقارب
وغیرہ کو سخت نفرت پیدا ہوتی ہے مابعد ایک مدت دراز مین یا تو یہہ ایک بدشکل کہرنڈ یا داغ باقی رکھکر اندمال پاتا
ہے یا اس کے ساتھ دوسرے اندرونی خلل پیدا ہونے پر مریض سفر دارالبقا کو اختیار کرلیتا ہے -

(۲) گنڈمالی پھوڑے - یہہ اکثر بعد سڑن گنڈمالی غدوودون کے نمود ہوتے ہین یہہ اکثر گردن
بازو - اور لبون پر ہوتے ہین - اور بدقت اور بدیر اندمال پاکر بدنما کہرنڈ باقی رکھتے ہین -

(۳) گنڈمالی ونبلیان - یہہ بوقت سڑن گنڈمالی غدوودون کے وہان کے اطراف کے نرم بافتون مین
پیدا ہوتے ہین اور انسان کے زیادہ تکلیف دہی کے لئے یہہ بھی مانند گنڈمالی غدوودون کے بدیر پیپ کرتے
ہین اور بعض اوقات گہرے اور بے ترتیب ہوتے ہین تو اُس وقت اُن مین بڑے بڑے ناسور پیدا ہوتے ہین
اگر یہہ ونبلیان جب کبھی جسم کے لانبے ہڈیون پر مثلاً بازو - ساعد - ران اور پنڈلیون پر نمود ہوتے ہین تو
اُن ہڈیون مین سڑن پیدا ہوتی ہے اور یہہ بھی بدقت اور بدیر درست ہوتے ہین اور درست ہونے پر بھی
نہایت بدنما کہرنڈ باقی رہتا ہے -

(۴) ہڈیون کی گنڈمالی سڑن - یہہ ایک نہایت تکلیف دہ مرض ہے جس مین سڑنے والی ہڈیان
سوجتی ہین - اور جلد جسم جوان کے اوپر ہو سوجتا اور سرخ ہوجاتا ہے بخار آتا ہے یہہ تکلیف تہوڑی
یا زیادہ مدت جاری رہکر بعدہ پوست کے سڑکر دور ہوجانے پر ہڈیون مین سڑن پیدا ہوکر مردہ ہڈی کے

جین جین ٹکڑے نکلنا شروع ہوتے ہیں یہہ مرض اپنے ہمسایہ بافتون کو بھی خراب کر دیتا ہے خصوصاً جب مفصلون کے قریب کے ہڈیان متاثر ہوتی ہیں تو مفصلون کو بھی اپنے شریک کرکے خراب کر دیتے ہیں۔

۵۔ **گنڈمالی آشوب چشم** یہہ شکایت شیرخوار یا کم عمر بچون مین پیدا ہوتی ہے اُس مین دونون آنکھ ایک وقت واحد مین متاثر ہوتی ہین اور آنکھ سرخ اور آنکھ کے پردۂ قرنیہ پر چھوٹی چھوٹی پھنسیان پیدا ہوکر پھوٹ جانے پر وہان پھوڑیان پیدا ہوتی ہین۔ روشنی کی برداشت بالکل موقوف ہوجاتی ہے جس کے سبب بچہ ہمیشہ پپوٹے بند کر لیا کرتا ہے وہ اکثر تاریکی مین رہنے کا قصد کرتا ہے آنسو بکثرت جاری ہوتے ہین سخت تکلیف و درد ہوتا ہے ناک و سوراخون مین درد و تکلیف ہوتی ہے۔ لبین سوجھ جاتی ہین کانون کے اندر اور باہر بثور پیدا ہوتے ہین اس مرض کے بعد شفا مریض کی بصارت مین خلل یا وہ اندھا ہوجاتا ہے۔

۶۔ **لعاب دار جھلیون کی گنڈمالی سٹرن**۔ بدن کے اندر کی چکنی چمکدار اور شفاف پوشش کو لعاب دار جھلی کہتے ہین۔ اس شکایت مین لب کان ناک کے لعابدار جھلیان کم یا زیادہ سڑ جاتی ہین اور ان مین درد و تکلیف پیدا ہوتی ہے۔

۷۔ **تخم فوطہ کی گنڈمالی سٹرن**۔ اس مین تخم فوطہ بہ سبب گنڈمالی مادہ کے کچھ کچھ بے ترتیب طور پر بڑھا وٹ کرتا ہے اور بعد چند ایام کے پھوٹ جاتا ہے اس کے ہمراہ فوطہ بھی سڑ کر اُس مین سوراخ ہوجاتا ہے اور اس سوراخ کے باہر پھوٹا ہوا تخم فوطہ باہر نکل آتا ہے اکثر اُس کو کاٹ کر نکالدینے پر مریض اچھا ہوجاتا ہے اگر بر وقت علاج نہوا اور اُس کے ساتھ امراض شریک ہوجاوین تو روح مریض ان تکلیفات سے سبکدوش ہونیکے لئے اپنے قالب خاکی سے کنارہ کش ہوجاتی ہے۔

۸۔ **گنڈمالی مرض مفصل**۔ اس مین مفصلون کی ہڈیان و نرم بافتین سوجھ جاتی ہین رباط مفصل نرم ہوکر بے ترتیب ہوجاتے ہین اس کے پوست مین سوجھ و بالیدگی پیدا ہوتی ہے اب مفصل کی رونیت ایک خاص

قسم کی ہوجاتی ہے تو اُسکو زبان انگریزی مین وہیٹ سویلنگ یعنے سفید سوجھ کہتے ہین الحاصل مفصل مین پیپ پیدا ہوکر ادہر اُدہر پھوٹ کر نکل جانے پر متعدد ناسور باقی رہجاتے ہین اور متاثرہ مفصل ایک مدت سے بیحرکت رہنے کی وجہ اس جانب کے عضو مین قوت حرکت بالکل مفقود ہوجاتی ہے عام طبیعت مین کم یا زیادہ فتور واقع ہوتا ہے جسم کے اندرونی آلات مین گنڈمالی مادہ بکھرنے کا میلان ہوتا ہے اگر ایسا ہو تو بیچارہ نیم مردہ مریض پر موت زود نازل ہوکر اُسکو ایک مدت دراز کے درد و تکلیفات جسمانی سے رہا کردیتی ہے

دوم اندرونی گنڈمالی امراض کا بیان

کوئی بافت جسم انسان مین ایسی نہین کہ جس مین یہہ منحوس امراض نمودنہ ہوتے ہون تیرہ سو ستر مختلف گنڈمالی مریضون کے مشاہدہ سے ذیل کے اندرونی آلات مین ان امراض کا واقع ہونا ثابت ہوا جنکو ہم بحیثیت اُن کے موثر ہونے کے یکے بعد دیگرے درج کرتے ہین - اول شش مابعد آنتین - آنتون کے غدود - نرخرہ - لمفیاٹگ گلانڈز یعنے جسم کے غدودین بروونکی ملفوفہ جھلی - طحال گردے شش کی ملفوفہ جھلی - جگر حجرہ ہوا - ہڈیان تولید و تناسل کے آلات دماغ اور اُسکی ملفوفہ جھلیان مجرۂ بول - دل کی ملفوفہ جھلی - معدہ پوست جسم - جسم کی جھلیان یا گوشت زبان فیرنگس اینڈ ایفگس یعنے غذا کو منہ سے معدہ مین پہنچانے والی نالی للبہ اور دل یہہ گنڈمالی مادہ بحیثیت اپنے رنگ کے ایک خاکی دوسرا زرد جملہ دو قسم کا ہوتا ہے خاکی مادہ متاثرہ آلات مین بشکل چھوٹے چھوٹے متعدد اور سخت دانون کے نظر آتا ہے اور زرد قسم کے دانے بڑے بڑے اور متعدد اور اکثر نرم ہوتے ہین متاثرہ آلات مین ان دونون قسم کی پیچہر سے اُن کے اطراف کے نرم و نازک بافتون مین بڑا تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے جس سے متاثرہ آلات اپنا فعل برابر ادا نہین کرسکتے جو حالات انسان مین بڑے بڑے درد و تکلیفات وغیرہ کی صورتون مین نمایان ہوتے ہین ہم ذیل مین چند نہایت عام مشہور اندرونی

گنڈمالی امراض تحریر کرتے ہیں۔

اولاً شش کا گنڈمالی امراض سے متاثر ہونا - اطبانے اس کے کئی اقسام مقرر کئے ہیں ان سب سے ایک مشہور قسم وہ ہے جسکو زبان لیاٹن میں ٹیوبر کیولر تھیسیز یا تھیسیز پلمونیلس یعنی لاغری اور زبان انگریزی میں کنسمشن یعنے جسم کو کھا لینے والا یا برباد کردینے والا مرض کہتے ہیں۔ فارسی و عربی میں مرض سل و تپ دق کہتے ہیں یہہ ایک قریبًا لاعلاج اور سخت مہلک مرض ہے جس کے صرف نام ہی سے خود خوف طاری ہوتا ہے۔ ڈاکٹر فٹ صاحب کی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ دوسو پچپن میں درج ہے کہ مشتہر شدہ فوت و پیدائش کے کاغذات شمالی امریکہ و فرانس و انگلنڈ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عالمگیر امراض وبائیہ کے غیر موجودگی کے ایام میں ممالک مذکورہ کے جملہ اموات کا ایک ثلث حصہ بوجہ امراض شش کے ہوتا ہے اور بچوں میں یہہ تعداد زیادہ تر ہوتی ہے یہان ڈاکٹر فٹ صاحب خیر تک کہتے ہیں کہ کیا یہہ تعداد اموات دراصل مسلول مریضوں کے ہیں ؟ ۱۸۶۶ء میں ملک انگلستان کے جملہ اموات یعنے بہتر ہزار چہارسو پچیس اموات سے پچپن ہزار سات سو چودہ اموات اس مرض خاص کی وجہ صادر ہونا دکھلایا گیا ہے کہ یہہ انگلستان میں ایک نہایت عام مرض ہے اس مرض سے ہزاروں خاندان تباہ ہوگئے اور ہر سال ہوتے چلے جاتے ہیں اس کے نام سے ہزاروں کے کان کہڑے ہوتے ہیں اور رونگٹے کانپتے ہیں اکثر یورپ میں کسی کو مسلول یا مدقوق یعنے مریض تپ دق کہنا ایک بڑا دشنام یا انسان کی طبیعت میں کراہیت یا رنج پیدا کرنے والا ایک زبردست جملہ سمجھا جاتا ہے یہہ انسان کے لئے ایک ایسی سخت بلائے عظیم ہے کہ جس سے مریض ہونے پر اسکو غالبًا سفر دارالبقا کو اختیار کرلینا لازم آتا ہے یہہ ایک خاص موروثی مرض ہے جو مریض مفروضہ کے نسلاً در نسل باقی رہتا ہے اور حسب تجربہ بہتر مسلولوں سے ایک میں موروثی طور پر اس کا نمود ہونا ثابت ہوا ہے اس مرض میں گنڈمالی مادہ اکثر شدید شش کے اوپر کے حصہ کے مختلف جائیوں میں خون سے بمقدار کثیر تحجر پاتا ہے اس مادہ کی یکجائی برج

سے انسان مین ایک خشک اور ہلکی کھانسی شروع ہوتی ہے رفتہ رفتہ یہہ کھانسی ترقی کرتی ہے
اور جب یہہ بھہرا ہوا گنڈمالی مادہ نرم ہوکر اپنے اطراف کی شش کے مہین ونازک بافتون کے ہمراہ پیپ
آمیز بلغم کی صورت مین خارج ہوا کرتا ہے تو پستی اس درجہ شروع ہوتی ہے کہ ادنی ریاضت سے
مریض کا دم چڑھہ آتا ہے یہہ گنڈمالی بھہرے ہوے ساخت شش بشکل ریم وبلغم خارج ہوجانے پر اُنکی جاے پاشش
مین بڑے بڑے غار یا قعر پڑجاتے ہین اور اِن غارون مین اکثر کھانسی وغیرہ کے صدمہ سے شقین
پیدا ہوکر اکثر سیر ہاے سیر خون شش سے براہ منھہ وناک خارج ہوتا ہے بعض وقت یہہ خون خارج
ہوتے وقت مجرہ ہوا مین منجمد ہوجاتا ہے تو تب مسلول کا دم رک کر دفعتًا خاتمہ بالخیر ہوجاتا ہے ورنہ خون
کے بار بار نکلنے سے مریض پست وناتوان ہوتا جاتا ہے۔ خون کا شش سے نکلنا جسکو زبان عرب
مین نفث الدم کہتے ہین ایک بڑی بھاری علامت اس مرض مہلک کی ہے اب اُسکو خصوصًا چربی غذا یا
چربیدار الشیاء سے نہایت نفرت پیدا ہوتی ہے (دیکھو نقص ششم یعنے لحم خنزیر مین کثرت چربی کی وجہ
اس سے گوشت مین ایک مخصوص قصور ہاضمہ پیدا ہوکر موجب مرض سل کا ہونا) اور کم یا زیادہ ہاضمہ
کی طاقت زایل ہوجاتی ہے اب جس طرح ایام گزرتے جاتے ہین اسیطرح اس مرض مین ترقی ہوتی
جاتی ہے ایک پست قسم کا بخار شروع ہوتا ہے اور ہر قسم کی غذا سے نفرت پیدا ہوتی ہے تشنگی
ہوتی ہے ناطاقتی اور جسمی لاغری روزافزون ہوتی ہے یہانتک کہ مریض کے پوست واستخوان باقی
رہجاتے ہین اس وقت اسہال یا دست شروع ہوکر مریض کی ناطاقتی کو اور زیادہ کرتے ہین مریض کے
عضو اسفل ورد کرتے ہین اُن مین سوجھہ پیدا ہوتی ہے اور اس وقت کھانسی سخت تکلیف دہ اور اخراج
بلغم بمقدار زاید ہوتا ہے بسبب کھانسی کے مریض چند منٹ سے زیادہ سو نہین سکتا مریض بار بار
بستر پر کروٹین بدلتا ہے جس سے اُسکی سخت بیقراری ظاہر ہوتی ہے اور پسینہ بوقت صبح اتنا
بھاری ہوتا ہے کہ مریض اُس سے بالکل نڈھال وناتوان ہوجاتا ہے اور بوقت شام مریض کو لرزہ آتا ہے

اُس کے عضو اسفل میں سخت درد اور جھٹکے شروع ہوتے ہیں اور اب وقت البول درد ایک غایت درجہ کی بستی
اور ایک قایم و سخت وقت تنفس شروع ہوتا ہے یہہ سب تکلیفات چند ایام جاری رہکر موت جو ایک واحد
ذریعہ مریض کے مذکور تکلیفات کے دور کرنے کا ہوتا ہے اُسپر نازل ہوکر بیچارہ ناتوان و لاغر تن ...
مریض کو مذکور الصدر سخت درد و تکلیفات کے گران بوجھ سے سبکدوش کر دیتی ہے۔ الّٰلہم اعفنا۔

دوم رودون کے گنڈمالی امراض - اس مین مشہور و عام امراض دو ہین ایک ٹبیرز منٹریکا دوسرا ٹیوبرکیولا پیریٹونیٹس

(۱) **ٹبیرز منٹریکا** یعنی جذب یا گداز ہونا۔ رودون کو آپس مین ملحق کرنے والی جھلی کا یہہ ایک عام اور اکثر لاعلاج شکایت ہے یہہ کم عمر بچون مین نمود ہوتی ہے بنا اس شکایت کی کم یا زیادہ درد شکم سے ہوتی ہے رودون کے غدود بسبب گنڈمالی بھر کے بڑہاوٹ کرنے پر شکم سوجتا ہے اور تنا ہوا ہوتا ہے اور باقی تمام جسم نہایت لاغر علی الخصوص جو نشر اتنے جذب ہو جاتے ہین کہ بمشکل تمیز ہوتے ہین بچہ کے جسم کا رنگ پھیکا اور وہ نہایت ناتوان اور پست ہو جاتا ہے اور جریان شکم پیدا ہوتا ہے آخر الامر ترقی جریان شکم کے ساتھ بچہ کم یا زیادہ عرصہ مین غایت درجہ کا پست و ناتوان ہوکر بوجہ گنڈمالی بھیر کے شش و دماغ کے امراض سے فوت ہوکر ایک مدت دراز کے غیر متحمل درد و تکلیفات سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔

۲ - **ٹیوبرکیولا پیریٹونیٹس** - یہہ بھی اکثر بچون مین ہوتا ہے اس مین ہلکی قسم کا شکم مین درد ہوتا ہے غذا سے نفرت ہوتی ہے بچہ نہایت پست و ناتوان ہو جاتا ہے شکم مین استسقا کے مطابق پانی بھرتا ہے آخر الامر آہستہ اور دوسرے سل یا گنڈمالی امراض کے شامل ہونے سے مریض اپنے مستعار قلیل ایام عمر کو پورہ کرتا ہے۔

۳ - **دماغ کے گنڈمالی امراض** - اس مین گنڈمالی اجتماع آب اندرون سر یا سستی دماغ جسکو

زبان لیاٹن مین ہیڈر وکفلس کہتے ہین مشہور ہے یہہ بھی اکثر شیرخوار و نوزائیدہ بچون مین پیدا ہوتا ہے اسمین بچہ کا جسم نہایت لاغر اور اجتماع آب سے سر بڑا ہو جاتا ہے چہرہ بہت ہی چھوٹا آنکھین بڑی بڑی و نمودار اور رجوع بکا نیچے کی جانب ہوتا ہے بچہ ہمیشہ چڑاندا ہوکر چیختا ہے اور دانت چابنتا ہے اور اکثر احول ہو جاتا ہے اور نہایت ناتوان اور غایت درجہ کی سستی ہوتی ہے آخرالامر تشنج یا فالج سے مریض یا تو حالت تشنج مین فوت ہوکر درد و تکلیفات سے دور ہو جاتا ہے یا اگر فالج ہوا اور افاقہ ہونے والا ہو تو ایک مدت مین درست بھی ہو جاتا ہے۔

چہارم وہ مرض جو گنڈمالی مادہ کے تمام جسم مین موجود ہونے پر پیدا ہوتا ہے اس مرض کو اکیوٹ جنرل ٹیوبرکلوز کہتے ہین یہہ ایک عام طبعی مرض ہے اس مرض مین انسان صرف دو سے چھ ہفتون تک زندہ رہتا ہے علامات اس مرض کے روز افزون ناتوانی اور لاغری سے شروع ہوتے ہین مابعد لرزہ آتا ہے سخت بخار شروع ہوتا ہے پسینہ کی ادرار کثرت ہوتی ہے کھانسی و سخت وقت تنفس ہوتا ہے اور اب مریض نہایت ناتوان و لاغر ہو جاتا ہے ہزیان گوئی پیدا ہوتی ہے آخرالامر مریض یا تو بسبب بخار و یا دماغ و شش وغیرہ کے امراض شامل ہونے کے وجہ راہی ملک بقا ہو جاتا ہے۔

نقص چہارم

لحم خنزیر مین متعدد کیڑون کا وجود پایا جانا ۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب اپنی کتاب طب حیوانات کے صفحہ ۵۹ مین یون تحریر کرتے ہین کہ خنزیر جسکو ہم سب جانتے ہین کہ اپنی خورونوش مین کوئی خصوصیت نہین رکھتے اسی وجہ انکو اقسام کے حشرات الارض اور اُنکے تخم یا انڈے جن کا وجود و نمو اکثر حیوانی وغیرہ مضر غلاظتون مین ہی ہوا کرتا ہے کھانے کے ہمیشہ موقع حاصل ہوتے ہین جسکی وجہ اُن کے جسم مین اقسام کے کیڑے پائے جاتے ہین انسان سے تا این زمان معلوم شدہ جملہ جانورون مین ایک ہی خنزیر ہے کہ جس کے گوشت مین ملفوف شدہ بعض کیڑون کی خورش پر انسان مین ہلاکت و بدنتائج پیدا ہوے

ہین ہم اس بیان زود فہم کرنے کی غرض پر خنزیر کے جسم مین پاے جانے والے اقسام کے کیڑون کو دو قسم پر منقسم کرتے ہین ایک وہ کہ جن کی خورش پر انسان مین ہلاکت و بدنتائج پیدا ہوتے ہین۔ اور ایک وہ کہ جنکی مضرت کا تا حال کوئی تسلی بخش تجربہ حاصل ہوا ہے۔

قسم اوّل۔ خنزیر کے جسم مین پاے جانے والے کیڑے جنکی خورش پر انسان مین ہلاکت اور بدنتائج پیدا ہوتے ہین یہہ جملہ دو ہین ایک ٹریکینہ اسپیرلس دوسرا ٹینیہ سولیم۔

(۱) ٹریکینہ اسپیرلس یا کرم خنزیر۔ ہمارے جملہ اطباے یوروپ وامریکہ وغیرہ اسپر متفق ہین کہ ٹریکینہ اسپیرلس اُس ناپاک جانور کا ایک خاص کیڑا ہے یہہ ایک بال کے مطابق باریک بشکل سانپ سفید اپنے پر آپ پیچیدہ اور ایک نہین جھلی کی تھیلی مین ملفوف شدہ کیڑا ہے جو خصوصاً خنزیر کے مچھلیان یا گوشت مین اکثر اوقات بکثرت پاے جاتا ہے اس کیڑے کے حالات ہم یہان طب ٹیانہ طبع ہفتم جلد دوم کے اکیسو ستاون صفحہ سے لیکر درج کرتے ہین اُن کیڑون کا وجود انسان مین اولاً ایک عجیب سفید دانہ دار گوشت انسان جو اتفاقاً ایک تشریح دان مسٹر وریالڈ کے نظر آنے پر بعد امتحان پروفیسر اُوین نے اٹھارہ سو پینتیس سن عیسوی مین یعنے بارہ سو تریپن سال بعد نزول آیت قرآن* ظاہر کیا اور ٹرائی کینہ اسپیرلیس یہی پروفیسر کا بخشا ہوا نام اس کیڑہ کا ہے۔

ڈاکٹر زنگر صاحب سنہ ۱۸۶۰ء یعنے بارہ سو اٹھتر سال بعد نزول آیت قرآن* ان کیڑون کے مرض مہلک کو انسان مین ظاہر کرنے کے باعث ہوے یہہ کیڑے گوشت مین بطور سیاہ و سفید بیضوی کرکرہ دانون کے پاے جاتے ہین اور اُنکی ملفوفہ تھیلی کے درمیان یا اس کے ساخت مین ان کیڑون کو بیرونی صدمات سے محفوظ رکہنے کے لئے کم یا زیادہ چونہ یا ایک نہین چونہ کا غلاف مانند پرندون کے انڈون کے بیرونی پوست یا چھلکے کے ہوتا ہے اگر ان دانون سے ایک کو چیر کر دیکھین تو اُن مین

* اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ

ایک یا کئی نوآغاز کیڑے دو یا اڑہائی بار اپنے پر آپ پیچیدہ نظر آتے ہیں جنکو دراز کرنے سے ایک انچ کا تیسواں حصہ گنے جاتے ہیں اور انکی گہرائی کا قطر ایک انچ کے ساٹھواں حصہ ہوتا ہے اور ایک نوآغاز یا جفت کرنے کے لایق نر کیڑہ ایک انچ کا اٹھارواں حصہ اور مادہ ایک انچ کا آٹھواں حصہ لامبا ہوتا ہے یہہ کیڑے خصوصاً لحم خنزیر مین اکثر پاے جاتے ہین جب ان کیڑون سے پر لحم خنزیر گرم خون والے جاندار مثلاً چارپاے وغیرہ اور انسان کے کھانے مین آوے تو یہہ کیڑے بہمرہ گوشت داخل معدہ ہوکر وہان اپنے اطراف کے گوشت اور ان کے ملفوفہ تھیلیون کے فعل ہاضمہ سے ہضم یا جذب ہوجانے پر اُس سے جدا ہوکر بغیر مرجانے کے معدہ سے آنتون مین داخل ہوتے ہین اور یہان دو دن کی مدت مین یہہ کیڑے آغاز ہوکر انڈون سے حاملہ ہوجاتے ہین یہہ انڈے (جو اصل مین کیڑے ہی ہوتے ہین مانند مگس خانگی کے نوزائیدہ کیڑون کے جو ہمکو گوشت پر نظر آتے ہین اور جنکو عوام ناسمجھی سے مگس خانگی کے انڈے کہتے ہین) چھہ سے آٹھہ دن مین مادہ کیڑون کے شکمون مین تیار ہوکر بغیر کوئی پوشش کے ہر ایک کیڑہ کے شکم سے سیکڑون پیدا ہوتے ہین اور یہہ نوزائیدہ کیڑے ایک مدت قلیل مین آنتون کی دیوارون کو چھید کر جسم کے کل عضو و آلات کے گوشت یا نرم بافتون مین پھیل کر پندرہ دن کے عرصہ مین اپنی جاے استقامت کے اطراف کے گوشت کی خوراک سے قد و قامت مین پوری ترقی کرتے ہین اور اپنے ماں باپ کیڑون کے مطابق یہان اُن کے قیام کے گرد یا سرج کے باعث ایک تھیلی کے تیار ہونے پر اس مین ملفوف ہو رہتے ہین ان نوزائیدہ بیشمار کیڑون کا جسم انسان مین داخل ہونا انپر بہت خطرناک حالتین پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے اور بعض حالتون کے نمود پر باعث ہلاکت بھی ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ٹیانر صاحب کرم خنزیر کے مرض مہلک کی علامات یون بیان کرتے ہین "علامات اس مرض کے سخت یا ہلکے کیفیت ان کیڑون کے اکل کی تعداد پر اور سواے اس کے انکی مقدار نسل اور ان کے آنتون سے جسم مین داخل ہونیکی تعداد پر منحصر ہے بحوالہ ڈاکٹر الیہا... تب یہہ یون ہے کہ جب یہہ شکایت لاحق ہوگئی

طور پر شہر برگس مین جو قریب مگڈی برگ واقع انگلستان شروع ہوئی اور اُسوقت ایک عورت تہوڑا خام مختصر
لحم خنزیر روٹی کے ہمراہ کہانے پر بیمار ہو کر مرگئی اور اُس کا بچہ اپنی ماں کے مستعملہ چمچہ کے چوسنے سے ہلکے طور
پر بمعرفت معدہ کے جسم مین کم داخل ہونے نو زائیدہ کیڑون کے علیل ہو کر درست ہو گیا حسب تحریرات بتعدد
مورخون کے اس مرض کے شروع علامات موقوفی اشتہا اور ایک خاص قسم کی بے مزگی غثیان اور خواہش
قی ہوتی ہے جسمی طاقت زایل ہو جاتی ہے بعد ازان دست جاری ہوتے ہین طبیعت مین سخت ناسازی
معلوم ہوتی ہے گردن بازو اور پنڈلیون مین درد و سختی پیدا ہوتی ہے یہہ درد و سختی بوجہ چھیدنے اور
ادہر اُدہر سفر کرنے ان نو آغاز کیڑون کے ہوتی ہے بعد اس کے ایک سخت بخار شروع ہوتا ہے چہرہ اور
آنکھہ کے پوپٹے سوج جاتے ہین بدبو پسینہ بمقدار زائد نکلتا ہے اور چند ایام تک اعضا کی سختی ترقی
کرتی جاتی ہے حتی کہ تمام جسم کا گوشت یا مچھلیان دردناک اور نہایت محسّ ہو جاوین تنفس لیتے وقت
یعنے اس فعل کو ادا کرنے والے مچھلیون مین سخت تکلیف ہوتی ہے اور نیند مطلق نہین آتی افسوس کہ
بیچارہ مریض اس ناپاک لحم خنزیر کے صرف کہانے کے ہی جرم مین رات دن ایک سخت درد اور
تکلیفات جسمانی مین مبتلا ہو جاتا ہے اگر ان کیڑون کا حملہ سوئے ڈیافرم یعنے سینہ اور شکم کے اندر
کے درمیانی پردہ پر ہو تو علامات مذکور کے ساتھہ سخت تکلیف دہ ہچکی شروع ہوتی ہے اور جب
یہہ نرخرہ کی مچھلیون مین داخل ہون تو آواز بہاری ہو جاتا ہے بعض مریضون کے جسم کے خاص
خاص جگہون مین نہایت عصبی درد پیدا ہوتا ہے جب کبہی زیادہ مقدار مین اس قسم کا لحم خنزیر جسمین ان کیڑون
کی موجودگی ہو اگر کہانے مین آوے تو تب ان کیڑون کی ایک کثیر تعداد جسم کی مچھلیون مین داخل ہوتی
ہے جب ایسا ہو تو مریض کا کل جسم مفلوج ہو جانے پر وہ ایک نہایت ردی حالت مین فریش بستر ہو جاتا
ہے چہرہ اور آنکھہ کا ورم ایک ہفتہ تک جاری رہتا ہے بعد ازان اس کے زایل ہو جانے پر اولاً مریض
کے بہو نیچے اور پنڈلیون پر آماس پیدا ہو کر مابعد شکم چھاتی و پیٹ وغیرہ سوج جاتے ہین اور چوتھے ہفتہ

کے اوائل ایام مین حالت مریض نہایت خراب اور لائق ترس رحم ہوتی ہے یعنے ان ایام مین مریض کی زبان خشک اور جسم مین نہایت سخت درد اور پسینہ بمقدار زاید نکلتا ہے منھ بدقت کھلتا ہے رات دن نیند مطلق نہ آنیکی وجہ مریض نہایت بے چین اور اُسمین ہذیان پیدا ہوتا ہے آخرالامر موت اکثر او قات حیوانی قوتون کے بدرجہ غایت زائل ہوجانے سے بیچارہ مریض پر نازل ہو کر ایک مدت دراز کے ناجائز اور غیر متحمل درد و تکلیفات کے بوجھ گران سے اُسکو سبکدوش کر دیتی ہے اور اس مرض خاص [illegible] ذات الریہ پر نُو منیس (یعنے سوزش اُس جھلی کی جو معدہ جگر گردے طحال اور آنتین وغیرہ کو ملفوف کرتی ہے) پلورو زی یعنے دل اور شش کی ملفوفہ جھلی کی جلن سے سخت مہلک امراض اور استسقا پیدا ہوتا ہے کمزور حملہ مرض یا صحت پذیر حالات مین درد سوج اور جریان شکم موقوف ہوجاتا ہے وقت تنفس کی تکلیف جاتی رہتی ہے نیند آتی ہے پرورش دار غذا کی خواہش ہوتی ہے جسمی قوت حرکت پیدا ہوتی ہے لیکن مریض غایت درجہ کا ناتوان اور اُس کے جسم کے بال گرجاتے ہین اور اس وقت کرم خنزیر مریض کے جسم کے مچھلیان یا گوشت مین خوش قسمتی سے اپنے تھیلیون مین ملفوف ہوجاتے ہین؛

طب رابرٹ صفحہ ۳۹۶ مین لکھا ہے کہ بعض وقت اس مرض کی بنا ہیضہ وبائی یا مہرج سم مثلاً سنبل سپید کے مسموم انسان سے علامات یعنے قی و دست وغیرہ سے ہوتی ہے۔ سالوتری ڈاکٹر ولیم ولیمس صاحب کی طب حیوانات کے صفحہ ۳۹۷ مین یون تحریر ہے کہ بعض مورخون کے حسب بیان خنزیر خود کبھی کبھی ان کیڑون کے مرض خاص مین متبلا ہوتے ہین اور ان مین اس مرض کے خاص علامات موقوفی اشتہا مجھولی اور ہر قسم کی حرکات جسمانی سے سخت نفرت یا ناکامل طور پر جسمی اعضا مین مفلوجی پیدا ہوتی ہے اور یہی مرض ہے کہ انسان مین ایک نہایت شدید جانکنی طاری کر کے اُس وقت تک زندہ رکھتا ہے کہ موت ستمرحم نازل ہو کر ان تکلیفات سے اسکو سبکدوش نہ کرے اور اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۷ مین یون تحریر ہے کہ شاہی سالوتری دارالعلوم انگلستان کے حسب آزمایش ان کیڑون سے ایک متاثر خنزیر کے حالت

زندگی مین کوئی بدعلامات پاے نہین گئے لیکن متاثر خنزیر کو اُس کے بعد کشتن چیر کر دیکھنے پر اُس کے کل جسم مین قریب ایک کروڑ ساٹھہ لاکھہ زندہ تراشی کیہ اسپیرلیس کیڑے پاے گئے ۔

ڈاکٹر ٹیانر صاحب مرض کرم خنزیر کے علاج مین یون فرماتے ہین کہ اس مرض کے علاج کے نتائج کسی طور پر خاطر خواہ نہین ہین اور نہ جسم یا گوشت انسان ہین ملفوفہ کیڑون کے زائل یا انکو ہلاک کرنے کے لئے ہی کوئی تسلی یا فائدہ بخش علاج ابتک معلوم ہوا ہے ۔

ڈاکٹر ہرنیڈ صاحب اپنی کتاب فارن زک میڈ لیسنس مین بہ ضمن بیان اس کیڑے کے یون تحریر کرتے ہین کہ اسس مرض کا طبی معالجہ تا این زمان غیر سود مند ہے ۔ طب رابرٹ طبع ہشتم کے صفحہ ۴۹۰ مین لکھا ہے کہ اس بیماری کے روک کے لئے لحم خنزیر کے خورش کو ترک کرین جوان کیڑون سے پُر ہوا در اُس کے فروخت کرنے کے آگے خوردبین سے اُن کیڑون کی موجودگی یا غیر موجودگی کے انکے امتحان کرین اور اس سے بالکل محفوظ رہنے کے لئے ترک کرنا لحم خنزیر کی خورش کا ایک نہایت عمدہ طریقہ ہے ۔ ڈاکٹر رابرٹ صاحب کی راے مذکورہ گو قابل قدر ہے مگر عوام مین اس راے کی پابندی دشوار اور اُس کا رواج غیر ممکن نظر آتا ہے ۔

ہم اس کیڑے کے باقی حالات ڈاکٹر فٹ صاحب کی کتاب بلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۹۵ سے لیکر یہان درج کرتے ہین ” یہہ مرض کرم خنزیر ۱۸۵۵ع مین بطور عالم گیر ملک جرمنی کے چند حصون مین بڑی شدت سے نمود ہوکر متعدد انسانون کے تلف کرنیکا باعث ہوا اور یہہ مرض اس شہر یعنے نیویارک وپنسلوینیہ واقع امریکہ کے اکثر حصون مین سواے اُس کے بہت کثرت کے ساتھہ جانب مغرب اس اقلیم کے (کہ جن جائیون مین بکثرت تمام لحم خنزیر غذاءً استعمال ہوتا ہے) واقع ہوکر بہت قیمتی جانون کے تلف کرنے کا باعث ہوا اور اس کرم خنزیر کی تحقیقات کے لئے شہر شکاگو واقع امریکہ مین ایک مجلس طبی مقرر ہوکر بارہ سو خنزیر کے قتل پر امتحاناً ہر اٹھاون سے ایک مین ان کیڑون کی موجودگی ثابت ہوگئی اور اس مجلس کی صلاح تھی

کہ لحم خنزیر کو اتنا جوش دیا جاوے کہ یہہ کیڑے بالکل مر جاوین اس کام کے لئے ایکسو ساٹھہ درجہ کی گرمی کافی
سمجھی گئی (پختہ شدہ لحم خنزیر کے کیڑے جنوبی افریقہ کے وحشیون کے بھونے ہوئے کیڑون کے
مانند باذایقہ ہوتے ہون) اور دوسرے محققون کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ خنزیر خوار انسان ان کیڑون
سے متاثر لحم خنزیر کے فی مربع انچہ کے داخل معدہ کرنے پر اٹھارہ ہزار کیڑے اکل کیا کرتے ہین اور
ہر پچاس خنزیر سے دس مین یہہ کیڑے موجود رہتے ہین کہ ہمکو ایک اخبار ظرافتاً یون بیان کرتا ہے کہ اگر
یہہ تحقیق ہے کہ ہر پچاس مغربی خنزیر سے دس اُن کیڑون سے پُر رہتے ہین اور ملک جرمنی مین یہہ تعداد
فقط فی صدی چار ہے جہان یا جن تمام جگہون مین عوام بوجہ مرض ان کیڑون کے بطور ایک مرض وبائیہ
کے فوت ہوا کرتے ہین تو سوا اُس بلا سے لحم خنزیر کے خوف ہیضہ وبائی بالکل ہیچ و ناحق ہے ان
نہایت مہین کیڑون کا کروڑون کے کھانے مین آنا ایک مسئلہ دل لگی نہین کیونکہ وہ سب انسان جو
ایک بڑی قیمت اپنی اس قسم کے غذا کے لئے صرف کرکے اکل کیا کرتے ہین اس لئے کہ یہہ لحم خنزیر کے کیڑے
بعد ازان اُن کے اجسام کو اپنی غذا بناوین اور یہان تک کہ کھاوین انکو قبر مین علاوہ دوسرون کی خورش
کے لئے انکو وہان پر رکھہ چھوڑنے کے تو تب یہہ دل لگی و قدر و منزلت اس لحم خنزیر کی صاف عیان
ہوگی "

ترائی کینیہ اسپیرلیس یعنے کرم خنزیر لحم خنزیر مین پائے جانا اور یہہ کیڑے بہمراہ لحم خنزیر بعد خورش
داخل جسم انسان ہوکر باعث مرض مہلک ہونا اور اس سے بیشمار انسانون کا فوت ہونا خنزیر خوار و غیر خنزیر خوار
انسانون مین ایک بڑی بحث و مباحثہ کی تحریک کا باعث ہوا شہر برلن پایہ تخت پرنگال کے قصابون
کی انجمن کے ایک جلسہ مین ایک طبی پروفیسر مع ایک سالوتری ڈاکٹر اربن نامی اس غرض پر مقرر کئے گئے
کہ وے کوئی عمدہ تجویزات کے عملدرآمد سے کرم لحم خنزیر کے مرض خاص کے روکنے کی کوئی تدبیر سوچین
ڈاکٹر اربن صاحب اس کل معاملہ کو خلاف و بے بنیاد دیکھکر ان کیڑون سے متاثر لحم خنزیر کے اُس بمقدار کی خورش

پر اپنی خوشی ظاہر کئے جتنا کہ انکو دیا جاوے لیکن جب ایک ٹکڑا ان کیڑون سے پر لحم خنزیر کا اُن کے پیش کیا گیا تو وہ پس و پیش کرنے لگے اور یہہ مشہور کیا گیا کہ وہ اُس کے کھانے سے صاف انکار کئے ولیکن اس جلسہ کے شرکاء کے طعن و تشنیع کی وجہ وہ اُن کے پیش کردہ لحم خنزیر سے ایک چھوٹا ٹکڑا دانتون سے توڑ کر کھا گئے اور بعد ازان وہ تمام اُس مقام سے نکلکر قریب کے ایک دوا فروش کی دکان سے ایک ایسی زبردست دوائی مقی لیکر کھا گئے کہ جس سے ہمارے باعلم ڈاکٹر کے احبابون کو حالت نا امیدی مین اُن کے اچھے ہونے کے لئے ایک بڑی مشقت کو گوارا کرنا لازم آیا۔

قطع نظر جملہ امور و حالات مذکورہ کے بعض اشخاص ایسے ہین کہ کرم لحم خنزیر کے وجود اور نمو کو لحم خنزیر مین قبول کرتے ہوئے دعوے کرتے ہین کہ یہہ کیڑے لحم خنزیر کو خوب جوش دینے سے بالکل بے ضرر ہوجاتے ہین اس شبہ کے رفع کرنے کے لئے ہماری زیرین تحریر ڈاکٹر کوین صاحب کی طبی لغت کی جلد دوم مطبوعہ جدید (۱۸۹۴ء) کے صفحہ ۵۲۶ سے ہم پیش کرتے ہین چنانچہ ڈاکٹر ایڈمنڈ اے پارکس صاحب اور جارج بھنیان صاحب یون فرماتے ہین کہ ان کیڑون سے پر لحم خنزیر کا غذاءً استعمال کرنا بدرجہ غایت خطرناک ہے کرم لحم خنزیر اور سسٹی سیرس یعنے کدو دانون کے تخم سے پُر لحم خنزیر کے پکوائے جانے پر بھی اِن کیڑون کے موت کی امید نہونے کی وجہ اس قسم کے گوشت کو فروخت کرنے سے روکدیا جاوے"

عموماً لحم خنزیر کو خوب جوش دیکر اُس مین ملفوفہ کرم خنزیر کے موت کے ساعی ہونا عوام کے لئے ایک امر دشوار نظر آتا ہے کیونکہ باوجود اس گوشت کے حسب تشفی ہمیشہ پخت کرنے کے رواج اور صلاح کے عملدرآمد پر بھی تاحال اِن کیڑون کا مرض خاص اور ہلاکت خنزیر خوار انسانون مین ہمیشہ واقع ہونا ایک ایسا امر ہے کہ یا تو یہہ کیڑے بوجہ لحم خنزیر کے حسب معمول کم یا زیادہ دبیز یا گندہ ہونے کے کامل طور پر پخت ہو کر مردہ نہو سکتے ہون یا اُن کا گرمی سے بہمراہ گوشت مرنا ممکن نہو یا یہہ کیڑے

بعد بخت جسم انسان مین داخل ہونے پر بھی زندہ ہو سکنے کی قدرت رکھتے ہون ہماری اس راے کی تصدیق کے لئے ڈاکٹر جارج بلاک صاحب کی کتاب گیڈ ٹو ہلت کے صفحہ ۲۰۸ کی زیرین تحریر اور ڈاکٹر فٹ صاحب کی زیرین راے کافی ہے کہ "لحم خنزیر کے ان کیڑون کو مارنا ایک نہایت دقت ناک امر ہے اور ان کیڑون سے متاثر لحم خنزیر کو ہرگز نہین کھانا جب تک کہ اسکو خوب جوش یا پکوایا نجاوے اگر خنزیر کے پٹھے کے نہایت اندرونی گوشت کا ایک ذرہ یا ایک نہایت کم مقدار ٹکڑا یا حصہ جو رہجاوے بغیر جوش یا پکواے جانے یا گرم ہونے کے قریب اُس گرمی کے پانی مین جو کھولتا یا جوش کرتا ہو تو ایسے گوشت کے انسان اکل کرنے پر اُس کے ہمراہ متعدد کرم خنزیر داخل معدہ ہو کر باعث مرض کرم خنزیر اور ہلاکت کے ہوتا ہے" یہہ البتہ ممکن نظر نہین آتا کہ گندہ لحم خنزیر کے اندرونی حصہ کو بھی بیرونی عضون کے مطابق کھولتے پانی کی گرمی یکسان پہنچ سکے۔

اس امر مین ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی ذاتی راے کتاب پلین ہوم ٹاک بہ بیان لحم خنزیر یون تحریر کرتے ہین کہ "میری ذاتی راے اس امر مین یہہ ہے کہ یہہ کیڑے اُن کے پکاے یا جوش دیکر کھاے جانے پر اسوقت تک جسم انسان مین پھر زندہ نہین ہو سکتے کہ جب تک اُس مین نجاستین یا غلاظتین اُنکی پرورش کرنے کے لئے اور اُنکو بار ثانی زندہ کرنے یا اُنکی پیدائش از سر نو کرنے کے لئے نہ موجود ہون۔ یہہ عیان ہے کہ خنزیر ایک غلیظ و ناپاک جانور ہونے کے ہی وجہ یہہ کیڑے اُس مین بکثرت تمام خود بخود پیدا ہوتے ہین۔ اگر کسی انسان کو مرض گندمال ہو یا کسی دوسری شکایتون سے خون کثیف یا غلیظ ہو یا خون مین کسی قسم کا فساد موجود ہو تو مردہ کرم خنزیر مین بار ثانی زندہ ہونے اور ازسر نو نمود ہونے کی قابلیت اُس قسم کے انسانی اجسام مین پیدا ہو جاتی ہے باز اُس کے کہ ان کیڑون کو کتنی ہی گرمی دیجاوے یا اُنکو بھونجا جاوے۔ یہہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ کیڑے خصوصاً بوسیدگی یا سڑاوٹ مین ہی پیدا یا نمو ہوتے اور پرورش پاتے یا سرسبز ہوا کرتے ہین اور جب کبھی وے

کسی ایک زخم یا پھوڑے مین موجود ہوں تو وے وہان کے مریض جسمی جھلیون وغیرہ مین ہی رہکر کھاتے
و پیتے یا اپنا یہہ فعل وہان ادا کیا کرتے ہین۔ اسیطرح مین یقیناً جانتا ہون کہ کرم لحم خنزیر کی بھی یہی
حالت یا کیفیت ہے"

(۳) ٹینیہ سولم یعنے کدو دانہ اکثر نامور حکماے یوروپ و امریکا وغیرہ کے بارہا تجربون کا نتیجہ
اس امر کو مسلم الثبوت کر چکا ہے کہ لحم خنزیر کے خوراک سے انسان کے شکمون مین کدو دانے پیدا
ہوتے ہین اور یہہ امر با ضابطہ ساتھہ ثبوتی کے بارہا کتون اور قیدیون پر آزمائے گیا۔ ہم اب یہان پر
اس کیڑے کا بیان طب ٹیانز جلد دوم طبع ہفتم کے ۱۵۵ صفحہ سے لیکر درج کرتے ہین۔
اس کیڑے کو زبان لیاٹن مین ٹینیہ سولم انگریزی مین ٹیپ ورم اردو مین کدو دانہ کہتے ہین۔
یہہ کیڑے مقاماً انسان کے شکم یا آنتون مین پاے جاتے ہین۔ رنگ انکا سفید و زردی مائل
کبھی کبھی پانچ سے دس گز لانبے بلکہ اس سے اور زیادہ۔ اور قریب آدہی انچ کے چپٹے معمولی اللمبائی
اس کیڑے کی ایک دوانچہ ہوتی ہے اس کے ایک انتہا پر جو کہ سر ہے چار منھہ ہوتے ہین جن کے سبب
یہہ کیڑے امعہ کے لعابدار جھلی سے چپیدہ یا اسکو پکڑے رہتے ہین حسب تحقیقات ڈاکٹر کچ منسٹر کے
ثابت ہوا کہ یہہ وہی کیڑے لحم خنزیر کے ہین جسکو زبان لیاٹن مین سسٹی سیرسن سلیولس کہتے ہین جو
اکثر خنزیر کے گوشت مین پاے جاتے ہین جنکا نام زبان انگریزی مین پورک میزل ہے جو لحم خنزیر
مین بطور مقید اندون یا آغاز پذیر کیڑون کے نظر آتے ہین۔ یہہ دانے بکثرت تمام یا کڑوڑہا متاثر لحم
خنزیر مین پاے جاتے ہین۔ انسان مین کدو دانون کی موجودگی سے اکثر مدام خواہش غذا نا طاقتی
شکم مین درد۔ مثانے مین ہرج۔ دوران سر۔ کانون مین آوازین نوبات غشی یا بیہوشی۔ بیقراری
لاغری۔ ناک اور مبرز مین خراش پیدا ہوتی ہے ڈاکٹر ٹیانز صاحب بہ بیان اسباب کرم شکم اپنی طب طبع
ہفتم جلد دوم صفحہ ۱۵۶ مین منجملہ اور سببون کے بطور ایک عام سبب یون تحریر کرتے ہین کہ کدو دانون

کے انڈے یا آغاز بند یر کیڑون کا داخل ہونا معدہ مین بحبت استعمال کچے یا بد حیوانی غذا خصوصاً لحم خنزیر کے ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ ٹو ہلت کے صفحہ ۹۸ مین بہ بیان اس کیڑے کے یون تحریر کرتے ہین کہ ان کیڑون کے بسبب انسان مین نہایت سخت مضرت بخش سوا اسکے اس کے مہلک نتائج پیدا ہوتے ہین۔ مغربی اطبا کے تجربہ سے یہہ بات ثابت ہے کہ یہہ کدو دانے اہل ہنود کے شکم مین بوجہ نہ استعمال کرنے لحم خنزیر کے پانے نہین جاتے۔

قسم دوم خنزیر کے جسم مین پاے جانے والے کیڑے جنکی غورش پر انکی مضرت کا انسان مین تا حال کوئی تسلی بخش تجربہ حاصل نہوا ہو ہم ان کیڑون کے حالات سالوتری ولیم ولیمس صاحب کے طب حیوانات کے باب ۳۷ سے یہان درج کرتے ہین یہہ کیڑے جملہ تیرہ تا این زمان وقوع مین آے ہین۔

لارج تھارن ہڈ ورم یعنے بڑے کانٹے کے مطابق سر والا کیڑہ یہہ کیڑہ سؤر کی آنتون مین پایا جاتا ہے۔ نر کیڑہ تین یا چار انچہ اور مادہ بند رہ انچہ سے دو فٹ تک لانبی ہوتی ہے۔ یہہ کیڑے ملک جرمنی اور فرانس کے جزائر کے خنزیرون مین بکثرت تمام پائے جاتے ہین اور جزایر بٹانگلستان کے خنزیرون مین کم پائے جاتے ہین پروفیسر ورل صاحب اس کیڑہ کو خنزیرین ایک نہایت عام اور نہایت مضرت بخش کیڑہ اپنے ریبورٹ مین تحریر کرتے ہین اور صاحب موصوف لکھتے ہین کہ یہہ کیڑے اکثر خنزیر کے آنتون کو چھید کر جسم کے دوسرے الاقہ مین قیام کرتے ہین جس کے بسبب ان مین خوفناک امراض پیدا ہوتے ہین اور بعض خنزیر کے آنتون مین ان کیڑون کے چھیدنے سے اتنے سوراخ پاے جاتے ہین کہ جس کے بسبب یہہ کارخانون مین تجارتی سا سیج (گوشت کا قیمہ بمعہ مصالجات کے جھلیون یا آنتون مین ملفوف ہوا ہو) بنوانے کے مستعمل نہین ہوسکتے ان کیڑونکی پیدائش کی وجہ خنزیر بڑے بڑے تکلیفات مین مبتلا ہوتا ہے اور اکثر مرجاتا ہے۔

۲۔ **اسکیرس سوالہ** قسم کے کیڑے سؤر کی آنتون مین پاے جاتے ہین۔

۳- اسپیرو پٹیرہ اسٹرانگیلینہ قسم کے کیڑے خنزیر کے معدہ میں نظر آتے ہیں۔
۴- اسپیروا سکوئیسٹبہ قسم کے کیڑے خنزیر کے زبان کے گوشت میں پائے جاتے ہیں۔
۵- اسٹرانگیلس ڈنٹیٹس قسم کے کیڑے خنزیر کی آنتوں میں دیکھے جاتے ہیں۔
۶- اسٹرانگیلس پیارہ ڈوکس قسم کے کیڑے خنزیر کے حنجرہ اور شش کے ہوائی نالیوں میں نظر آتے ہیں۔
۷- اسٹیفنا نیورس ڈنٹیٹس قسم کے کیڑے خنزیر کی گردن یا اُس کے اطراف کی بافتوں میں ہوتے ہیں۔
۸- ٹریکوکفلس قسم کے کیڑے خنزیر کے رودوں میں پائے جاتے ہیں۔
۹- دسٹومہ ہیپاٹکم قسم کے کیڑے خنزیر کے جگر اور پتے کی نالیوں میں پائے جاتے ہیں۔
۱۰- دسٹومہ اسپی لیالنسی او لیٹم قسم کے کیڑے خنزیر کے جگر اور پتے کی نالیوں میں ہوتے ہیں۔
۱۱- دسٹومہ اسپی سیس قسم کے کیڑے خنزیر کے پٹھوں یعنے تمام جسم کے گوشت میں نظر آتے ہیں۔
۱۲- ٹسٹرکس ٹینیوکالس قسم کے کیڑے خنزیر کے جگر اور صفرائی نالیوں کی دیواروں میں اور شش دل اور آنتوں کے ملفوف جھلیوں میں اور اس پردہ یا جھلی میں جو سینہ اور شکم کے درمیان واقع ہے پائے جاتے ہیں۔

ہمارے مذکورالصدر کیڑوں سے کسی ایک کے جسم خنزیر میں پیدا ہونے پر وہ کم و زیادہ

تکلیف مین مبتلا ہوتا ہے اور اکثر نوبت بہ ہلاکت ہی ہوتی ہے - ان کیڑون سے پر لحم خنزیر یا اس کے اندرونی آلات وغیرہ کے کھانے سے جانے پر انسان مین بدنتائج پیدا ہونے کا تا حال باضابطہ کوئی تجربہ نہین کیا گیا جو نہایت ضروری نظر آتا ہے -

۱۳۱ - یونائیٹیڈ اسٹیٹس اقلیم امریکہ کے صیغۂ زراعت کے پروفیسر جان مجیلی صاحب روزانہ بمبئی گزٹ تاریخ دوسری ماہ اپریل ۱۸۵۹ء کے پرچہ مین یون تحریر فرماتے ہین کہ مین چہار سال تک سرکار یونائیٹیڈ اسٹیٹس یعنے شمالی اقلیم امریکہ کے نصف حصہ جنوبی کے خنزیرون کا محقق رہا تو لحم خنزیر مین خوردبین سے ٹرائکینہ اسپرلیس کی موجودگی کے دریافت کے لئے امتحان کرتے وقت ہمکو ایک قسم کے کیڑون کی جماعت کثیر کا لحم خنزیر مین موجود ہونا ہر روز پایا گیا - شکل ان کیڑون کی لانبی اور دونون انتہا غیر نوکدار اور بعضے کیڑے اکثر اقسام کی صورت و شکل مین پائے جاتے ہین جو بعض وقت لانبے اور پتلے اور کبھی کوتے اور موٹے اور کبھی قریب قریب گول ہوتے ہین اور بعض اوقات ان کیڑون کی تعداد خنزیر کے ایک واحد مچھلی مین لاانتہا ہوتی ہے ان کیڑون کی مجموعی ہیئت بالکل ٹھیک ایک کیسہ کے مطابق پائی جاتی ہے جس کیسہ کے تمام قلوع مین ہلالی شکل کے انڈے جو دراصل کیڑے ہوتے ہین بھرے رہتے ہین جنکی تعداد ایک واحد کیڑے یا کیسہ مین سیکڑون ہوتی ہے خیال کیا گیا ہے کہ یہ کیڑے لامفر ہوتے ہین جنکو ٹارکوس پیڈیم اور سوہسس پٹیسین کہتے ہین - ان کیڑون کی لاانتہا تعداد کا ایک غذائی شئی مین پائے جانا اور انکی حالات زندگی سے ہمارا نہایت کم واقف رہنا ایک نہایت تعجب خیز امر ہے - پروفیسر جان مجیلی صاحب اور جملہ خنزیر خوار اقوام یوروپ و امریکہ وغیرہ کو ہمارے مذکورہ بارہ قسمون کے خنزیر کے جسمی کیڑون کے حالات زندگی سے ناواقف رہنے پر بھی تحت افسوس ظاہر کرنا لازم آویگا - ہمارے خالق القوی و رب العزت کے کل مخلوقات جہان مین کوئی ایک واحد جاندار سوائے خنزیر کے تا حال ایسا پایا نہین

گیا کہ جس کا جسم اقسام کے کیڑون کا جائے قیام یا مسکن ہو۔

نقص ہفتم

لحم خنزیر کا جملہ انسانی غذائی اشیا سے دیر ہضم ہونا رو سے

زمین کے کل خنزیر خوار انسان یہہ بات جانتے ہین کہ لحم خنزیر دنیا کے جملہ انسانی خوراکی اجزا یا اشیا سے زیادہ تر دیر ہضم ہے۔ اطبا نے بارہا اسکی تصدیق کی اور انہین اشخاص کا ذاتی تجربہ جو لحم خنزیر کو غذا استعمال کرتے ہین ہماری تصدیق کو کافی و وافی ہے۔

غضروفہی شی جو جسم حیوان مین سوائے ہڈیون کے سخت تر ہوتی ہے اگر انسان کے کھانے مین آوے تو اس کے ہضم ہونے کے لئے چار گھنٹے اور پندرہ منٹ کا عرصہ درکار ہوتا ہے خلاف اس کے لحم خنزیر کے ہضم ہونے کے لئے غضروفون کے عرصہ ہضم سے ایک گھنٹہ زیادہ یعنے لحم خنزیر پانچ گھنٹے پندرہ منٹ کے دراز عرصہ مین کہین ہضم ہوتا ہے۔ انسان کی غذا اس کے جسم کے لائق یا مرتب ہونے کے لئے جن آلات جسم مین مجموع ہوتی ہے اسکو معدہ اور انتین کہتے ہین اور اس فعل کو جس سے کہ انسان کی غذا معدہ اور انتون مین ٹھیک لائق جسم ہوتی ہے قوت ہاضمہ کہتے ہین قوت ہاضمہ انسان کے لئے ایک بڑی خداداد نعمت ہے جسم انسان کی زندگی کا پورا پورا مدار ہے۔ اسی کا سبب ہے کہ جس سے ہم سب بوقت پیدایش ایک ہاتھ بھر کے قد و قامت سے اپنے ڈیل ڈول مین اتنی ترقی حاصل کئے اور ہر قسم کے شعور سے سرفراز ہوے اسیکی بدولت ہم اب چلتے ہین پھرتے ہین بولتے ہین سمجھتے ہین سنتے ہین اور دیکھتے ہین۔ غرض وہ سب انسانی افعال کی ادائی کی قابلیت ہم سب مین پائی جاتی ہے جنکی کہ ہم کو ضرورت ہے۔ الحاصل اگر ہم جسم انسان کو مثلاً ایک گھڑی مقرر کرین تو فعل ہاضمہ اسکی مین اسپرنگ (یعنے پیراپیچیدہ ایک پرزہ

گھڑی ہے جس کے پیچوں کو کنجی سے اُسمین ملحق کر دیا جاتا ہے۔ جس کے ملحق پیچوں کے بتدریج کھلتے رہنے سے تمام گھڑی کے پرزوں مین قوت حرکت جو عین ذیروحی علامت ہے پیدا ہو جاتی ہے) ۔ اسیطرح جسم انسان مین فعل ہاضمہ ہے جس کے چلنے یا برابر جاری رہنے سے جسم کے کل افعال برابر جاری رہتے ہین اور اس کا بند ہونا اُس کے جملہ افعال کے بند ہونیکا باعث ہوتا ہے جس حالت کو ہم موت کے نام سے منسوب کرتے ہین جو اس حالت مین نقص پرورش جسم کی وجہ سے اسپر عاید ہوتی ہے انسان کے ہاضمہ مین کسیقدر رفتور کے عاید ہونے پر اقسام کے غیر مہلک غیر شفا اور شدید امراض دل جگر و دماغ و امعا و بخیرہ لاحق ہوتے ہین قریب قریب وہ سب امراض جو انسان پر نازل ہوتے ہین اُن سبھوں مین فعل ہاضمہ کا بگاڑ اُس کے اُم الافعال جسم ہونیکی وجہ کم یا زیادہ موجود رہتا ہے اور فعل ہاضمہ کی کسی قدر موقوفی پر اقسام کے امراض کے لاحق ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے یا یہہ ایک انسان کے لئے آیندہ امراض کے نازل ہونے پر خبردار کرنے والی ایک علامت پیشیر یا انسان کو آگاہ کرنے والی علامت ہے اب ہم ہمارے ناظرین کو زود ہضم غذا کے فوائد اور دیر ہضم غذا کے نقصانات سے آگاہ کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ لحم خنزیر کے دیر ہضم خاصیت سے کسقدر تکلیفات و امراض کا سامنا ہو سکتا ہے غذا کے زود ہضم ہونے پر انسان بشاش خوش و خرم پایا جاتا ہے وہ اپنے افعال مین چست و چالاک اور مستعد ہوتا ہے اور وہ اپنے متعلق جملہ امور کو بڑی بیدار مغزی و سرعت اور حوصلہ سے ادا کرتا ہے غذا کا زود ہضم ہونا انسان کے لئے صحت کی ایک بڑی بھاری دلیل سمجھی جاتی ہے الغرض فعل ہاضمہ انسان کے لئے ایک قدرتی روزینہ بڑی نعمت ہے جس کی قدر ہر انسان پر لازم آتی ہے۔

دیر ہضم غذا کے باعث انسان مین سستی کاہلی و لاپروائی پیدا ہوتی ہے چہرہ اُس کا پھیکا مرجھایا ہوا مشوش نظر آتا ہے شکم کے اُس مقام مین جہان معدہ ہوتا ہے ایک بوجھ بےچینی و بھاری پن اور کبھی درد قولنج اور درد سر پیدا ہوتا ہے۔ قی غثیان تشنگی۔ غنودگی طبیعت مین پستی۔ بےمزگی اور بےچینی ہوتی ہے

عموماً دیر ہضم حیوانی غذا کے باعث انسان کی ہمدردی رحم وغیرہ سے عمدہ اخلاقی افعال مین اکثر کم یا زیادہ فتور واقع ہوتا ہے۔ علاوہ ازین انسان کا قوت ہاضمہ پست ہوجاتا ہے جس سے اقسام کے امراض اُسپر نازل ہوتے ہین۔

ڈاکٹر ٹیانر صاحب اپنی طب طبع ہفتم جلد دوم کے صفحہ ۹۹ مین بہ بیان قصور ہاضمہ اس مرض کے ہونے کے اسباب یون تحریر کرتے ہین کہ کثرت غذا جو اپنی خاصیت مین خراب ہو موجب قصور ہاضمہ ہوتی ہے علاوہ ازین ایک اور بڑا سبب قصور ہاضمہ کا وہ ہے کہ لحاظ نہ رکھا ایک معین مقدار کے وقت یا وقفہ کا درمیان دو خوراکون کے کہ جس عرصہ مین کہ معدہ اپنا کام پورہ کر سکے اور کسی قدر اُسکو آرام بھی مل سکے اور یہ عرصہ درمیان دو خوراکون کا صاحب موصوف کے نزدیک انسان کے مختلف غذائی اشیا کے مقررہ عرصہ ہضم و آرام معدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے بدرجہ نہایت چھ گھنٹے مقرر ہین اور ڈاکٹر جارج بلاک صاحب کی کتاب گیڈ ٹو ہلت کے صفحہ ایکسو بائیس اور ایکسو تیس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا بھر کے کل انسانی نباتی و حیوانی خوراکی اجزا سے مثلاً اقسام کے غلہ جات اور سبزیات اور سوا ے لحم خنزیر کے اقسام کے پرند و حیوانات اور مچھلیون کا گوشت وغیرہ کوئی ایک ایسا نہین جو چار گھنٹون کے عرصہ مین بعد اُس کے کھائے جانے کے ہضم نہوتا ہو اس سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر ٹیانر صاحب ہر دو خوراک کا درمیانی وقفہ چھ گھنٹے اس بنا پر کہ اس عرصہ کا دو ثلث یعنے چار گھنٹے خاص غذا کے ہضم ہونے کے لئے اور ایک ثلث یعنے دو گھنٹے معدے کے آرام کے لئے مقرر کر رکھے ہون اور ہمکو گیڈ ٹو ہلت کے صفحہ ایکسو تیس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لحم خنزیر کا عرصہ ہضم پانچ گھنٹے اور پندرہ منٹ کا ہے اور قریب کل انسانون کے لئے زیادہ سے زیادہ بحالت بیداری ہر چھٹوین گھنٹے پر غذا کی خواہش یا اسکو ضرورت ہوتی ہے تو اب اُس سے ظاہر ہے کہ لحم خنزیر کے غذائی استعمال کے رواج پر اسکی دیر ہضم خاصیت کے باعث معدہ کو ایک مناسب مدت یا عرصہ تک آرام ملنا محال ہوتا ہے جسکی وجہ اسپر

ضعف پیدا ہوکر باعث قصور ہاضمہ ہوتا ہے اور اقسام کے امراض جگر و امعا وغیرہ کا باعث بھی ہوتا ہے
علاوہ ازین ہم ڈاکٹر ٹیانر صاحب کی طب طبع ہفتم جلد اول کے صفحہ ایکسو چار کے اس تحریر کو پیش کرتے
ہین کہ شکر اور چربی یا شراب کے باہم ملاپ سے یہ ترش یا تیزابی کیفیت مین مبدل ہوجاتے ہین جس سے
ترشی ہاضمی قی سینہ مین سوزش اور نفخ شکم جو کہ خاص علامات قصور ہاضمہ کے ہین پیدا ہوجاتے ہین -
جس طرح لحم خنزیر مین کثرت چربی کا ہونا ظاہر ہے (دیکھو نقش ششم) اسی طرح انسان کے
کل غذاے نباتی مین کم یا زیادہ شکر کا ہونا بھی ثابت ہے یا غلہ جات کا نشاستہ بوقت ہضم شکر مین
مبدل ہونا بھی ثابت ہے اور یہ ممکن نہین کہ انسان صرف لحم خنزیر کی خوراک پر ہی مدام اکتفا یا اپنی
زندگی بحال رکھ سکے بغیر خورش یا بہ شمولیت غذاے نباتی کے اگر جب لحم خنزیر کے ہمراہ غذاے نباتی
کا شامل کرنا انسان کے لئے اپنی زندگی قایم رکھنے کے جہت سے لازمی ہے تو غالب ہے کہ اس شمولیت
مین لحم خنزیر کی چربی اور نباتی اغذیہ کی شکر کے باہم ملاپ سے حسب تحریر ڈاکٹر ٹیانر صاحب باعث قصور
ہاضمہ ہو لحم خنزیر کا موجب قصور ہاضمہ ہونیکی ہی وجہ ہے کہ مرض قصور ہاضمہ مین اسکا استعمال بغذا ڈاکٹر
جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت کے صفحہ ۱۳۳ مین اور ڈاکٹر رابرٹ صاحب اپنے طب طبع ہشتم
مین بہ بیان قصور ہاضمہ خصوصاً منع کرتے ہین ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت کے صفحہ
۱۳۵ مین یون تحریر کرتے ہین کہ کسی قدر خشک کیا ہوا لحم خنزیر یعنے بکین کو اکثرون نے ایک دوائی باعث
قصور ہاضمہ قرار دئے ہین ۔

ہماری تحریر مذکورہ سے صاف عیان ہے کہ لحم خنزیر کے بغذا استعمال بدانسان مین قصور ہاضمہ پیدا ہوتا
ہے - اب ہم یہان مرض قصور ہاضمہ کے بدنتائج ہمارے ناظرین کے واقفیت کے لئے ڈاکٹر فٹ صاحب
کی پلین ہوم ٹاک صفحہ ۳۸۰ - اور طب ٹیانر جلد دوم طبع ہفتم کے صفحہ ۱۰۰ - اور صفحہ ۱۰۱ سے لیکر یہان
درج کرتے ہین - بیان قصور ہاضمہ - اسکو زبان لیاٹن مین ڈسپیپشیا انگریزی مین انڈیجشن عربی

ہین سوء ہضمی فارسی مین قصور ہاضمہ ہندی مین اجیرن کہتے ہین۔ یہہ ایک معدہ کا مرض ہے جو نسبتاً
انسان کے جملہ عام شکایتون سے ایک نہایت عام شکایت ہے جس کے کہنہ ہوجانے پر نہایت فیر ورست
وتکلیف دہ اور مہلک مرض ہوتا ہے۔ جب یہہ نہایت بکار آمد آلہ ہاضمہ یعنے معدہ اس مرض خاص مین مبتلا ہوتا
ہے تو دماغ اسکی ہمدردی یا سوگواری مین شریک ہوجاتا ہے دماغ اور معدہ آپسمین بذریعہ
اعصاب کے اتنا قوی الحاق رکھتے ہین کہ اگر کبھی انسان مین دماغی خلل یا شکایتین یا صرف تکالیف
ہی واقع ہین تو یہہ خواہش اشتہا کو مسدود اور قوت ہاضمہ کو موقوف کر دیتے ہین۔ یہہ تو سب
کوئی جانتے ہین کہ فکر و تفکرات انسان مین خواہش اشتہا کو بالکل مسدود کر دیتے ہین۔ اگر آلات
ہاضمہ یا معدہ مین بگاڑ یا خلل واقع ہو تو طبیعت مین سستی جیرماندہ پن اور توہمات یا خفقان اور قریباً
دیوانگی سے دماغی خلل پیدا ہوجاتے ہین ڈاکٹر ٹیانر صاحب کہتے ہین کہ قصور ہاضمہ مین کم یا زیادہ سخت
و مہلک علامات نمود ہوا کرتے ہین اور کہنہ شکایتون مین خواہش اشتہا موقوف ہوجاتی ہے درد قولنج
شکم مین بوجھہ یا بھرا ہوا اس مقام شکم پر جہان کہ معدہ ہے معلوم ہوتا ہے اور نفخ شکم پیدا ہوتا ہے
اوائل مین قبض ہوا کرتا ہے اور بعد از دست جاری ہوتے ہین تنفس مین بدبو زبان میلی ملک اور تپ دل
دہڑکتا ہے نبض تیز ہوجاتی ہے سینہ مین ہچکی اور جملہ جسمی اعضا مین درد پیدا ہوتا ہے کند درد سر اور دوران
سر پیدا ہوتا ہے جسم کے بعض مقامات مین بے برداشت عصبی درد شروع ہوتا ہے طاقت رضعت
زائل ہوجاتی ہے توہمات یا مالیخولیا پیدا ہوتا ہے اور بعض وقت ذات معدہ مین درد و تنگی سینہ مین سوزش
اور منہہ مین لعاب نمود ہوتا ہے جبکہ معدہ بجہت ریح پھول جاوے تو تنفس کے لینے مین تکلیف ہوتی
ہے۔ قصور ہاضمہ کے باعث جو مزاج مین سستی بے طوری پیدا ہوتی ہے وہ مختلف طور پر کسیقدر تو ہمی
یا بد مزاجی سے لیکر غایت درجہ کی مالیخولیا تک پہونچتی ہے بسبب مالیخولیا کے بعض وقت مریض کی طبیعت مین
خودکشی کے خیالات پیدا ہوجاتے ہین۔ مریض اپنے خویش و بیگانہ کے ہر ایک محبتانہ حرکات یا خدمات کو برعکس

تصور کرتا ہے ان ہی اشخاص پر وہ چراندہ ہوجاتا ہے کہ جو اس کے لئے خدمات ادا کرنا چاہتے ہین اور وہ
اپنے ادنی ادنی تکالیف کو بمبالغہ بھاری تکلیفات کی صورتون مین سمجھتا و بیان کرتا ہے ان مریضون کی عجیب
حالات مذکور ہم کتاب میموئیر آف دی ریورینڈ سڈنی اسمتھ جلد اول کے صفحہ اکیسو چھپیس سے لیکر یہان درج کرتے
ہین " ڈاکٹر سڈنی اسمتھ صاحب بیان کرتے ہین کہ ایک وقت میرا ایک دوست طعام شب بدیر کھایا جس مین
اول وہ ایک قوی شوربہ (یعنی قوی شوربہ شاید لحم خنزیر کا ہو) پیا۔ مابعد ایک جھینگا اور پھر تھوڑا اماٹہ
نیز سبزیات و کھٹائی وغیرہ سے بنا ہوا ایک مرکب کھایا اور ان مختلف اغذیہ کو اس نے شراب سے مخلوط
کیا یا تھوڑی شراب پیا اور دوسرے دن یار وزپیوستہ اس شخص کے لئے مجھکو بلوایا گیا اس وقت وہ اپنا
مسکن شہر لندن کا مکان فروخت کرکے کسی بستی مین بود و باش کرنے کا ارادہ کر رہا تھا اور وہ اپنی بڑی لڑکی
کی صحت یا تندرستی کے لئے مخوف ہوئے جاتا تھا اور اس کے خانگی خرچ و اخراجات کے توہمات ہر ساعت
زیادہ ہوئے جارہے تھے اور ان آفتون سے اپنی رہائی صرف بتعجیل تمام وہان سے نکل جانے یا روانہ ہوجانے
پر ہی ممکن سمجھتا تھا یہ سب حالات جھینگے کے ہی بدولت خود بدولت پر وارد تھے جب اس پرجوش طبیعت کو
جھینگے سے سخت غذا کے ہضم ہوئے تک کے وقفہ کے حاصل ہونے پر لڑکی کی تندرست خرچ و اخراجات
کی حالت ٹھیک اور شہر سے منفصلات مین بود و باش کرنے کے خیالات معدوم از دماغ ہوجاتے تھے۔ اور ایک
شخص سے اسی طور پر قدیم دوستانہ تعلقات بھونے ہوئے پنیر کے کھانے سے منقطع ہوگئے اور ایک
شخص کو سخت نمکین گوشت (شاید یہ بھی لحم خنزیر کا ہو) کے کھانے پر خودکشی کی نوبت پیش آئی تھی
(غالباً یہی وجہ ہے کہ یوروپ و امریکہ وغیرہ کے خنزیر خوار اقوامون مین نسبتاً غیر خنزیر خوار اقوام
ہند ایران و ترکستان وغیرہ کے ایک خوفناک یا بکثرت تمام خودکشیونکی تعداد ہر سال شمار مین آتی ہے)
اور ڈاکٹر سڈنی اسمتھ صاحب فرماتے ہین کہ ناخوش محسوسات جسم یا ناسازی جسم کی وجہ اس
قسم کے خیالات دماغ مین پیدا ہوجاتے ہین اور ایک بڑا شاخسانہ حالگی یا شوریدگی کا پیدا ہوتا ہے غرض بہضمی

اور نا جائز غذا کے ایک واحد لقمہ سے ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ بہتر مین یون
تحریر کرتے ہین کہ غذا اپنا اثر اس ہوشیارانہ طور پر ہمارے جسمانی اور اخلاقی حالتون پر کرتی ہے
کہ جسکو کسی اخبار کا ایک نامہ نگار جسکو مین نہین جانتا کہ کون تھا یون تحریر کرتا ہے کہ ہماری چال
چلن موقوف ہن اوپر ماہیت ہماری غذا کے کہ جسکو ہم نوش کرتے ہین بوناپارٹ مشہور سپہ سالار اپنے
جملہ جنگون سے ایک مین فتحیاب نہونا بوجہ ایک ہلکی یا خراب غذا کے خورش پر منسوب کرتا تھا جو کہ
بوقت جنگ اس کے ہاضمہ مین فساد برپا کرنے کی باعث ہوئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر فٹ صاحب فرماتے
ہین کہ ہمارے کتنے بے انصافیان اور ہماری کتنی دور اندیشیان و غور و تامل کے غلطیان اور ہماری
کتنی بے رحمیان اور ظلم و زبردستیان اور ہماری غلط فہمیان اور غفلتین ہونگی جو بوجہ غیر ہضم غذا
کے خورش کے ہم سے صادر ہوتی ہون۔ اگر کوئی ایک ایسی شی ہمارے کھانے مین آوے
جو معدہ مین بگاڑ پیدا کرتی ہو تو یہ بگاڑ بمعرفت عصب معدہ کے معاً دماغ پر اپنا اثر کرتی ہے تو
درشتی ترش روئی یا بدمزاجی بجاے عمدگی یا سلیم الطبعی کے مزاج مین قایم ہو جاتی ہے۔
اور اب ہم اس حالت خاص مین وقتاً فوقتاً وہی کیا کرتے ہین جو تحریک یا اشتعالک ہو ہمارے
محسوسات پر سے فعل ہاضمہ کے بگاڑ کی وجہ جگر بھی اس مین مبتلا ہو جاتا ہے اور اس آفت ایذا یا تکلیف
مین دماغ بھی نہایت سرگرمی سے ہمدردی کرتا ہے۔

نقص ششم

لحم خنزیر مین بکثرت چربی کا پایا جانا

لحم خنزیر مین قریب قریب سب چربی ہونے کی وجہ اس کے غذائی استعمال سے انسان مین زاید

مقدار کی چربی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر ٹیانر صاحب فربہ انسانون مین اُنکی صحت برقرار
رہنے کی جہت پر اُن کے لاغر کرنے کی تدبیرات یا علاج مین بحوالہ ڈاکٹر ہاروے صاحب کے لحم خنزیر
کے متروکی کو تحریر کرتے ہین اور ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت کے صفحہ ۱۲۸ مین
فربہ انسانون کے لئے لحم خنزیر کی خورش کو ترک کرنے کی صلاح دیتے ہین۔ اور علم فزی آلوجی
یعنے علم اسرار الاعضا سے چربیدار یا روغنی اجزا کا بعد ہضم اُن مین بغیر کوئی تبدیل واقع ہونیکے
اصالتًا بصورت چربی جسم انسان مین بذریعہ خون کے مجموع ہونا ثابت ہے اور یہی صاحب کا کہنا
ہے کہ غذا کا حاجت یا بھوک سے زیادہ کھانا جسم مین چربی پیدا کرتا ہے۔ یہہ تو سب کوئی جانتے
ہین کہ انسان عادتًا وہی غذا بہ مقدار زاید و یا حاجت بھوک سے زیادہ کھایا جاتا ہے جو مزیدار ہو اور
ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت صفحہ اکیسو بیسٹھ مین لحم خنزیر کو ایک بامزہ غذا قرار دیتے
ہین اور اُسی کتاب کے صفحہ اکیسو نیں کے فہرست اشیائے غذائی معہ اُن کے مختلف غذائی حصون
کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لحم خنزیر مین سوائے مسکہ کے نسبتًا اور دوسرے کل انسانی
غذائی اشیا کے روغنی یا چربی دار حصے زیادہ تر ہین یعنے فی صدی مسکہ مین ۸۳ ۔ لحم خنزیر مین
ستر۔ شیر انسان مین تین۔ شیر میش مین چہار۔ گوشت بھیڑ و بز و گاو مین پانچ۔ مرغان افغانگی
مین تین۔ بام مچھلی مین آٹھ۔ اور دوسرے قسم کی مچھلیون مین تین۔ گیہون کے آٹے مین دو
چانول۔ آلو اور سبزیات مین ایک حصہ کے نصف سے بھی کم روغنی یا چربیدار حصے پائے جاتے
ہین تو اب لحم خنزیر کا مزیدار ہونا اور اُس مین کثرت سے چربی کا ہونا اور مزیدار اجزا کا انسان عادتًا
بمقدار زاید یا اپنے بھوک سے زیادہ کہانا اور چربی کا اصالتًا بغیر کوئی تبدیل واقع ہونے کے
بذریعہ خون جسم مین مجموع ہوتا یعنے اِن جملہ امور کی فراہمی ایک لحم خنزیر سے واحد شی مین پایا جانا
نہایت قوی طور پر دلالت کرتا ہے کہ نسبتًا اور سب غذائون کے لحم خنزیر کے کھانے کے رو بعد پر انسان

مین غایت درجہ کی چربی پیدا ہونا ممکن ہے۔ ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب بلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۷۴ مین یون فرماتے ہین کہ چربی معدہ مین ہضم نہین ہوتی لیکن یہہ صرف گداز یا گل کر جسم کے سارے خون مین داخل یا جذب ہو جاتی ہے۔ مابعد خون سے جسم اکثر مختلف حصون مین مجموع ہو جاتی ہے ولیکن ہر قسم کے چربیدار گوشت تحقیقاً مضر ہین۔ اور یہ بیان فرہبی طب رابرٹ کے صفحہ اسٹھ کی تحریرات کا خلاصہ یہہ ہے کہ "اولاً جسم انسان کے خون مین بکثرت چربی کا پایا جانا ایک عام سبب فربہی ہے اور جسم کے اندرونی نہایت بکار آمد مختلف آلات مین چربی کے مجموع ہونیکا باعث بھی ہوتا ہے اور یہہ چربی خون مین بوجہ چربی کے زیادہ خورش پر پائی جاتی ہے۔ ہم اب جسم انسان مین چربی کی مقدار معین اور اُس کے فوائد اور اُس کے بدنتایج کو اس غرض سے آگاہ کرتے ہین تا معلوم ہو کہ اس ناپاک لحم خنزیر کی چربیدار خاصیت کی وجہ اُسکی خورش پر انسان مین کس حد تک مضرت کا احتمال ہو سکتا ہے اعتدالاً جسم انسان مین چربی کا ہونا اسکی صحت کی ایک بڑی علامت ہے، ایک بالغ انسان کا معمولی وزن حالت صحت مین ڈیڑھ سو پونڈ (ایک پونڈ مطابق اسی تولون کے) مقرر ہے اور اس وزن کا بیسوان حصہ یعنے ساڑھے سات پونڈ ذکور مین اور سولہوان حصہ یعنے ۹ ۳/۸ پونڈ اناث مین چربی کا جسم مین پایے جانا عموماً ایک اُس کا حد اعتدال مقرر ہے۔ چربی دو اجزا یعنے کاربن اور ہیڈروجن سے مرکب ہے۔ یہہ چربی بہ شمولیت آکسیجن (جو انسان کے سوائے تنفس سے اُس کے جسم کے کل رگ و ریشہ کے خون مین جذب رہتا ہے) جسم مین تولون سے گرمی پیدا کرنیکی باعث ہو کر بمنزلہ دخانی انجنون کی گرمی سے قوت حرکت پیدا ہونے کے انسان مین قوت حرکت جو عین ذیروحی حالت یا زندگی ہے خصوصاً اُن ضروری وقتون مین پیدا کرنے اور بحال رکھنے کے باعث ہوتی ہے کہ جب انسان کو غذا کے میسر ہونے مین چندے مجبوری ہو مثلاً بیماری و فاقہ کشی وغیرہ مین۔ اور چربی سے انسان مین گولائی و بھرا و پیدا ہو کر موجب اُسکی خوبصورتی کے

ہوتی ہے۔ جب یہہ چربی کسی انسان مین ہو تو اُسکو ہم لاغر منحنی اور بدصورت کہتے ہین۔ چربی جسم انسان کی حرارت غریزی کو جسم سے خارج یا زائل ہونے کے مانع ہوتی ہے اور یہہ چربی ہاضمہ کو مدد دینے کے لئے بہت ضروریات سے ہے یہی وجہ ہے کہ سب انسانی غذاؤن مین کم یا زیادہ چربی معہ اور پرورش کنندہ جسم اجزا کے قدرت نے مرتب کر رکھے ہین۔ دماغ کی پرورش کے لئے کسی قدر چربی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہہ چربی اور عصبی انتظام جسم (جسپر انسان کا کل دار و مدار ہے) کے گھس و پس جانے کی معاون یا اُس کا بچاؤ کرتی ہے۔ عموماً چربی قریب قریب جسم کے کل عضو و الآت مین اور خصوصاً دل گردے وغیرہ آلات اور پوست جسم خصوصاً پیٹ پر بکثرت مجموع ہوا کرتی ہے جب کبھی کسی آلہ مذکور مین چربی حد اعتدال سے زیادہ مجموع ہو جاتی ہے تو اُس آلہ خاص کے ذات بافت مین نقص پیدا ہوتا ہے جس سے اُس کے لازمی فعل مین کم یا زیادہ فتور واقع ہو کر انسان کے لئے اقسام کے درد و تکلیفات امراض کی صورتون مین نمود ہو کر اکثر موت مین انصرام پاتے ہین۔ عموماً جب کبھی انسان مین چربی حد اعتدال سے زیادہ مجموع ہو تو اس کے بد وضعی موجب ہنسی اور ایک تکلیف دہ بوجھ ہی نہین ہوتا بلکہ اقسام کے مہلک نقصانات کے موجب بھی ہوتا ہے۔ ایسے انسانون مین ذرا سی حرکت سے دم چڑھ آتا ہے دل دھڑکتا ہے اور بیٹھے لیٹے وغیرہ معمولی افعال مین بڑی دقت اور تکلیف پیش آتی ہے اور اُن اشخاص سے انسانی خدمات و دیگر کے لئے تو کجا اپنے ضروریات مین خود دوسرون کے سخت محتاج ہو جاتے ہین یہہ اشخاص ہمیشہ مجہول اور سست بطور ایک لاشہ محض اور غبی آنکھون سے خماری عیان بے پرواہ ساکن نیند سے مدام متوالے ولیکن خواہ مخواہ ایک جو و معقول اور بردبار نظر آتے ہین۔ چہرہ اُنکا پھیکا رنگ زرد نبض اور حرکت دل ضعیمی طبیعت مین بے محنت مشقت بیٹھے بیٹھے ہی ایک غایت درجہ کی سستی اور ایک خاص قسم کی تمام بیقراری لیٹے چین نہ بیٹھے آرام ہمیشہ بیچارہ اپنی کشمکش مین گرفتار رہتے

ہیں۔ مرد اس سے عقر اور عورتیں عقیمہ ہو جاتے ہیں۔ اور جسم کے سب زندگی بخش آلات کے
افعال مثلاً گردش خون قوت ہاضمہ اور قوت دماغ وغیرہ کم و زیادہ مسدود یا ان میں فتور پیدا ہوتا ہے
اور یہہ لوگ خصوصاً بہت کم ایام زندہ رہتے ہیں۔ اور ایسے اشخاص بباعث چربی کے گلا گھٹ کر اکثر
فوت ہوا کرتے ہیں۔ اس قسم کے اموات تا این زمان ہزارہا وقوع میں آئے ہیں۔ طب ثیانہ جلد اول
طبع ہفتم کے صفحہ ۲۴۶ مین لکھا ہے کہ عموماً چربی موجب طاقت جسمانی اور ترقی عمر کے باعث نہین ہوتی اور اس
سے جسم کے مختلف آلات کے افعال مین کم و زیادہ مسدودی ہونے سے اقسام کی تکلیفات
اور شکایتین پیدا ہوتی ہین اور عموماً زیادہ فربہی گھٹاتی ہے جسمانی اور دماغی ہر دو قوتون کو
اور یہان بحوالہ لارڈ چیسٹرفیلڈ صاحب یون لکھا ہے کہ ان کے راے مین فربہی اور بیوقوفی ایک
ایسی ناممکن التفریق رقیب ہین کہ صاحب موصوف اکثر یون فرماتے تھے کہ فربہی اور بیوقوفی ہر دو
لفظ ایک دوسرے کے لئے برتے جاوین یا یہہ ایک دوسرے کے نعم البدل الفاظ ہین۔
حاصل کلام چربی کا اس کے حد اعتدال سے زیادہ جسم انسان مین مجموع ہونا اس کے لئے اقسام
کے درد و تکلیفات اور موت کے ہی باعث نہین ہوتا بلکہ اس کے فرائض منصبی کے ادائی کی سد راہ
اور اسکو اس کے سماوی انجام کے بھول پر بھی رجوع کرتی ہے۔ جو اس کے لئے یہہ ہر سہ حالتین
نہایت ہی زبون بدتر اور غیر واجب متصور ہو سکتی ہین۔
یہی وجہ ہے کہ ہم روزون کو پانچون ارکین اسلام سے ایک رکن دیکھتے ہین جس کا
ماحصل مطلب یہہ ہے کہ انسان کے سال بھر کے متواتر خوراک جانے سے اس کے جسم مین طبیعت
کی دور اندیشی کفایت شعاری سے لازماً مجموع ہونے والی چربی بوجہ متواتر روزہ رکھنے کے
حالت روزہ مین اس کے لازمی حیوانی حرکات کے قایم رکھنے کے لئے جسم مین گرمی یا حرارت
پیدا کرنے کے جہت سے بجاے غذا منتقل یا گداز ہو کر صرف ہو جانے پر اس کے لئے باعث صحت ہو جس

ہر سال ہر پابند اسلام انسان کو اقسام کے درد و تکلیفات و امراض سے سبکدوش ہونے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔

طب ٹیانر طبع ہفتم جلد اول کے صفحہ ۱۰۴ میں بحوالہ ڈاکٹر ولسن فلپ بہ ضمن بیان مرض گنڈمال کے لکھا ہے کہ چند قسم کے قصور ہاضمہ ایسے ہیں جو مرض سل میں آخر ہوتے ہیں اور یہہ امر قریب الایام میں ڈاکٹر جونا تہن ہیچن سن صاحب سوائے اور دوسروں سے تحقیق یا تصدیق کیا گیا کہ مخصوص رخ یا وجود اس قصور ہاضمہ کا منحصر یا موقوف ہے اوپر غذا کے چربیدار اور دوسرے اجزا کے باہم یکسان مخلوط ہونے کے وقت پر چربی اور شکر یا شراب ان تینوں اشیا سے ہر دو کے باہم ملاپ پر معدہ میں یہہ تیزابی کیفیت یا کھٹاس میں مبدل ہو جاتے ہیں جس سے انسان میں ترشی مائل قے سینہ میں سوزش۔ نفخ شکم۔ جو مخصوص علامات قصور ہاضمہ کے ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور طب ابرٹ طبع ہشتم بہ بیان اسباب مرض سل قصور ہاضمہ کو ایک سبب باعث اس مرض مہلک کا لکھا ہے تو اب اس سے عیان ہے کہ لحم خنزیر کے دیر ہضم ہونے کے جہت پر اس کے استعمال پر اکثر قصور ہاضمہ کا احتمال رہنا اور اُس میں بسبب اور دوسرے غذائی اشیا کے چربی بکثرت تمام ہونا اور یہہ چربی دوسرے غذائی اشیا مثلاً شراب و شکر سے باہم مخلوط ہونے سے مخصوص قصور ہاضمہ جو مرض سل میں آخر ہوتا ہے پیدا ہونا اور چربی اکثر دوسرے لازمی غذائی اشیا کے عموماً شکر (جو ہر قسم کے انسانی قدرتی غذاؤں میں کم یا زیادہ شریک رہتی ہے) کے ملاپ پر ترشی یا تیزاب میں مبدل ہو کر قصور ہاضمہ پیدا کرنا ہمارے یقین کو کافی اور ہمارے لئے ایک نہایت قوی دلیل ہے کہ لحم خنزیر کے استعمال سے یقیناً احتمال قصور ہاضمہ اور مرض سل کے ہو سکتا ہے اور یہی سبب ہے کہ مرض سل علے الخصوص ساتھ کثرت کے خنزیر یا اقوام یوروپ اور امریکہ میں نمود ہو کر اُن کے لئے یہہ مرض ایک عام سبب موت کا باعث ہوتا ہے۔ ساوتھری ولیم ولیمس صاحب کی طب حیوانات صفحہ ۲۴۴ کی تحریر ذیل ہمارے بیان

مذکورہ کے تصدیق و ثبوت مین پیش کرتے ہین۔

ملک پیرس واقع فرانس کے ۱۸۸۸ء کے طبی کانگریس مین ایم ہیوٹل صاحب باشندہ میاسر ڈاکٹر ہاہنس صاحب باشندہ استنبول اور دوسرے حکماجن کا زمرۂ گنڈ مالی یا سلی امراض کے حالات و تجربات کے بیان کا مقرر تھا جنہون نے ثابت کیا کہ انسان مین مرض سل اکثر آلات ہاضمہ کے فساد یعنے قصور ہاضمہ وغیرہ امراض سے نسبتاً فساد آلات تنفس سے (جن کا گمان ہے) زیادہ تر پیدا ہوتا ہے اور بد (مانند لحم خنزیر کے) یا کم غذا اس مرض کے باعث وقوع کا ایک بہت قوی سبب ظاہر کئے۔

نقص ہفتم

لحم خنزیر کی خورش سے بعض مخصوص امراض اور ایک سم کا خون مین بمقدار زاید پیدا ہونا جس کو کاربانک آسڈ کہتے ہین

لحم خنزیر کے غذا استعمال پر خون مین زائد مقدار کا کاربانک اسڈ نسبتاً اور دوسرے اقسام کی غذاؤن کے پیدا ہوتا ہے اور عموماً خون مین اس سم کی تعداد زائد کی پیدائش انسان کے لئے باعث مختلف امراض مہلکہ کے ہوتا ہے۔ بدین وجہ ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت صفحہ ۱۶۵ اور ۱۶۶ مین لکھتے ہین کہ غیر جفاکش لوگون کے لئے کھانا لحم خنزیر کا موجب جلندر اور امراض مثلاً بخارات وغیرہ کے ہوتا ہے اور بعض قسم کے پھوڑے وغیرہ جلدی امراض کا باعث بھی ہوتا ہے۔ اور یہی صاحب لکھتے ہین کہ وہ اشخاص جن کے جسمی ریزشات یعنے خون و لعاب معدہ وغیرہ مین فساد ہو یا جن کو اقسام کے پھوڑے

یا زخم ہون یا جن کے جسم یا پوست پر اقسام کے بثورات ہون۔ سوائے اس کے وہ انسان جنکو فصور ہاضمہ یا کھانسی و یا مرض سل ہو لحم خنزیر کے غذائی استعمال کو ترک کرین کیونکہ یہہ گوشت مذکور مریضون کے لئے سخت مضر ہے۔"

ڈاکٹر کوین صاحب کی طبی لغت جلد دوم مطبوعہ ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۹۶۲ مین یون تحریر ہے "۔ آجکل خنزیر کا گوشت کھانے والے انسانونمین اکثر ایک بہت شدید اور مخصوص قسم یا تعریف کا مرض پایا گیا ہے یہہ مرض لحم خنزیر مین بہ جہت ایک قسم کے مہین زندہ اجسام یا امرضی مادون کے نمود پر ہوتا ہے اور یہہ تاحال ثابت نہین ہوا کہ یہہ باعث مرض مادے اس گوشت کو تجارتی امور کی غرض پر ٹن کے ڈبون مین بند کرتے وقت داخل ہوتے ہون یا خود لحم خنزیر مین یہہ سمیت موتی ہو و یا کیا"۔ ہمارے اس قابل قدر طبی لغت مذکور کی تحریر کہ یہہ تاحال ثابت نہین ہوا کہ یہہ باعث مرض مادے اس گوشت کو تجارتی امور کے غرض پر ٹن کے ڈبون مین بند کرتے وقت داخل ہوتے ہون یا خود لحم خنزیر مین یہہ سمیت ہوتی ہو و یا کیا" قابل اطمینان نظر نہین آتی کیونکہ ہم جانتے ہین کہ علاوہ لحم خنزیر کے لحم بز و گاؤ وغیرہ بھی نسبتاً لحم خنزیر کے بہ کثرت تجارتی غرض پر ٹن کے ڈبون مین بند کئے جاتا ہے ولیکن تاحال کوئی خاص قسم کا مرض مانند لحم خنزیر کے مرض مذکور کے ان مین پایا نہین گیا۔ اس سے صاف عیان ہے کہ سمیت مذکورہ اس جانور کی غلاظت خواری سے مرتب شدہ ناپاک گوشت مین خود ہی پیدا ہوتی ہے

برتش مڈیکل جرنل ۵ رجولائی ۱۸۹۰ء جلد دوم کے صفحہ ۳۲ مین یون تحریر ہے "یورک ڈنر یعنی لحم خنزیر کا مرض۔ کوئی موضوع نام کے نہونے کی غرض پر ہم لحم خنزیر کے مرض کے ہیڈ نگ یعنی سرنامہ یا سرخی کے ذیل مین لحم خنزیر کے خورش پر ان تین مریض اشخاص کے سخت شکایت کو داخل کرتے ہین جو مقیم کاونٹری وال مولنڈن تھے اور جو گزشتہ ہفتہ مین فوت ہوئے اور نانگھام اور ولیک فیلڈ اور انگلستان مین دس سال کے بیشتر لحم خنزیر کی خورش پر اس قسم کے وارداتون کا پھیلاؤ

ہوا تھا اس شکایت کو بعض گروہ خنزیر کے مرض خاص (ٹرائی کینس) سے نسبت دی تحقیقات پایۂ ثبوت کو نہین پہنچا۔ ناٹنگھام کے جملہ اور ویلبک کے چند مریض اشخاص سرعت تمام ہلاک ہو گئے اور اس شکایت کے علامات ہیضہ وبائی کے مطابق وقوع مین آئے تھے۔

ڈاکٹر کوئین صاحب کی طبی لغت کے جلد دوم صفحہ ۱۰۴۱ مین یون تحریر ہے کہ شہر مڈلسن واقع انگلستان کی ۱۸۸۹ء کی وبائی عالمگیر مرض پلورونیو (مہلک شش کا مرض) سے بوجہ امریکہ کے لحم خنزیر کے جو پانی مین تر کر کے کسیقدر سکھلایا گیا تھا اور بوجہ اُسی شہر کے نمکین یا نمک دئیے ہوئے لحم خنزیر کے خورش پر پیدا ہو کر ان ایام مین منجملہ ۹۸۰۰ ہزار نفوس کے ۴۹۰۰ انسانون کی بیش قیمت جانین تلف کرنے کا باعث ہوا ہر دو جاے مذکور کے لحم خنزیر مین ایک خاص قسم کے زندہ ہین اجسام جو لایق پیدا کرنے ایک مخصوص بخار یا پلورونیومونیہ کے تھے پاے گئے۔

لغت مذکور کے جلد دوم صفحہ ۹۰۴ مین ڈاکٹر بال لارڈ صاحب فرماتے ہین کہ خنزیر بز و گاؤ کے گوشت کی سمیت سے انسان کا مسموم ہونا اور اُس پر شدید امراض کے نازل ہونے کے جملہ تیرہ موقعون سے صرف نو واردات لحم خنزیر کے خورش پر میرے مشاہدے سے گزرے اور باقی چار دوسرے جاندارون کے گوشت کے سبب وقوع مین آئے تھے اس سے عیان ہے کہ نسبتاً دوسرے جاندارون کے گوشت کے لحم خنزیر کے خورش پر اکثر زیادہ مصیبتین انسان پر نازل ہوتے ہین۔

ڈاکٹر ٹیلر صاحب اپنی کتاب مڈیکل جورس پروڈنس مطبوعہ یازدہم کے صفحہ ۱۶۰ مین یون تحریر کرتے ہین۔ لحم خنزیر اور نمکین لحم خنزیر یہہ دونون عام غذائی اجزا کی خوراک سے بعض اوقات مہرج سم مثلاً سنبل کے مسموم سے علامات پیدا ہوتے ہین چند انسانون مین یہہ سمیت اُن کے اختلاف مزاج کی وجہ پیدا ہوتی ہے ولیکن اکثرون مین یہہ اثر سمیت صرف اس غذا کے زہری تاثیر کی وجہ سے پائی گئی ہے

لحم خنزیر کے مضر تاثیرات خصوصاً ان مریضون کے حالات سے ظاہر ہوتے ہین جو ڈاکٹر مگڈیول صاحب ایڈیمبرو میڈیکل اور سرجیکل جنرل کے پرچہ اکتوبر ۱۸۳۶ء مین مشتہر کئے ہین۔ لحم خنزیر کو بعض اوقات سیسہ کے ظروف مین نمکین کئے جاتا ہے اس لحاظ کرتے اس مین سیسہ پایا جاتا ہے ولیکن اکثر مضر خاصیت تازہ لحم خنزیر مین دیکھی گئی ہے۔

۱۸۶۶ء مین ڈاکٹر کسیٹون صاحب کے ملاحظہ سے گزرا کہ ایکوقت خنزیر کے ران کے گوشت کی خورش سے ایک خاندان کے ہر فرد بشر مین مہرج سم کے مسموم علامات مثلاً غثیان۔ قی۔ مروڑ۔ درد اور اسہال جاری ہوئے۔

عوام بکثرت تمام اقسام کے جاندارون کا مریض و ناگوار گوشت فروخت کئے جاتا ہے اور مختلف گوشتہائے جاندارون سے جو کہ غذاءً استعمال کئے جاتا ہے سوائے لحم خنزیر کے زیادہ تر کوئی ایک ایسا نہین جو مریض یا ناقص ہوتا ہو۔

"ٹیمس آف انڈیا" مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۶ء کے صفحہ پنجم کے اخیر کالم کا یہ خلاصہ ہے کہ ایک جاپانی اخبار مین پروفیسر جیانس نقیم ٹوکیو واقع جاپان یون تحریر کرتے ہین کہ ملک چین مین اس امر کا تجربہ ہوا کہ ہیو بانک پلیگ یا مہلک وبای طاعون کا پھیلاؤ انسان مین زیادہ تر جاندارون کی وجہ صادر ہوا اور تحقیقاً یہ مہلک مرض وبائے ہمیشہ اولاً کمتر درجہ کے جاندارون مین پیدا ہوتا ہے اقسام کے جاندار مثلاً چوہے۔ چھچوندر اور خنزیر اس سخت مہلک مرض وبائی کے زود موثر ہونیکے لایق وجود ہین خنزیر شہر کیانٹین ۱۸۹۶ء مین بہ تعداد زیاد اس مرض مین مبتلا ہوئے اس مرض سے مریض یا اس سے مردہ جاندارونکے گوشت کی خوراک سے اہل چین جو طاعون مین مبتلا ہوئے اور اسوقت ایک شاہی حکمنامہ باین مضمون شائع ہوا کہ تا حکم ثانی۔ انسانی غذا کیلئے خنزیر کشتہ نہ کیا جاوے اس مرض مہلک کے وقوع اور پھیلاؤ کا ایک بڑا پھیلانیوالا جب اہل چین کی غلاظت پسند گزران یا زندگی ہے یہ جواب ایک لایق شماد سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ ہانگکانگ واقع ملک چین کے ہر ہر مکانین ایک بڑی تعداد خنزیرون کی پرورش کیجاتی ہے اور یہہ خنزیر چارپایون کے نیچے اور باورچیخانہ اور مکانات

کے اوپر نیچے وغیرہ ہر منزلوں مین رہا کرتے ہین اور ہر ایک چارپائی کے نیچے پانچ سے سات تک پورے آغار خنزیر
پائے جاتے ہین اور مکانات کے اوپر والے منزلون کے فرش کے سوراخون سے خنزیرون کے بول و براز
نیچے کے منزلون مین ٹپکا کرتے ہین۔

ڈاکٹر کوین صاحب اپنی طبی لغت مطبوعہ قدیم کے جلد اول کے صفحہ ۱۲۳۴ مین یون تحریر ہے کہ خنزیر
سین پک ٹنائیڈ یعنے خنزیر کا ایک شدید و مہلک بخار جسکا سم خراب قسم کی نہایت بدبو مہریون مین پیدا ہوکر
خنازیر مین سرایت کرتا ہے انگالیٹیہ آف سوین یعنے سور کا بخار سرخ باوہ جو انسان سے سرایت کرنے والے
جمیع بخارات مین نہایت شدید اور مہلک ہوتا ہے اور کرم خنزیر سے مرض کرم خنزیر جو آگے بیان ہوا اور خنزیر
کے اندرونی آلات مین سے ٹیپا مڈ یعنے آبی رسولیان اور کدو دانے پیدا ہوسکتے ہین۔

بیان پک ٹیفائیڈ اسکو سوین پلیگ یعنے طاعون خنزیری کہتے ہین سالوتری ولیم ولیمس صاحب
کی طب حیوانات کے صفحہ ۴۳۲ مین اس مرض کا بیان یون ہے۔ اس مرض کو ملک امریکہ مین ہاگ کالیرا یعنے خنزیر
کا ہیضہ کہتے ہین یہ ایک خاص خنزیری مرض ہے جو سوائے خنزیر کے دوسرے حیوانات مین نہین
ہوتا۔ یہ ایک نہایت شدید مرض متعدی ہے۔ اس مرض کا سم جسم مین داخل ہونے کے قریب پانچ دن تک
بغیر کوئی درد و تکلیف جسمانی ظاہر کرنے کے مخفی طور پر قایم رہکر بالبعد ایک سخت بخار کے باعث ہوتا ہے اور تمام
جسم پر سرخ رنگ کے بثور پیدا ہوتے ہین۔ عام ناتوانی خنزیر کے چہرہ سے درد و تکلیف عیان ہین سرخ
اور روان پیشاب و دستون مین خون بعد ازین تشنج پیدا ہوتا ہے جس سے خنزیر کا اعضا مین بار بار
جھٹکے یا اکڑ ہوتی ہے بحالت تشنج وقت تنفس پیدا ہوتا ہے اور ایک تکلیف وہ کھانسی شروع ہوتی ہے اور
بلغمی بدبو بھی پیدا ہوکر تادم مرگ باقی رہتی ہے اس مرض سے متاثر خنزیر کے بعض جسمی ریزشات اور خون کی
بعض صحیح خنزیر کے جسم کے خون مین بطریقہ چیچک داخل کرین تو باعث نمود اس مرض کے ہوتا ہے سوائے اسکے
بالمس صحیح تر خنزیر کا مریض خنزیر سے صحبت کرنا یا ایک صحیح جانور کا اس جاے پر چند سے قیام کرنا کہ جہان بغیر

جانور مقیم تھا باعث وقوع اسی بیماری مہلک اور ہلاکت کا ہوا۔ یعنی یہ مرض مہلک اسقدر متعدی یا ایک سے دوسرے مین منتقل ہونے والا مرض ہے۔

بیان ہی ڈیٹا ٹڈز۔ یہ آبی رسولیان پانی کے بلبلون کے قریبا مشابہ ہوتے ہین اور خنزیر کے اندرونی آلات مثلاً جگر۔ گردے۔ شش وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین۔ یہ مقدار مین عموماً ایک ٹبرے سیب یا شاذ و نادر اس سے بھی بڑے ہوتے ہین اور انمین سبکا سب پانی یا خون بھرا رہتا ہے اور ان کے پیدا ہونے پر ذات عضو کے فعل مین کم و زیادہ مسدودی ہوتی ہے جس سے خنزیر کو سخت تکلیف ہوتی ہے اس قسم کی رسولیان انسان مین کدو دانہ کے تخمون سے جو لحم خنزیر کی خورش پر کبھی پیدا ہو سکتے ہین۔

اب ہم یہان پر نہایت فرط ہمدردی سے سخت رنج و افسوس ہمارے کروڑ ہا مہذب خنزیر خوار ہم جنس اقوام کی حالت پر طاری ہوتا ہے جو اس غذائے ناجائز و پر آفات کے متعدد و دانستہ برائیون پر بھی اس خوراک کے رواج کو تاحال اپنے مین باقی رکھے ہوئے ہون اور ہم یہان ڈاکٹر فٹ صاحب کی کتاب بلینی ہوم ماک کے صفحہ ۶۲ کے چند سطور کا خلاصہ ذیل مین ہدیہ ناظرین کرتے ہوئے فرط محبت سے اظہار مسرت کرتے ہین ان سب انصاف پسند و لایق آفرین انسانون پر جو اپنے میراثی رواج خنزیر خواری سے زمانہ حال کے اچھوتے و لایق قدر طبی مشاہدون کے لحاظ کرتے ہوئے اس غذائے پر از آفات سے دست بردار ہوئے ہون۔ ڈاکٹر آدم کلارک صاحب کے حقیقت سے ہے کہ انکو لحم خنزیر سے سخت نفرت تھی۔ ایک موقع تقریب کے صفوہ پر جہان خصوصاً ابیشتہ بریان لحم خنزیر ہی چنا ہوا تھا اور حسب رواج حضار مجلس کی درخواست ادائے دعا پر صاحب موصوف نے یون دعا مانگی "خدایا اگر یہہ لحم خنزیر انجیل عتیق مین منع کیا گیا تو کیون انجیل جدید مین اسکا حوالہ نہین دیا گیا رحمت نازل کر اس لحم خنزیر پر"

قدرت نے روی زمین پر انسان کی خورش کے لئے اقسام کے اجزا مہیا کر رکھے ہین از انجملہ اسکی

۱۔ انجیل عتیق کے احکامات کے معتقد اہل یہود ہین۔ اور قوم نصاریٰ انجیل عتیق و جدید کے خصوصاً انجیل جدید کے معتقد ہین۔

خورش کا ایک بڑا یا ایک تمام وکمال حصہ عالم نباتات مین پایا جاتا ہے جو اُس کے لئے بوجوہات معقول خاص قدرتی مجوزہ خوراک نظر آتا ہے جنمین اقسام کے بامزہ وخوش گوار وشیرین غلہ جات اور اقسام کے لطیف خوشبو پاکیزہ میوہ جات اور صاف وپاک سبزیات وغیرہ شریک ہین جن سب سے تا این زمان کوئی ایک بھی نہ تو مضر سمجھا گیا اور نہ اُسکی خورش کے لئے کوئی تجویز یا عمل خاص کی پابندی یا ضرورت مانند لحم خنزیر کے جوش کرنے وغیرہ کے لازم آتی ہے اور دوم معدنیات جسمین پانی اور نمک وغیرہ شریک ہین جو کسی طرح استعمال پر انسان کے لئے مضرت بخش نہین ہوتے الباقی جملہ مختلف حیوانات سے ایک کثیر التعداد کے خورش کو انسان اپنے مین رواج دے رکھا ہے جن سب جانداروں کا گوشت نسبتاً لحم خنزیر کے غیر مضر بضرر اور جن کے استعمال مین نہ کوئی قید یا پابندی ویا کسی عمل خاص کی ضرورت لازم آتی ہے اور اکثر یہہ نہایت صحیح یا تندرست بیروگ زود ہضم ہونے کے علاوہ کئی درجہ زیادہ نسبتاً ناپاک لحم خنزیر کے بامزہ خوشگوار قوت بخش یا پرورش دار اور غیر مکروہ الطبع غذاؤن سے ہوسکتے ہین۔

ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب ہلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۱۰۱ مین یون تحریر کرتے ہین کہ عموماً لحم بھیڑ بجاے لحم خنزیر کے عام طور پر عوام مین مستعمل ہو جو نسبتاً لحم خنزیر کے زود ہضم اور ایک بیروگ اور زیادہ پرورش یا طاقتدار ہونے کے علاوہ لحم خنزیر سے ارزان یا کم قیمت بھی ہے۔

ڈاکٹر جارج بلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ تو ہلت کے صفحہ ۱۶۰ مین یون تحریر کرتے ہین کہ لحم بھیڑ ایک اعلیٰ درجہ قوت بخش یا پرورش دار اور مفید وخوشگوار یا جائز غذا ہے جو اقسام کے حیوانی غذاؤن سے نہایت سریع الہضم ہے اور یہہ غالباً زیادہ بہ نسبت اور گوشتون کے علی العموم مستعمل خلایق بھی ہے خصی یا آختہ کیا ہوا کم عمر بھیڑ جسکو پوٹلا کہا کرتے ہین جسکے گوشت کی نہایت قدر کی جاتی ہے بہ سبب اُس کے غایت درجہ مرغوب بامزہ یا شیرین اور نہایت زود ہضم ہونے کے۔

انسان کو اس مین کیا عذر ہے اور یہہ اُس کے کیا مزیل ہوسکتا ہے کہ اگر وہ حاصل کرے درختون کو

ہلاکر اُن بامزہ شیرین رسدار اثمارون کو جو خصوصًا غذاے لطیف کہلاتے ہین اور جو اشجار کے فراز شاخون مین اُس کے بالاے سر ذرہ سی حرکت کی تحریک پر مستعد رہتے ہین گرنے درمیان اُس کے طلبگار ہاتھون سے تاکہ مستعمل ہون بطور خورش کے کہ جو خاص منشاے قدرت ہے اور اُسکو جو توڑ سکتا ہے بیلون سے اُن خوشگوار و بامزہ خوشہ انگور کو کہ جنمین وہ سب غذائی اجزا جو انسان کی زندگی کو بحال رکھنے کے لئے درکار ہوتے ہین قدرتًا اُنمین مرتب شدہ پائے جاتے ہین۔ اور وہ جو بر غیر اراضیون کے زراعت سے عام مرغوب تر و تازے خورشی نباتات اور بامزہ خوشگوار خوش او یا بے بو غیر مکروہ الطبع عام وزود میسر خاص قدرتی مجوزہ خوراک یعنے غلہ جات حاصل کر سکتا ہے اپنی خورش کے لئے اور اُسکو جو بجاوضہ ناپاک خنزیر کے پسند کر سکتا ہے تجربہ اور حالات کے دخل یا برتاؤ سے اپنی خورش کے لئے ایک صحیح و مقوی تر تندرست و پاک و صاف حیوان نسبتًا خنزیر کے عالم حیوانات سے تاکہ فرو کرے صرف اُس ناجائز بلوہ حلاوت کو کہ جس کے لئے اُسکی چٹاخے دار زبان اُسکو مجبور کر رکھی ہو الحاصل اب ہم دریافت کرتے ہین اُن سب اصحاب سے جو ناپاک لحم خنزیر غذاءً استعمال کرتے ہین کہ باین کثرت و افراط اشیاے خوردنی جو حکمتًا تجربًا عقلًا مذہبًا اور قیاسًا نسبتًا لحم خنزیر کے اُن کے لئے موضوع مقوی تر بنظیر اور بامزہ کثرت ہوئے ہین تو اب اُنکو کون ایسی ضرورت درپیش ہوتی ہے یا مجبور کرتی ہے سواے خوراک پر اُس ناپاک غلاظت پسند نجاست خوار۔ سردار گروہ حیوانات ناپاک۔ زندہ مجسم تودہ غلاظت جاندار مکروہ الطبع۔ نجس العین و دایم المرض زبردست سیر خوار و بلانوش جاندار جس کے گوشت مین اقسام کے کیڑے گندہ مالی مادے اقسام کی رسولیان کثرت چربی غیر پرورش دار اور بعد خورش دیر ہضم انسانی اخلاق مین فتور پیدا کرنے والا انسان مین خاص خاص امراض مہلکہ کے وقوع کا مرکز اور باعث کرم شکم وغیرہ جاندار ہے۔

عمومًا روی زمین پر اکثر شایستہ و مہذب اقوام جنکو ہمارے اس مہذب زمانہ مین حفظ صحت کی پابندی پر بڑا دعوی ہے اس ناپاک لحم خنزیر کی مکروہ حلاوت اُن کے آلات ذائقہ پر تا این زمان ایک بڑے ناجائز طور پر

لگی ہوئی ہے جس سے وے اپنے اس غیر جائز خود پسندی کی صلہ مین قدرت سے بصورت فرزاد ولت امراض ہی ہمیشہ مالا مال ہوکر درد و تکلیفات کے بوجھ گران کے متحمل ہی نہین ہوتے بلکہ اُنکی مقررہ میعاد عمر کے تمام ہونے ان فرزند خویش و اقارب دوست و احباب ملک دولت وغیرہ سے کنارہ کش یا جام اجل کو نوش کرلینا لازم آتا ہے بعض ایسے مردار اور خنزیر خوار انسان اپنی طبیعتوں پر ہمارے بیان کردہ مذکور مختلف مہلک امراض کے زود نازل نہ ہونے پر اکثر نازان اور ان سب بیش قیمت و لایق قدر معلومات سے منحرف ہوتے ہین تو انکو معلوم رہے کہ اُن کے لایق یا غذاؤن (لحم خنزیر مردار اور غیر مذبوح جاندار کے) مفر سمیات و باعث امراض مادّے اور گندہ مالی نجاستین وغیرہ مخفی یا پوشیدہ طور پر انکے اجسام مین بھرے رہتے ہین اور اکثر انہین بغیر منکشف ہونے کے اُنکے بیگناہ معصوم و لایق رحم شیر خوار بچے یا آیندہ نسلون مین منتقل ہوکر اُن کے زود موثر اور بھول سے نازک طبیعات پر اپنے مہلک و بد نتائج ظاہر کرکے اُن کے (والدین) لئے بطور سزا غم و رنج اور آنسو روانی کے باعث ہوتے ہین (دیکھو گندہ مالی امراض کا خصوصاً بچون ہی مین نمود ہونا خنزیر کے نقص سوم مین) یا اُن غذاؤن کے مفر و باعث امراض مادّے اسوقت تک انکی ضعیفی یا لب گور تک کوئی مضرت بخش نہین ہوتے جبتک کہ وہ خود کو خارجی امراض کے تحریکی اثر سے محفوظ یا اپنے اجسام کو ہمیشہ مشقت سے مضبوط اور پاک ہوا سے طاقت دیتے رہتے ہین اور مدام اپنی ضروری روزینہ پسینہ کی میعاد کو جاری رکھکر ایسے باعث امراض مادّون کو کم یا زیادہ جسم سے خارج کرکے کسیقدر ہمیشہ سبکدوش ہوتے رہتے ہین۔ جن سب امور کی پابندی خنزیر خوارونمین مدام ممکن نظر نہین آتی ایک زمانہ دراز کے تجربون اور لاکھون قیمتی جانون کے تلف ہوجانے پر ہمارے معزز مردار اور خنزیر خوار اقوام یورپ و امریکہ وغیرہ کو آج اُنہین صحیح امور سے اس ضمن مین وقفیت حاصل ہورہی ہے جو اہل اسلام کو ایک

✗. ہر ایک مرض کے وقوع کے اسباب اطبا کے نزدیک دو مقرر ہین ایک سبب سابق یعنے جسم مین کسی ایک مرض خاص کا سم موجود رہنا۔ اور دوسرا سبب باعث یا تحریکی یعنے وہ سبب جو جسم کے موجودہ کسی ایک مرض خاص کے سم کے تحریک کے باعث ہوکر نمود مرض کا ذریعہ ہوتا ہو ۱۲-

عرصہ دراز کے قبل ایام نزول اسلام سے حاصل۔

اگرچہ ان اہم امور یا ضروریات پر آج ہمارے مذکور الصدر مختصر معلومات چند صفحات قرطاس میں محدود نظر آتے ہیں ولیکن آیندہ ہم سبکو یا ہمارے آیندہ نسلوں کو لحم خنزیر مردہ وغیر مذبوح جانداروں کے گوشت کے اغذاؤ استعمال سے انسانی تکالیف و امراض کے وسیع معلومات کی ایک قوی امید بعض پختہ وجوہات کے نظر کرتے ہوئے معلوم دیتی ہے ہم اس موقع پر ہماری مذکور الصدر کل بیش قیمت ولایق قدر مغربی معلومات کے معزز موجدین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے فخر ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے مذکور اسلامی اہم طبی او رانسان کے نہایت بکارآمد امور جو تا این زمان ہماری غفلت یا ہماری لاعلمی کی وجہ ہمپر بغیر منکشف ہونے کے باقی رہے ہوئے تھے جو آج طب غیر یا معلومات اقوام مذہب غیر سے ظاہر یا ثابت ہوکر ہمارے لئے غایت درجہ کے تسکین بخش اور ہمارے ہم جنس اقوام غیر کیلئے ہمارے اس مفید صحت بخش تقلید کی ترغیب کے باعث ہوئے

تمت

غلط نامہ کتاب اسرار الذبح و ترک مردار و خنزیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱-دیباچہ	۶	مزبوحہ	مذبوحہ	۳۴	۱۰	جسم کے نہایت	جسم کے بعض نہایت
۲-،،	۵	بقراعت	بفراغت	۳۵	۱	بعد موت لازمی	بعد موت کی لازمی
۳-،،	۷	اسی	اس	۳۶	۱۴	اکمینان	اطمینان
۶	۴	خون کو بہت	خون کو بہ جہت	۳۷	۱۶	انکیوبیشن بعد نفوذ کے	انکیوبیشن بعد نفوذ ہونے کے
۷	۳	غفروف	عفروف	۴۰	۱۷	اس مرض کے	اس مرض سے
۹	۱	حالب	قابلیت	۴۷	۶	مادہ جانداروں	مادہ جانداروں
۱۱	۵	تباتی	نباتی	۴۸	۲	بذرجہ	بدرجہ
۱۳	۱	اجزاؤں	اجزا	۴۸	۱۰	جانداروں کے خونین ہمارے	جانداروں کو ہمارے
۱۲	۱۳	اجزاؤں	اجزا	۴۹	۵	لی ہیمیہ ور	لی ہیمیہ اور
۱۴	۶	پاک ہو رہتا	پاک ہوتا رہتا	۵۰	۴	دو جانداوں	دو جانداروں
۱۵	۵	جائیوں	جگنوں	۵۰	۱۷	ولیوں	نالیوں
۱۵	۱۱	اجزاؤں	اجزا	۵۱	۷	انسان میں	انسان کے
۱۹	۸	اسی	اس	۵۱	۸	انسان کی	اس کے
۱۹	۹	اسی	وہی	۵۲	۱۴	مسبوق الزکر	مسبوق الذکر
۲۰	۱	انہیں	ان ہی	۵۳	۱۸	خون میں	خون و گوشت وغیرہ میں
۲۰	۱۵	سالوتیری	سالوتری	۵۵	۱	واصالتاً	اصالتاً
۲۱	۵	بوہے	بوہی	۵۵	۱	مردہ	مردہ جاندار
۲۵	۳	غذا جسمی	غذا اور جسمی	۵۶	۴	کرے	کرنے
۲۷	۱۱	دل کے	دل سے	۵۶	۱۴	مذبوت	مذبوح
۲۷	۱۳	بھر	پھر	۵۹	۳	حضرات	حضرت
۲۹	۸	نزی آلوجی	فزی آلوجی	۵۹	۷	جانب	جانب کے
۳۴	۲	بہمراہ خون مردہ	بہمراہ خون یا مردہ	۵۹	۱۷	طبعی	طبی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٣	١٣	ہیں سر پہ سنگیں	ہیں سنگیں
٦٣	١٣	ٹوٹ کر دماغ پر ز	ٹوٹ کر دماغ پر
٦٣	١٦	زخم دماغ پر گردش	زخم دماغ گردش
٦٥	[illegible]	تب تک	اتب تک
٦٨	٢	تیس دن	پچیس دن
٧٠	١٨	دغیرہ یا اغذیہ	وغیرہ یا اغذیہ
٧٩	١٨	تمثیلاً	مثلاً
٧٤	١٠	اقوائے ان	اقوام جہان
٧٩	٧	بھرتے کل	بھر کے کل
٧٩	٩	سنتہ کل	سبنتا کل
٧٩	١٠	دوسرے لگار	دوسرے بکار
٨٣	١٤	اِن	اِن یعنے انگلینڈ اور ویلز
٨٣	١٣	ستشن اموات	صفت اموات
٨٣	سرصفحہ	٦٣	٨٣
٨٤	٣	ہہونے	ہونے
٨٤	١٨	بڑھا وٹ	بڑا وٹ
٨٩	٦	وور اکثر تاری	اور اکثر تاریکی
٨٩	١٩	اس کے	اس کے بعد
٩٠	٢	اُدھر اُدھر	اِدھر اُدھر
٩١	١٠	انگلستان	انگلستان اور ویلز
٩١	١٣	بمقدار کثیر بچہ	بمقدار کثیر بچھیرنا
٩٣	١١	خودش پر	خورش پر
٩٣	١٨	بستر پر	بستر پر
٩٤	٢	نکا نیچے	اُنکا نیچے
٩٥	١	اسی بیان	اس بیان کو
٩٥	١٥	لہ عث ہونے یہ کیڑے	باعث ہونے یہ کیڑے
٩٦	٧	اُس سے	اُن سے
١٠٠	٣	بختہ	پختہ
١٠٢	٤	یا کوایاہ	یا پکوایا
١٠٣	١٧	بہوشی	بیہوشی
١٠٦	٥	سنہ ١٨٥٩ء	سنہ ١٨٩٩ء
١١٣	٤	اوپر وصیت	اوپر خاصیت
١١٤	٥	کہا یا جاتا	کہا جاتا
١١٤	١٨	مجموع ہوتا	مجموع ہونا
١١٦	٣	لو مدد	کو مدد
١١٦	٤	معہ اور	معہ اور دوسرے
١١٦	١١	اُس کے	اُسی کے لئے
١١٦	١٢	جہلک نقصانات	مہلک امراض و نقصانات
١١٦	١٩	بیچارہ نے ہی	بیچارہ ہی
١١٨	١٨	خنزیر اقوام	خنزیر خوار اقوام
١٢١	٤	شہر ڈلس	شہر ڈلس برو
١٢١	٥	مرض پلورو نیو	مرض پلورو نیومونیہ
١٢٢	٨	عوام بکثرت	عوام میں بکثرت
١٢٢	١٦	اس چین	اہل چین
١٢٢	١٧	ایک شاہی	ایک خاہی
١٢٣	٥	پک ٹائیڈ	پک ٹیفائیڈ
١٢٦	١٩	طور پر	طور پر بلوہ
١٢٨	٣	لحم خنزیر مردہ	لحم خنزیر و مردہ
١٢٨	٣	[illegible]	[illegible]